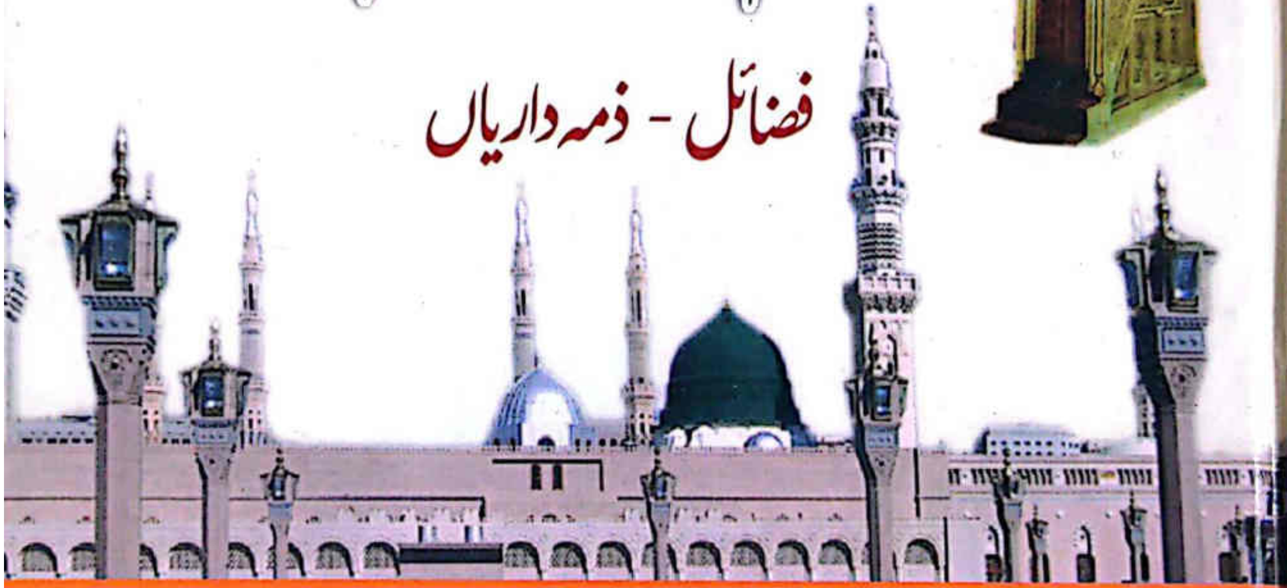
علم اور اہلِ علم



فضائل - ذمہ داریاں



حضرت مولانا حافظ محمد طاہر حافظ بشیر حفظہ اللہ

ترجمہ و ترتیب

مولانا محمد شفیق الرحمن علوی

اُستاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

باہتمام

جناب انجینئر سید منظور احمد صاحب

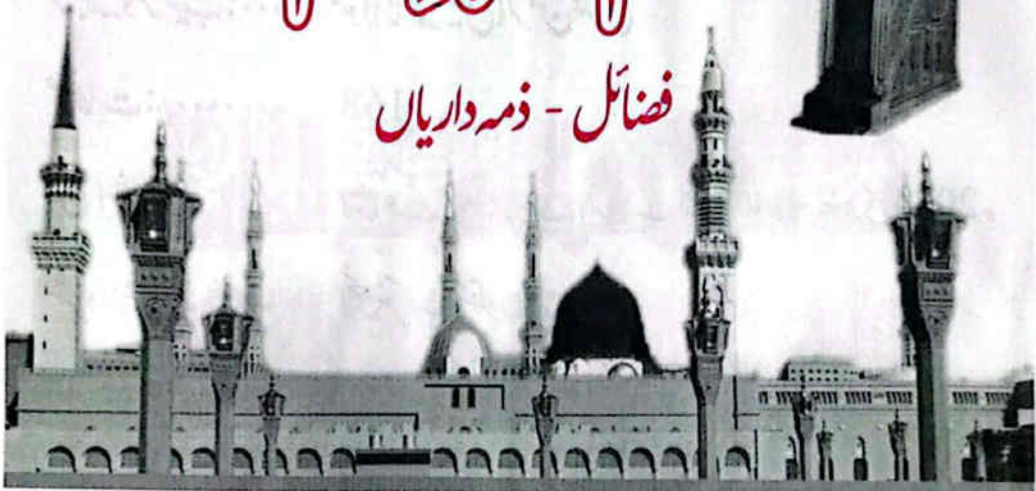
مکتبہ علوی

0335-2102186

علم اور اہلِ علم



فضائل - ذمہ داریاں



حضرت مولانا حافظ محمد طاہر حافظ بشیر حفظہ اللہ

ترجمہ و ترتیب
مولانا محمد شفیق الرحمن علوی
استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

باہتمام
جناب انجینئر سید منظور احمد صاحب

مکتبہ علوی
0335-2102186

کتاب کا نام:.... علم اور اہلِ علم فضائل - ذمہ داریاں

تالیف:......... مولانا حافظ محمد طاہر حافظ بشیر حفظہ اللہ

ترجمہ و ترتیب:... مولانا محمد شفیق الرحمٰن علوی

صفحات:........ 168

سن اشاعت:.... اشاعتِ دوم: رجب المرجب ۱۴۴۵ھ-جنوری 2024ء

نشر و اہتمام:..... انجینئر سید منظور احمد

مکتبہ علوی، کراچی

0335-2102186

ملنے کے پتے

- انجینئر سید منظور احمد رابطہ نمبر: 2086918-300-92+ (موبائل)
  1289701-312-92+ (واٹس اَپ)
- مولانا محمد شفیق الرحمٰن علوی رابطہ نمبر: 0335-2102186 (موبائل/ واٹس اَپ)
- مکتبہ عزیزیہ، دوکان نمبر 17، سلام کتب مارکیٹ، بالمقابل جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی
- اسلامی کتب خانہ، بالمقابل جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی

أعوذ بالله السميع العليم

من الشيطان المردود الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ

سورة الإخلاص

فہرستِ مضامین


الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم الله الرحمٰن الرحيم
الحمدلله وسلام على عباده الذين اصطفى

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جسے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل کیا اور آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے اس کی تبیین، تشریح اور تفصیل احادیث کی صورت میں بیان کی، جس میں پیدائش سے لے کر موت، قبر، حشر، جنت اور جہنم تک سب کچھ بتادیا۔ اسی طرح علم کی فضیلت، اہلِ علم کی فضیلت، قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور آگے پہنچانے کی ذمہ داری قرآن وسنت کی روشنی میں بیان فرمادی۔

اس کتاب میں علم کی فضیلت اور اس کے متعلقات کے بارہ میں قرآنی آیات واحادیث جمع کی گئی تھیں، ان کا اردو ترجمہ مولانا محمد شفیق الرحمٰن علوی صاحب نے کیا ہے۔ یہ کتاب 14 فصلوں پر مشتمل ہے، چیدہ چیدہ جگہوں سے کچھ مطالعہ کیا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ کتاب بہت ہی مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے جامع، مترجم اور ناشر کی کوششوں کو قبول فرمائے اور قارئین کے لیے ہدایت وراہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

محمد اعجاز مصطفیٰ

مدیر معاون ماہنامہ بینات واستاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

۲۲رشعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مطابق 15 رمارچ 2023ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

الحمد لله وسلامٌ على عباده الذين اصطفى، أما بعد:

''قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ.''

علماء کرام اپنی علمی شان اور رفیع منصب کے اعتبار سے قوم وملت کے دینی پیشوا اور مقتدا ہیں، لہٰذا ان پر عائد ذمہ داریاں بھی بڑی ہیں: علم حاصل کرنا، علم پر عمل کرنا، علم کی اشاعت کرنا، علم کے حصول اور اِبلاغ میں نیت خالص رکھنا، ریاکاری سے بچنا، حق وباطل کی تمیز کرانا، امت کی درست رہنمائی، وغیرہ گرانقدر ذمہ داریاں ہیں، جن کی طرف توجہ اور احساس کی ضرورت ہے۔

زیرِنظر کتاب ''علم اور اہلِ علم ... فضائل - ذمہ داریاں'' انہی موضوعات سے متعلق قرآن کریم کی آیات اور نبی کریم ﷺ کی احادیث پر مشتمل ایک مجموعہ ہے، جو حضرت مولانا حافظ محمد طاہر حافظ بشیر صاحب حفظہ اللہ (حال مقیم جدہ، سعودی عرب) کی عربی کتاب ''طلب العلم فريضةٌ'' کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب میں علم اور اہلِ علم کی فضیلت واہمیت، اہلِ علم کی ذمہ داریاں اور فرائض اور اُن سے غفلت وکوتاہی کی صورت میں واردشدہ وعیدوں کا بیان ہے۔

اصل عربی کتاب کی چودہ فصلیں ہیں، ہر فصل میں متعلقہ موضوع پر آیات واحادیث جمع کی گئی ہیں، اور کہیں ائمہ کے اقوال کی روشنی میں ان کی تشریح بھی ذکر کی گئی ہے۔ اصل کتاب تقریباً ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے، ہم نے طوالت سے بچنے کے لیے تکرار اور تشریح وغیرہ کو حذف کر کے منتخب آیات واحادیث کا ترجمہ کیا ہے، معدودے چند مقامات پر تشریح کو باقی رکھا ہے، یا کہیں بریکٹ میں مختصر وضاحتی لفظ یا جملہ کا اضافہ کر دیا ہے، گویا زیرِنظر ترجمہ اصل عربی کتاب سے منتخب کردہ

آیات واحادیث کا ہے، مکمل کتاب کا نہیں ہے۔ نیز اصل عربی کتاب میں صرف فصل کا مرکزی عنوان تھا، ہم نے قارئین کی سہولت اور افادیت کے لیے ہر آیت اور حدیث کا عنوان بھی لگا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق، مؤلفِ کتاب جناب مولانا حافظ محمد طاہر حافظ بشیر صاحب حفظہ اللہ کے ایماء اور خواہش اور جناب انجینئر سید منظور احمد صاحب کی توجہ اور اہتمام سے اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی سعادت ملی۔ ترجمہ سے لے کر طباعت تک تیاری کے تمام مراحل میں کتاب کے ناشر جناب انجینئر سید منظور احمد صاحب کا اہم اور کلیدی کردار اور حوصلہ افزائی شامل رہی ہے، جزاہ اللہ خیرا وأحسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلف، مترجم اور ناشر کے لیے اس کتاب کو ذخیرۂ آخرت بنائے، اس ادنیٰ خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کا نفع عوام الناس اور اہلِ علم میں عام وتام فرمائے۔

آمين ثم آمين بجاه حرمة النبي الأمي الكريم صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين

محمد شفیق الرحمٰن علوی

مساعد معاون مدیر ماہنامہ بینات

واستاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

یکم رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ

23/مارچ 2023ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر (طبع اول)

سید منظور احمد

الحمد للہ! بندہ کو سعودی عرب میں تقریباً دس سال قیام کی سعادت حاصل ہوئی ہے، اس دوران جدہ میں مؤلفِ کتاب جناب مولانا حافظ محمد طاہر حافظ بشیر صاحب حفظہ اللہ سے ملاقات رہی، انہوں نے عربی زبان میں تالیف کردہ اپنی کتاب ''طلب العلم فریضۃ'' مجھے دکھائی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس کا اردو میں بھی ترجمہ ہوجائے تو اس کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ بندے کو ان کی رائے بہت پسند آئی، اور اس دینی خدمت اور کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالنے کا عزمِ مصمم کرلیا۔

پاکستان آنے کے بعد اس سلسلہ میں میری ملاقات معروف دینی ادارے جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے استاذ مولانا محمد شفیق الرحمٰن علوی صاحب زید مجدہٗ سے ہوئی، میں نے ان کے سامنے اپنا ارادہ ظاہر کیا اور ان سے کتاب کا ترجمہ کرنے کی درخواست کی، اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود انہوں نے اس کام کے لیے آمادگی کا اظہار فرمایا۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر مجھے مولانا موصوف کا تعاون اور ہر ہر مرحلہ پر ان کی رہنمائی اور عملی کاوش میسر نہ ہوتی تو یہ مبارک کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ مولانا موصوف نے کتاب کا ترجمہ اور اضافۂ عنوانات کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ طباعت کے تمام مراحل میں بنفسِ نفیس ہمارا ساتھ دیا، جزاہ اللہ خیرا وأحسن الجزاء.

کتاب کا ترجمہ مکمل ہونے کے بعد چند ماہ قبل عمرہ کی ادائیگی کے لیے سفر کی سعادت میسر آئی، تو مؤلفِ کتاب جناب مولانا حافظ محمد طاہر حافظ بشیر صاحب حفظہ اللہ کے سامنے اس ترجمہ کو پیش کرکے ان کی تائید وتصدیق اور حوصلہ افزائی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ الحمد للہ انہوں نے اپنی طرف سے پسندیدگی کا اظہار کیا اور دعاؤں سے نوازا۔

میں جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ اور عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا بھی انتہائی ممنون ومشکور ہوں کہ جنہوں نے اپنی

مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر ترجمہ کو ملاحظہ فرما کر اپنے تائیدی اور دعائیہ کلمات سے نوازا، پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تقریظ بھی لکھی۔

کوشش کی گئی ہے کہ کتاب میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہ جائے، مگر انسان کمزور ہے، اگر دورانِ مطالعہ کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم ہمیں مطلع فرمائیں، تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس ٹوٹی پھوٹی خدمت کو اپنی بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، پڑھنے والوں کو اس کتاب سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے، مؤلفِ کتاب اور مترجم کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت اور باعثِ نجات بنائے۔

انجینئر سید منظور احمد

۲۹/شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ / 22/مارچ 2023ء

عرضِ ناشر (طبع دوم)

الحمدللہ کتاب کا پہلا ایڈیشن رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ میں شائع ہوا تھا، جو یک رنگہ اور متوسط کاغذ پر تھا۔ پہلا ایڈیشن محدود تعداد میں شائع کیا گیا تھا جو ایک ڈیڑھ ماہ میں ہی ختم ہوگیا۔ کتاب کے منظرِ عام پر آنے کے بعد بالمشافہہ اور بذریعہ فون کافی مطالبات آنے لگے، اب الحمدللہ یہ دوسرا ایڈیشن شائع کیا جارہا ہے، جو دو رنگہ طباعت اور اعلیٰ کاغذ میں ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کا نفع عام فرمائے اور مزید اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ حرمة النبي الأمي الكريم صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين

انجینئر سید منظور احمد

+92-300-2086918 (موبائل)

+92-312-1289701 (واٹس اَپ)

۲/جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ / 16/دسمبر 2023ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

از مؤلفِ کتاب

علم کی فضیلت تو لوگ جانتے ہیں، مگر ان میں سے اکثریت طلبِ علم کی فرضیت، عقل کو خراب اور مفلوج کر دینے والی جہالت کی سزا، اُس کی سنگینی، اور کتاب وسنت میں جس علم کی طلب کو فرض قرار دیا گیا ہے، اس کی حقیقت (اور اہمیت) کو نہیں جانتے۔

چنانچہ آئندہ فصلوں میں ہم نے طلبِ علم کی فضیلت، علم کے وجوب، جہالت میں پڑے رہنے کی سزا اور جہالت کے دینی اور اُخروی انجام وہلاکت کے بارے میں مختلف آثار واحادیث کو جمع کیا ہے۔ اور ارادے کی تکمیل تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

بندہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرآن کا درس دیتا تھا، اس سلسلہ میں جناب والا حضرت انجینئر سید منظور احمد صاحب سے ملاقات ہوئی، ایک روز ان کی رہائش پر کچھ دیر کے لیے جانا ہوا، تو باتوں باتوں میں ان کی قرآن سے محبت، دلچسپی اور شفقت کا اندازہ ہوا، قرآن کے ساتھ ان کا خاص تعلق ہے، ہماری ان سے دوستی ہوگئی، قرآن اور درسِ قرآن کے سلسلہ میں کوئی بھی خدمت ان سے جب بھی طلب کی گئی وہ فوراً لبیک کہہ کر خدمت انجام دیتے رہے۔ بات تو طویل ہے، بالآخر انہوں نے میری ایک کتاب ''طلب العلم فریضةٌ'' دیکھی جس کی سعودیہ عربیہ میں چھاپنے کا اجازت نامہ صادر ہو چکا ہے، میں نے خواہش ظاہر کی کہ اس کا اردو ترجمہ ہونا چاہیے، انہوں نے خوشدلی سے کہا کہ میں نے اس کو قبول کیا اور بالآخر اس کام کو انجام تک پہنچایا۔ اس کی طباعت کا پورا خرچہ بھی اپنی جیب سے ادا کیا، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کتاب کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ اور باعثِ اجر بنائے، آمین

حافظ محمد طاہر حافظ بشیر

انتساب

از مؤلفِ کتاب

میں اپنی اس حقیر اور ادنیٰ کاوش کا انتساب کرتا ہوں:

اس انسان کی طرف جو میرے نزدیک سب سے معزز اور محترم ہے:

مبارك الاسم أغر اللقب

كريم الجرشّى شريف النسب

''جس کا نام بابرکت ہے، لقب روشن ہے، طبعاً شریف ہے اور نسب میں اعلیٰ ہے۔''

یعنی ابواحمد البار، اللہ تعالیٰ ان کی ذات کو بابرکت بنائے، خواہ تہامہ میں جائیں یا نجد میں (یعنی جس مقام پر بھی وہ جائیں) اور جہاں بھی وہ رہیں اور جس جگہ کا بھی ارادہ کریں اور ان کے اُن اعمال میں (بھی برکت عطا فرمائے) جو وہ اپنے لیے آگے (اللہ کی بارگاہ میں) بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے، جو اکیلا، واحد، یکتا، اور بے نیاز ہے۔

اور (میں اپنی اس حقیر اور ادنیٰ کاوش کا انتساب کرتا ہوں:) ہر اس انسان کی طرف جو ہمیشہ زندہ اور باقی رہنے والی ذات کے کلام کے ساتھ شغف رکھتا ہو۔ اور (میں اپنی اس حقیر اور ادنیٰ کاوش کا انتساب کرتا ہوں:) ہر اس بندے کی طرف جو قرآن کریم کا حافظ یا حافظہ ہو:

اے قرآن کے قاری! ہمارے دل ہدایت کے حوض کے پیاسے ہیں۔

ہمارے کانوں کو ہدایت کی آیات سے محظوظ کیجیے، اور ہمارے بند راستے کی گزرگاہوں کو کھول دیجیے۔

اور اپنے اخلاص کے ذریعہ ایسا عالیشان محل بنائیے جو ہر دور کو آپ کے نزدیک کردے۔
لوگوں میں کتنے ہی قاری ایسے ہیں جن کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے، مگر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہوتے۔

اے قرآن کے قاری! بندوں کی تعریف وتوصیف اور بزرگی بیان کرنے کی طرف مائل مت ہو۔

جو لوگ اپنی چال چلن میں ہدایت کے راستے سے کنارہ کش ہوئے ہیں اور وعدوں پر قائم نہیں رہے ان سے کہہ دیجیے۔

سرکشوں اور اُن کی جماعت میں چلنے والے بے ارادہ شامل ہونے والے (بے کار)، منافقوں اور قصد وارادہ سے شامل ہونے والے لوگوں سے کہہ دیجیے۔

یہی قرآن ہے جو تقویٰ کا دستور وقانون ہے، اسی میں فاجر وفاسق اور سرکش کے لیے پاکیزگی ہے۔

ہمارا قرآن نجاۃ کا راز ہے، ہمارے لیے ہدایت ہے، جو پائیدار اور طویل عظمت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔



پہلی فصل

طلبِ علم کی فضیلت اور فرضیت کے بارے میں

طلبِ علم فرض ہے

"عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: طلب العلم فريضة على كل مسلم."

(صحيح الجامع، رقم الحديث:3914)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

طلبِ علم کے دوران مرنے والے اور درجاتِ انبیاءؑ میں صرف ایک درجہ کا فرق

" عن الحسن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: من جاءه الموت وهو يطلب العلم ليُحيي به الإسلامَ فبينهُ و بين النبيين درجة واحدة في الجنة."

(كنز العمال، رقم الحديث:28830)

ترجمہ: ''حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) روایت کرتے ہیں: ''جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اسلام کی بقاء (یعنی دین کی خدمت) کے لیے علم حاصل کر رہا ہو تو جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجہ کا فرق ہوگا۔''

"عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من جاء أجلهُ وهو يطلب العلمَ ليُحيي به الإسلامَ لم يفضله النبيون إلا بدرجة."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28832)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اسلام کی بقاء (یعنی دین کی خدمت) کے لیے علم حاصل کر رہا ہو تو انبیاء علیہم السلام اس سے صرف ایک درجہ میں ہی فوقیت رکھتے ہوں گے۔''

علم کا ایک باب حاصل کرنا چالیس سال کی عبادت کے برابر ہے

"عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من خرج يطلب باباً من العلم ليرُدّ به باطلا من حق أو ضلالاً من هدًى كان كعبادة متعبد أربعين عاما."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28918)

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص علم کا کوئی ایک باب حاصل کرنے کے لیے نکلا، تاکہ وہ حق سے باطل کو اور ہدایت سے گمراہی کو دور کردے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو چالیس سال تک عبادت کرنے والا ہو۔"

طلبِ علم اور عبادت میں جوانی گزارنے والے کو (72) صدیقین کے برابر اجر ملے گا

"عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أيما ناشئ نشأ في طلب العلم والعبادة حتّٰى يكبر أعطاه الله تعالىٰ يوم القيامة ثواب اثنين وسبعين صديقا."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28836)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نوجوان نے طلبِ علم اور عبادت میں جوانی گزاری ہو، یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو بہتر (72) صدیقین کے برابر ثواب عطا فرمائیں گے۔"

علم کا ایک باب حاصل کرنا عالج نامی مقام کی ریت کے ذرات کے برابر اجر کا باعث ہے

"عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من طلب باباً من العلم ليُصلح به نفسه أو لمن بعدهٗ كتب الله لهٗ من الأجر بعدد رملِ عالجٍ."

(كنز العمال، رقم الحديث: 1251)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص علم کا کوئی باب حاصل کرے، تاکہ اس کے ذریعہ اپنی اور اپنے بعد والوں کی اصلاح کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے عالج نامی مقام کی ریت کے برابر اجر لکھ دیں گے۔"

صبح طلبِ علم کے لیے نکلنا فرشتوں کی دعا اور رزق میں برکت کا سبب ہے

"عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من غدا يطلب العلم صلت عليه الملائكة و بورك لهٗ في معيشته ولم ينتقص من رزقه وكان مباركا عليه."

(کنز العمال، رقم الحدیث 2884)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جوشخص صبح صبح طلبِ علم کے لیے نکلتا ہے، فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں، اس کی زندگی میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اس کے رزق میں کوئی کمی نہیں کی جاتی اور وہ رزق اس کے لیے بابرکت ہوتا ہے۔"

جنت طالب علم کی تلاش میں رہتی ہے

"عن ابن عمر رضي الله عنهما : من كان في طلب العلم كانت الجنة في طلبه ومن كان في طلب المعصية كانت النار في طلبه."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28842)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جوشخص علم کی طلب میں مشغول رہتا ہے، جنت اس کی تلاش میں رہتی ہے۔ اور جوشخص گناہ کی طلب میں مشغول رہتا ہے، جہنم اس کی تلاش میں رہتی ہے۔"

طلبِ علم کے دوران بڑی عمر میں مرنا بھی شہادت کی موت ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:من لم يطلب العلم صغيرا فطلبهٗ كبيرا، فمات مات شهيدا." (كنز العمال، رقم الحديث: 28843)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بچپن میں علم حاصل نہیں کیا، پھر بڑی عمر میں حاصل کیا اور اسی حالت میں مرگیا تو وہ شہید مرا۔"

طلبِ علم کے لیے گھر کی دہلیز پار کرتے ہی تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما انتعل عبدٌ قط ولا تخفف

ولبس ثوبا ليغدو في طلب العلم إلا غُفِرَتْ له ذنوبُهٗ حيث يخطو عَتبةَ باب بيتِهٖ ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28845)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ جب جوتے پہنتا اور اُتارتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے، تاکہ طلبِ علم کے لیے جائے تو جیسے ہی وہ گھر کے دروازے کی دہلیز پار کرتا ہے، اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

حکمت کا ایک کلمہ سننے اور علم کا مذاکرہ کرنے کی اہمیت

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كلمة حكمة يسمعها الرجل خيرٌ لهٗ من عبادة سنة، والجلوس ساعة عند مذاكرة العلم خير من عتقِ رقبةٍ ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28923)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکمت کا وہ کلمہ جسے آدمی سنتا ہے، وہ ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور علم کے مذاکرے کے لیے ایک ساعت/گھنٹہ (یا کچھ دیر کے لیے) بیٹھنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔''

طلبِ علم میں جلدی کرنے کا حکم

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سارعوا في طلب العلم."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28788)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلبِ علم میں جلدی کیا کرو۔''

عالم کی ایک گھڑی عابد کی ستر سالہ عبادت سے بہتر ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ساعة من عالم متكئ على فراشهٖ ينظر في علمه خير من عبادة العابد سبعين عاما ."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28789)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عالم اپنے بستر پر ٹیک لگائے ہوئے اپنے علم میں غور وفکر کرتا ہو، اس کی ایک گھڑی' عبادت کرنے والے کی ستر سالہ عبادت سے بہتر ہے۔''

طلبِ علم کی غرض سے جوتا پہن کر چلنے سے پہلے ہی گناہوں کی مغفرت

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من انتعل ليتعلم علمًا غفر لهٗ

قبل أن يخطو ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28816)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص طلب علم کی غرض سے جوتا پہنے تو قدم اُٹھانے سے پہلے ہی اس کے گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے۔''

فرشتوں کی طرف سے طالب علم کا اکرام

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مرحبا بطالب العلم، إن طالب العلم لتحفّه الملائكة وتظله بأجنحتها، ثم يركب بعضها بعضا حتى يبلغوا سماء الدنيا من محبتهم لما يطلب ."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28827)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طالب علم کے لیے خوشخبری ہے، طالب علم کو ملائکہ گھیرے میں لے لیتے ہیں، اور اس پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں، پھر اس علم کی محبت میں (جسے وہ طالب علم حاصل کررہا ہے) وہ فرشتے ایک دوسرے پر سوار ہوجاتے ہیں، حتیٰ کہ آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔''

تفقہ فی الدین (دین کی سمجھ حاصل کرنے) کا حکم

"عن واثلة رضي الله عنه قال : أمرنا رسولُ الله صلى الله عليه وسلم أن نتفقه في الدين ." (مجمع الزوائد، ج:1، ص:120)

ترجمہ: ''حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ: ہم دین میں سمجھدار بن جائیں۔''

دین کی سمجھ عطا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کی علامت ہے

"عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أراد الله بعبدٍ خيراً فقهه في الدين وألهمهُ رشدهُ ."

(معجم الطبراني الكبير)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین میں سمجھ دار

بنا دیتا ہے اور اسے اپنی ہدایت الہام فرما دیتا ہے۔"

حصولِ علم کی کوشش کے بعد اجر ضرور ملتا ہے (علم حاصل ہو یا نہ ہو)

"عن واثلة ابن الأسقع رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من طلب علمًا فأدركهُ كتب الله لهُ كفلين من الأجر ومن طلب علمًا فلم يدركه كتب الله لهُ كفلا من الأجر."

(معجم الطبراني الكبير)

ترجمہ: "حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص علم کے حصول کی کوشش کرتا ہے، اور اسے پالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ثواب کا دو چند حصہ عطا فرمائے گا اور جو شخص علم کے حصول کی کوشش تو کرتا ہے، مگر اسے پا نہیں سکتا، تو اللہ تعالیٰ اس کو (پھر بھی) ثواب کا ایک حصہ عطا فرمائے گا۔"

علم حاصل کرنا گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے

"وعن سخبرةؓ قال: مر رجلان على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس يذكر، فقال: اجلسا فإنكما على خير، فلما قام رسول الله صلى الله عليه و سلم وتفرَّق عنه أصحابه، فقاما، فقالا : يا رسول الله! إنك قلت لنا : اجلسا، فإنكما على خير، ألنا خاصة أم للناس عامة؟ فقال : ما من عبد يطلب العلم إلا كان كفارة ما تقدم."

(معجم الطبراني الكبير)

ترجمہ: "حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ذکر کے لیے تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ، تم دونوں خیر پر ہو، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ منتشر ہو گئے، تو وہ دونوں کھڑے ہو کر کہنے لگے: یارسول اللہ! آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم دونوں بیٹھ جاؤ، تم دونوں خیر پر ہو، کیا یہ بات (خوشخبری) خاص ہمارے لیے ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی علم حاصل کرتا ہے، اس کا یہ علم حاصل کرنا گزشتہ گناہوں

کا کفارہ ہے۔"

طالب علم کے لیے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں

"عن زر بن حبيش قال : أتيت صفوان بن عسال المرادي رضي الله عنه، فقال ما جاء بك؟ قلت أنبط العلم. قال فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول: ما من خارج خرج من بيته في طلب العلم إلا وضعت له الملائكة أجنحتها رضاً بما يصنع."

(الترغيب والترهيب،ج:1، ص:59)

ترجمہ: "حضرت زِرّ بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا: علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے گھر سے طلبِ علم کی نیت سے نکلتا ہے، فرشتے اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔"

طالب علم جہاں سے گزرتا ہے وہاں کی ہر چیز اس کے لیے دعا کرتی ہے

"وعن قَبيصة بن المُخارق قال: أتيتُ النبي صلى الله عليه وسلم، فقال لي: يا قبيصة! ما جاء بك؟ قلت: كبُرتُ سنّي و رَقَّ عظمي، فأتيتُك لِتُعَلّمَني ما ينفعني الله تعالى به، فقال: يا قبيصة! ما مررتَ بحجرٍ ولا شجرٍ ولا مدرٍ إلّا أستغفر لك ..... يا قبيصة! قل: "اللّهمّ إنّي أسألك ممّا عندك وأفض عليّ من فضلك وانشر عليّ رحمتك وأنزل عليّ من بركاتك."

(الترغيب والترهيب،ج:1، ص:59)

ترجمہ: "حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا: حضور! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے، میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں، میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں، تاکہ آپ مجھے کوئی ایسی علم کی بات سکھا دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس پتھر، درخت اور ڈھیلے کے پاس سے گزرے ہو اس نے تمہارے لیے دعائے مغفرت کی ہے۔ اے

قبیصہ! یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے مانگ:

''اللّٰھُمَّ إِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِمَّا عِنْدَکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتَکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ۔''

''اے اللہ! میں ان نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے پاس ہیں اور مجھ پر اپنے فضل کی بارش نازل فرما، اور اپنی رحمت مجھ پر پھیلا دے اور اپنی برکت مجھ پر نازل فرما دے۔''

علم سیکھنے اور سکھانے کا اجر مکمل حج کے برابر ہے

"عن أبي أمامة عن النبي صلی اللہ علیه و سلم قال: من غدا إلی المسجد لا یرید إلا أن یتعلّم خیرا أو یعلِّمهٗ کان لهٗ کأجر حاجٍّ تامٍّ حَجَّتُهٗ."

(مجمع الزوائد، ج:1، ص:123)

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صرف علم سیکھنے یا علم سکھانے کے ارادہ سے مسجد میں چلا گیا، اس کا اجر اس حاجی کے برابر ہے جس کا حج مکمل ہو۔''

طالب علم کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم: من غدا یرید العلم یتعلمه للہ فتح لهٗ باب إلی الجنة، و فرشت له الملائکة أکتافها....."

(کنز العمال، رقم الحدیث: 28823)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر علم سیکھنے کے ارادہ سے نکلتا ہے، اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔''

صبح کے وقت علم سیکھنا عمرے کے برابر اور شام کے وقت علم سیکھنا حج کے برابر ہے

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: من غدا إلی المسجد لا یرید إلا أن یتعلم خیرا أو یعلمه کان لهٗ کأجر معتمر تام العمرة، ومن راح

إلى المسجد لا يريد إلا ليعلم خيرا أو يعلمهٗ، فلهٗ أجر حاج تام الحجة."
(کنز العمال، رقم الحدیث: 28859)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص صبح کے وقت صرف بھلائی کی کوئی بات سیکھنے یا سکھانے کے ارادہ سے مسجد کی طرف جاتا ہے، تو اس کے لیے ایسا اجر وثواب ہے جیسے اس عمرہ کرنے والے کو ملتا ہے جس کا عمرہ مکمل ہو اور جو شخص شام کے وقت صرف بھلائی کی کوئی بات سیکھنے یا سکھانے کے ارادہ سے مسجد کی طرف جاتا ہے، تو اس کے لیے ایسا اجر وثواب ہے جیسے اس حج کرنے والے کو ملتا ہے جس کا حج مکمل ہو۔''

طالب علم اللہ کے راستے میں ہوتا ہے

"عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من خرج في طلب العلم، فهو في سبيل الله حتى يرجع."
(الترغیب والترھیب، ج:1، ص:59)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص علم سیکھنے کے لیے نکلتا ہے، وہ اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ واپس لوٹ آئے۔''

علماء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں

" عن أبي الدرداء قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من غدا يريد العلم يتعلّمهٗ لله فتح الله لهٗ بابا إلى الجنة وفرشت له الملائكة أكنافها وصلّت عليه ملائكة السماوات وحيتان البحر وللعالم من الفضل على العابد كالقمر ليلة البدر على أصغر كوكب في السماء والعلماء ورثة الأنبياء، إن الأنبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ولكنهم ورّثوا العلم، فمن أخذهٗ أخذ بحظه."
(الترغیب والترھیب، ج:1، ص:59)

ترجمہ: ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم سیکھنے کے لیے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے، اور فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھا

دیتے ہیں، اور اس کے لیے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر، اور علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا، بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا ہے، اس لیے جس نے اس علم کو حاصل کرلیا، اس نے (علمِ نبوی سے) پورا پورا حصہ پالیا۔"

کوئی صدقہ علم سے بہتر نہیں

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما تصدَّق الناسُ بصدقة مثل علم ينشر." (الترغيب والترهيب، ج:1، ص:59)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: لوگوں کا دیا ہوا کوئی صدقہ اس علم سے بہتر نہیں جس کی اشاعت کی جائے۔"

نفع پہنچانے والا عالم ہزار عابدوں سے افضل ہے

"عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عالم ينتفع به خير من ألف عابد." (كنز العمال، رقم الحديث: 28723)

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: وہ عالم جس سے (علمی اعتبار سے) نفع اُٹھایا جائے ہزار عبادت گزاروں سے بہتر ہے۔"

علم مسلمان کی گمشدہ متاع ہے

"عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ضالة المسلم العلم." (كنز العمال، رقم الحديث: 28724)

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: علم مسلمان کی گمشدہ متاع ہے۔"

طالب علم جاہلوں میں ایسا ہے جیسے زندہ مردوں میں

"عن حسان بن أبي سنان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: طالب العلم بين الجهال كالحي بين الأموات."
(كنز العمال، رقم الحديث: 28726)

ترجمہ: ''حضرت حسن بن ابی سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: طالب علم جاہلوں میں ایسا ہے جیسے زندہ مردوں میں۔''

طالب علم مجاہد سے افضل ہے

" عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: طالب العلم أفضل عند الله من المجاهد في سبيل الله ."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28727)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: طالب علم اللہ کے نزدیک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے افضل ہے۔''

طالب علم صبح وشام جہاد کرنے والے کی طرح ہے

" عن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: طالب العلم لله كالغادي والرائح في سبيل الله ."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28728)

ترجمہ: ''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: طالب علم اللہ کے نزدیک اللہ کی راہ میں صبح وشام جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔''

طالبِ علم کو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اجر وثواب دیا جائے گا

" عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: طالب العلم طالب الرحمة، طالب العلم ركن الإسلام، و يعطى أجره مع النبيين ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28729)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: طالبِ علم (درحقیقت) رحمت کا طالب ہے، طالبِ علم اسلام کا رکن ہے، اسے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اجر وثواب دیا جائے گا۔''

لوگوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟

" عن دُرّة بنت أبي لهب رضي الله عنها قالت : قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم: خير الناس أقرؤهم وأفقههم في دين الله .....“
(كنز العمال، رقم الحديث: 28782)

ترجمہ: ”حضرت دُرہ بنت ابی لھب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو زیادہ اچھا قرآن پڑھنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کی زیادہ سمجھ رکھنے والے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ لوگ اس کی کتاب کے عالم ہیں

”وقال مجاهدؒ: أحب الخلق إلى الله أعلمهم بما أنزل الله.“ (كنز العمال)

ترجمہ: ”حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو زیادہ جاننے والے ہیں۔“

علم، اسلام کی زندگی ہے

” قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: العلم حياة الإسلام، وعماد الإيمان، ومن علم علما أنمى الله له أجرهٗ إلى يوم القيامة، ومن تعلم علما فعمل به كان حقا على الله أن يعلمهٗ ما لم يكن يعلم .“
(كنز العمال، رقم الحديث: 28944)

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: علم اسلام کی زندگی ہے اور ایمان کا ستون ہے، جو شخص کوئی علم حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک اس کا اجروثواب بڑھاتا رہتا ہے اور جو شخص کوئی علم حاصل کرتا ہے، پھر اس پر عمل بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے اس چیز کا بھی علم عطا کرے جسے وہ نہیں جانتا۔“

علم نافع کے برابر کوئی کمائی نہیں

”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما اكتسب مُكتسب مثل فضل علم يهدي صاحبهٗ إلى هُدًى أو يردهٗ عن رَدى، وما استقام دينهٗ حتى يستقيم عقله .“
(الدر المنثور، البقرة، آية:269)

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: کسی کمانے والے نے اس علم کی فضیلت

کے برابر کوئی کمائی نہیں کی جو کمائی صاحبِ علم کو ہدایت کی طرف رہنمائی کرے یا اسے ضلالت سے روکے۔ جب تک انسان کی عقل درست نہ ہو اس کا دین درست نہیں ہوتا۔''

ایک آیت سیکھ لینا سو رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا أبا ذر! لأن تغدو فتعلم آية من كتاب الله خيرٌ لك من أن تصلي مائة ركعة ."

(الدر المنثور، البقرة، آية:269)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اے ابوذر! تم اس حال میں صبح کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ایک آیت سمجھ لو تو یہ تمہارے لیے سو رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔''

دینِ اسلام کا ستون فقہ (دین کی سمجھ) ہے

" عن النبي صلى الله عليه وسلم: ما عبد الله بشيء أفضل من فقه في دينٍ ولفقيهٌ واحدٌ أشد على الشيطان من ألف عابد ولكل دين عمادٌ وعماد هٰذا الدين الفقه ."

(الدر المنثور، البقرة، آية:269)

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ: دین میں فقہ حاصل کرنے سے زیادہ افضل عبادت اللہ تعالیٰ کی نہیں کی گئی، اور ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے، اور ہر دین کے لیے ایک ستون ہوتا ہے، اور اِس دین (اسلام) کا ستون فقہ (دین کی سمجھ) ہے۔''

ایک گھڑی علم کے لیے بیٹھنا پوری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے

" قال أبو هريرة رضي الله عنه : لأن أجلس ساعة فأتفقه أحب إلي من أن أحيي ليلة إلى الصباح ."

(الدر المنثور، البقرة، آية:269)

ترجمہ: '' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں ایک گھڑی فقہ (علم) حاصل کرنے کے لیے بیٹھوں، یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح تک پوری رات

عبادت کرتا رہوں۔''

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرنے والا عظمت والا ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تعلم لله وعلم لله كتب في ملكوت السماوات عظيما ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28850)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرے اور اللہ کی رضا کے لیے علم سکھائے تو وہ آسمانوں کی مخلوقات (فرشتوں) میں عظمت والا لکھ دیا جاتا ہے۔''

ایک آیت سیکھنے والے کا قیامت کے دن استقبال

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تعلَّم آيةً من كتاب الله عزّ وجلّ استقبلته يوم القيامة تضحك في وجهه ."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28851)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت (کا علم وفہم) سیکھ لیتا ہے، قیامت کے دن وہ آیت اُس کے سامنے مسکراتی ہوئی اُس کا استقبال کرے گی۔''

علم کا ایک حرف سیکھنے والے کی مغفرت

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تعلم حرفا من العلم غفر الله له البتة ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28854)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جس شخص نے علم کا ایک حرف بھی سیکھ لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرمادیں گے۔''

کتاب اللہ کی ایک آیت یا ایک سنت سیکھنے کا اجر سب سے بڑھ کر ہوگا

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من علم آيةً من كتاب الله وسنةً في دين الله هيأ الله لهُ من الثواب يوم القيامة ما لا يكون ثواب

أفضل مما هيأ له ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28884)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت یا اللہ تعالیٰ کے دین کی ایک سنت بھی سیکھ لی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ایسا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے، جس سے زیادہ بہتر ثواب کوئی اور نہیں ہوگا۔"

تعلیم دینے والے کو سیکھنے والے کی بنسبت دوگنا اجر ملے گا

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من علَّم آية من كتاب الله كان لهُ مثل أجر من تعلمها ضعفين ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28885)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کی تعلیم دے گا، اس کو علم حاصل کرنے والے کے اجر کی بنسبت دوگنا اجر ملے گا۔"

اللہ تعالیٰ کے دین کی حقیقی مدد کرنے والے کون ہیں؟

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن دين الله تعالى لن ينصرهٔ إلا من حاطهُ من جميع جوانبه ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28886)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد صرف وہی کر سکتے ہیں جو ہر طرف سے اس کی حفاظت کر سکیں۔"

ایک آیت کی تعلیم دینے والے کو اجر ملتا رہے گا جب تک تلاوت ہوتی رہے گی

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من علَّم آيةً من كتاب الله كان لهُ ثوابُها ما تُليت ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28887)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کی تعلیم دے گا، اس کو اس آیت کا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ تلاوت کی جاتی رہے گی۔"

سب سے افضل صدقہ علم سکھانا ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من صدقة يتصدق بها رجل على أخيه أفضل من علم يعلمهُ إياه."

(کنز العمال، رقم الحدیث: 28887)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: کوئی آدمی اپنے بھائی پر جو صدقہ کرتا ہے، ان میں سب سے افضل صدقہ وہ علم ہے جو آدمی اپنے بھائی کو سکھا دے۔''

حکمت کا ایک کلمہ سکھا دینا سب سے بہترین ہدیہ ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أهدى مسلم لأخيه هدية أفضل من كلمة حكمة يزيده الله تعالىٰ بها هدى أو يردهٔ بها عن ردى. "
(کنز العمال، رقم الحدیث: 28892)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: کسی مسلمان نے اپنے بھائی کو کوئی ایسا ہدیہ نہیں دیا جو حکمت کے کلمہ سے زیادہ افضل ہو، وہ کلمہ جو اُسے (سننے والے) کی ہدایت میں بڑھا دے یا اسے ضلالت سے بچا لے۔''

علم باعثِ نجات ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما استودع الله تعالى عبدا علما - إلا وهو مستنقذهٔ به يوماً ما. "
(کنز العمال، رقم الحدیث: 28898)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو علم عطا فرماتا ہے تو ضرور بالضرور وہ اُسے اس علم کے ذریعہ کسی دن بچا لے گا۔''

ایک گھڑی علم حاصل کرنا رات کے قیام اور ایک دن علم حاصل کرنا تین روزوں سے بہتر ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: طلب العلم ساعة خير من قيام ليلة، وطلب العلم يوما خير من صيام ثلاثة أشهر. "

(کنز العمال، رقم الحدیث: 28656)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ایک گھڑی علم کا طلب کرنا پوری رات کے قیام سے بہتر ہے اور ایک دن علم کا طلب کرنا تین مہینے کے روزے رکھنے سے بہتر ہے۔''

قرآن شریف کی ایک آیت یا علم کے ایک باب کا اجر قیامت تک بڑھتا رہے گا

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من علم آية من كتاب الله أو بابا من علم أنمى الله أجرهٗ إلى يوم القيامة ."

(كنز العمال، رقم الحديث: 28704)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جو شخص قرآن شریف کی ایک آیت یا علم کا کوئی ایک باب (کسی کو) سکھلا دے تو حق تعالیٰ اس کا ثواب قیامت تک بڑھاتا جائے گا۔"

صبح وشام دین کی تعلیم میں گزارنے والا جنتی ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من غدا أو راح وهو في تعليم دينهٖ فهو في الجنة ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28706)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جس شخص کی صبح شام دین کی تعلیم میں گزرے وہ جنت میں جائے گا۔"

دین کا تفقُّہ اور دین کی سمجھ (علم) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کی علامت ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من يرد الله بهديهٖ يفهمه. "

(كنز العمال، رقم الحديث: 28708)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اُسے سمجھ (علم) عطا فرماتا ہے۔"

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من يرد الله أن يهديه يفقهه. "

(جامع بيان العلم وفضله)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اُسے سمجھ (علم) عطا فرماتا ہے۔"

علماء انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں

"عن كثير بن قيس قال: كنتُ جالسًا مع أبي الدرداء في مسجد

دمشق، فأتاه رجل، فقال: يا أبا الدرداء! إني أتيتك من مدينة الرسول في حديث بلغني أنك تحدثهُ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال أبو الدرادء : أما جئت لحاجة؟ أما جئت لتجارة؟ أما جئت إلا لهٰذا الحديث؟ قال: نعم، قال : فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول : من سلك طريقًا يطلب فيه علما سلك الله به طريقًا من طرق الجنة والملائكة تضع أجنحتها رضاً لطالب العلم وإن العالم يستغفر لهُ من في السماوات ومن في الأرض والحيتان في الماء وفضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب، إن العلماء ورثة الأنبياء، إن الأنبياء لم يورّثوا ديناراً ولا درهماً وأورثوا العلمَ، فمن أخذهُ أخذ بحظ وافر." (ابن حبان)

ترجمہ: ''حضرت کثیر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا: اے ابو درداء! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک شہر سے آپ کی خدمت میں اس حدیث کے سلسلہ میں حاضر ہوا ہوں، جس کے بارے میں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم (اس کے علاوہ) کسی اور غرض سے، یا تجارت کے لیے نہیں آئے؟ کیا تم صرف اسی حدیث کے لیے آئے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں! ۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا اور علم حاصل کرنے والے کی خوشنودی کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی کے اندر مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ عالم کی عبادت کرنے والے پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر۔ علماء انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیائے کرام علیہم السلام دینار یا درہم کا وارث نہیں بناتے (بلکہ) ان کی میراث علم ہے، جس نے اسے حاصل کرلیا، اس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔''

ایک آیت سیکھنا سو رکعت اور علم کا ایک باب سیکھنا ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے

"عن أبي ذرؓ قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا أباذر! لأن تغدو فتعلم آية من كتاب الله خيرٌ لك من أن تصلي مائة ركعة ."

(مجمع الزوائد، ج:1، ص:127)

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم اس حال میں صبح کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ایک آیت (کا علم وفہم) سیکھ لو تو یہ تمہارے لیے سو رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔''

حضرت ابوہریرہؓ کے نزدیک ایک گھڑی علم سیکھنا لیلۃ القدر میں جاگ کر عبادت کرنے سے محبوب ہے

" قال أبوهريرة رضي الله عنه لأن أجلس ساعةً فأفقه أحب إلي من أن أحيي ليلة القدر. " (الترغيب والترهيب، ج:1، ص:58)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک گھڑی بیٹھ کر علم سیکھوں، یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ لیلۃ القدر میں جاگ کر عبادت کروں۔''

طالب علم کے لیے جنت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے

"عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من نفَّس عن مؤمن كربةً من كرب الدنيا، نفَّس اللهُ عنه كربةً من كُرَب يوم القيامة، ومن يَسَّرَ على مُعْسر يَسَّرَ الله عليه في الدنيا والآخرة ومن ستر مسلماً ستره الله في الدنيا والآخرة، والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه، ومن سلك طريقاً يلتمس فيه علماً سَهَّل الله لهُ بهٖ طريقاً إلى الجنة، وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتابَ الله ويتدارسونه بينهم إلا نزلت عليهم السكينةُ وغشيتهم الرحمةُ وحفتهم الملائكةُ وذكرهم الله فيمن عندهُ ومن بَطَّأَ بهٖ عملُه لم يُسرع به نسبُه . " (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن سے کوئی دنیا کی سختی دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں میں سے اُس کی ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص تنگدست کو مہلت دے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راہ پر چلے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا اور جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکون اُترتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس رہنے والوں (یعنی فرشتوں) میں ان لوگوں کا ذکر کرے گا اور جس کو اس کا عمل پیچھے کردے تو اس کا حسب نسب اُسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔''

قرآن کی محبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کی علامت ہے

"عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: من أحب أن يُحبَّه الله ورسولُهُ فلينظر، فإن كان يحب القرآن فهو يحب الله ورسوله ."

(مجمع الزوائد، ج:7، ص:165)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرے تو اُسے چاہیے وہ غور کرے، اگر وہ قرآن کریم سے محبت کرتا ہے تو وہ (درحقیقت) اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔''

قرآن کی سمجھ عذابِ الٰہی سے نجات کا ذریعہ

"عن أبي أمامة رضي الله عنه: اقرأوا القرآن ولا تغرنكم هٰذه المصاحفُ المعلقةُ، فإن الله لا يُعذِّب قلباً وعى القرآنَ ."

(فتح الباري، ج:9، ص:79)

ترجمہ: ''حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: قرآن پڑھا کرو، تمہیں یہ لٹکے ہوئے صحیفے دھوکے میں نہ ڈالیں، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب نہیں دے گا جو قرآن کو سمجھے گا۔''

علم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بہترین طریقہ ہے

"عن معمر عن الزهري قال: ما عُبِدَ اللهُ بمثل العلم."

(جامع بيان العلم وفضله، رقم:246)

ترجمہ: ''حضرت معمرؒ امام زہریؒ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: علم کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی جاسکتی۔''

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سب سے افضل ذریعہ علم ہے

"قال ابن المبارك: قال سفيان الثوريؒ: ما يُراد الله عزوجل بشيء أفضل من طلب العلم وما طُلب العلمُ في زمان أفضل منه اليوم."

(جامع بيان العلم وفضله، رقم:272)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ سے روایت ہے، حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کو علم سے زیادہ افضل کسی چیز سے حاصل نہیں کیا جاسکتا اور علم حاصل کرنے کے زمانے میں آج سے زیادہ افضل کوئی دن نہیں ہے۔''

طلبِ علم گزشتہ گناہوں کا کفارہ

"قال صلى الله عليه وسلم: من طلب العلمَ كان كفارةً لما مضى."

(سنن الدارمي، ج:١، ص:١٤٩)

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جو شخص علم حاصل کرتا ہے، وہ اس کے گزشتہ گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔''



دوسری فصل

طلبِ علم کی اہمیت، فضیلت اور فرضیت، دینی اور دنیاوی خیر و برکات

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ۝۷۹''

(آل عمران:79)

''بلکہ تم (علمائے) ربانی ہو جاؤ، کیونکہ تم کتابِ (خداوندی) پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو۔''

قرآن میں تدبر اور غور و فکر نہ کرنے کی وجہ دلوں پر قفل ہیں

''اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۔'' (سورۃ محمد:24،25)

ترجمہ: ''بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔ جو لوگ راہِ ہدایت ظاہر ہونے کے بعد پیٹھ دے کر پھر گئے، شیطان نے (یہ کام) ان کو مزین کر دکھایا اور انہیں طول (عمر کا وعدہ) دیا۔''

اللہ تعالیٰ کے ذکر، عالم اور طالب علم کے علاوہ ساری دنیا ملعون ہے

"عن خالد بن معدان قال: قال أبو الدرداءؓ: الدنيا ملعونة ملعون ما فيها، إلا ذكر الله وما أوى إليه، والعالم والمتعلم في الخير شريكان، وسائر الناس همج لا خير فيهم." (كنز العمال، رقم الحديث: 8590)

ترجمہ: ''خالد بن معدانؒ سے روایت ہے، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ کی یاد اور اس سے متعلق چیزوں کے، اور عالم اور متعلم (طالب علم) بھلائی میں شریک ہیں اور باقی لوگ بھیڑ بکریاں ہیں، جن میں کوئی بھلائی نہیں۔''

"عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول الله صلى الله عليه

وسلم يقول: الدنيا ملعونة ملعون ما فيها إلا ذكر الله وما والاه وعالما أو متعلما."

(مجمع الزوائد، ج:1، ص:127)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''یقیناً دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ کی یاد اور اس چیز کے جو اس سے متعلق ہے، یا عالم اور متعلم (علم سیکھنے والے) کے۔''

"عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الدنيا ملعونة وملعون ما فيها إلا ذكر الله وما أوى إلى ذكر الله، والعالم والمتعلم في الأجر شريكان، وسائر الناس همج لا خير فيهم."

(جامع بيان العلم وفضله، رقم: 133)

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ: ''یقیناً دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ کی یاد اور اس یاد سے متعلق ہے، اور عالم اور متعلم (طالب علم) اجر میں شریک ہیں اور باقی لوگ بھیڑ بکریاں ہیں، جن میں کوئی بھلائی نہیں۔''

"وقوله: ولا خير في سائر الناس أي في بقية الناس بعد العالم والمتعلم، وهو قريب المعنى من قوله: الدنيا ملعونة، ملعون ما فيها إلا ذكر الله وما والاه، وعالما ومتعلما."

(الترغيب والترهيب)

ترجمہ: ''اور آپ ﷺ کا یہ قول کہ ''لا خير في سائر الناس'' اس کا مطلب یہ ہے کہ عالم اور طالب علم کے بعد باقی لوگوں میں کوئی خیر باقی نہیں رہے گی، یہ حضور اکرم ﷺ کی ایک اور حدیث ''الدنيا ملعونة ملعون ما فيها إلا ذكر الله وما والاه وعالما أو متعلما'' کے معنی کے قریب قریب ہی ہے۔''

لوگوں کی تین قسمیں

"عن علي -رضي الله عنه- قال: الناس ثلاث: فعالم رباني، ومتعلم على سبيل نجاة، والباقي همج رعاع أتباع كل ناعق."

(جامع بيان العلم وفضله، رقم: 149)

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: لوگ تین طرح کے ہیں: اللہ والا (نیک)

عالم، نجات کے راستے پر قائم طالب علم، اور باقی لوگ بھیڑ بکریاں ہیں اور معمولی لوگ ہیں، جو ہر آواز دینے والے کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔''

عالم بنو یا طالب علم بنو

"وأخرج ابن المنذر عن يحيى بن عقيل رضي الله عنه قال: دفع إليّ يحيى بن يعمر كتابا، قال: هذه خطبة عبد الله بن مسعود رضي الله عنه كان يقوم فيخطب بها كل عشية خميس على أصحابه، ذكر الحديث، ثم قال: فمن استطاع منكم أن يغدو عالما أو متعلما، فليفعل ولا يغدو لسوى ذلك، فإن العالم والمتعلم شريكان في الخير، أيها الناس إني والله ما أخاف عليكم أن تؤخذوا بما لم يبين لكم، وقد قال الله تعالى! "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ، اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ." (الدر المنثور، ج:4، ص:308)

ترجمہ: ''ابن منذر نے یحییٰ بن عقیل سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن یعمر نے ایک کتاب دی، اور کہا کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خطبہ ہے، وہ ہر جمعرات کی رات کھڑے ہوکر یہ خطبہ دیا کرتے تھے، ایک حدیث ذکر کر کے فرمایا کہ: تم میں سے جس سے ہو سکے وہ عالم یا طالب علم ہونے کی حالت میں ہی صبح کرے، اور اس کے علاوہ کسی حالت میں صبح نہ کرے، کیونکہ عالم اور طالب علم بھلائی میں شریک ہیں، اے لوگو! اللہ کی قسم! میں مجھے تمہارے بارے میں یہ ڈر نہیں کہ تم سے جو کچھ بیان نہیں کیا گیا، اس پر تم سے مؤاخذہ کیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے، جب تک ان کو وہ راہ نہ بتا دے جس سے وہ متقی بن سکیں، بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔''

عالم اور طالب علم خیر میں شریک ہیں، باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں

"وعن أبي أمامة قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: عليكم بهذا العلم قبل أن يقبض وقبضه أن يرفع وجمع بين إصبعيه الوسطى والتي تلي الإبهام هكذا، ثم قال: العالم والمتعلم شريكان في الخير ولا خير في سائر الناس." (الترغيب والترهيب، ج:١، ص:٥٦)

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم اس علم کو حاصل کرلو اس سے پہلے کہ علم کو مٹادیا جائے، اور علم کا مٹانا یہ ہے کہ اُسے اُٹھالیا جائے گا، (اس موقع پر) آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیاں (درمیان والی اور جو انگوٹھے کے ساتھ ہوتی ہے) اس طرح ملالیں، پھر فرمایا: عالم اور طالب علم بھلائی میں شریک ہیں، اور باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔''

تین چیزیں موت کے بعد کام آتی ہیں: صدقہ، نیک اولاد اور علم

" قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم- قال: ثلاث تتبع المسلم بعد موته: صدقة أمضاها يجرى له أجرها، وولد صالح يدعو له، وعلم أفشاه فعمل به من بعده . " (جامع بيان العلم وفضله، رقم: 54)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جو مسلمان کے مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ رہتی ہیں: ایک وہ صدقہ جسے اس نے شروع کیا تھا، اس صدقہ کا اجر اس کے لیے جاری رہتا ہے۔ دوسرے وہ نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرتا رہتا ہے۔ تیسرے وہ علم جسے اس نے پھیلایا تھا، اور بعد والے اس پر عمل کرتے ہیں۔''

علم، عمل کی بنیاد اور اَساس ہے

"عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله! أي الأعمال أفضل؟ قال: العلم بالله، ثم أتاه فسأله، فقال لهُ مثل ذٰلك، قال: يا رسول الله! إنما أسألك عن العمل، قال: إن العلم ينفعك معهُ قليل العمل وكثيرهُ، فإن الجهل لا ينفعك معهُ قليل العمل ولا كثيرهُ. "

(نوادر الأصول، ج:1، ص:101)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ: اے اللہ کے رسول! کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کا (یعنی اس کے دین کا) علم۔ وہ پھر آیا اور وہی سوال کیا، آپ ﷺ نے پھر اسی طرح جواب دیا، تو وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے

عمل کے بارے میں سوال کر رہا ہوں، آپ ﷺ نے جواب دیا: علم کے ساتھ تمہیں تھوڑا اور زیادہ دونوں عمل فائدہ دیں گے اور جہالت کے ساتھ تمہیں نہ تھوڑا عمل فائدہ دے گا، نہ زیادہ عمل۔"

علم کے بغیر عمل ضائع ہے

" سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أفضل الأعمال فقال: العلم بالله، والفقه في دينه، وكررهما عليه. فقال: يا رسول الله! أسألك عن العمل فتخبرني عن العلم؟ فقال: إن العلم لينفعك معهٗ قليل العمل، وإن الجهل لا ينفعك معهٗ كثير العمل. والمتعبد بغير علم كحمار الطاحونة يدور ولا يقطع المسافة."

(ربيع الأبرار ونصوص الأخبار للزمخشري، ج:4)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے سب سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا: آپ ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کا (یعنی اس کے دین کا) علم، اور اس کے دین کی سمجھ حاصل کرنا، آپ ﷺ نے اس کے سامنے یہ بات دو مرتبہ دُہرائی۔ تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے عمل کے بارے میں سوال کر رہا ہوں، آپ مجھے علم کے بارے میں بتا رہے ہیں، آپ ﷺ نے جواب دیا: علم کے ساتھ تمہیں تھوڑا عمل بھی فائدہ دے گا اور جہالت کے ساتھ تمہیں نہ زیادہ عمل بھی فائدہ نہ دے گا۔ اور بغیر علم کے عبادت کرنے والا چکی کے گدھے کی طرح ہے، جو گھومتا تو ہے، مگر مسافت طے نہیں کرتا۔"

وضاحت: "إن العلم ينفعك معهٗ قليل العمل وكثيرهٗ"، یعنی "علم کے ساتھ تمہیں تھوڑا اور زیادہ دونوں عمل فائدہ دیں گے۔" آپ ﷺ نے یہ اس لیے فرمایا، کیونکہ دین اور معتبر عبادت وہی ہوتی ہے جو علم کے ساتھ ہو۔ اور "إن الجهل لا ينفعك معهٗ قليل العمل ولا كثيرهٗ." یعنی "جہالت کے ساتھ تمہیں نہ تھوڑا عمل فائدہ دے گا، نہ زیادہ عمل۔" یہ اس لیے فرمایا، کیونکہ انسان اپنے علم کی وجہ سے ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور اپنی جہالت کی وجہ سے گمراہ ہوتا ہے، چنانچہ جس عبادت کا کرنے والا ہی گمراہ ہو اس عبادت کی ادائیگی بھی درست نہیں ہو سکتی۔

علم کے ساتھ نیند کرنا جہالت میں پڑھی ہوئی نماز سے بہتر ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نوم على علم خير من صلاة على جهل ." (کنز العمال، رقم الحدیث:28711)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: علم کے ساتھ سوجانا جہالت کی نماز سے بہتر ہے۔''

علم سیکھنے یا سکھانے کے لیے جانے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے

" عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: من جاء مسجدي هٰذا لم يأت إلا لخير يتعلمهٗ أو يعلمهٗ، فهو بمنزلة المجاهد في سبيل الله. ومن جاء لغير ذٰلك فهو بمنزلة رجل ينظر إلى متاع غيره.." (الترغیب والترھیب، ج: 1، ص:59)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو میری اس مسجد میں صرف خیر (علم) سیکھنے یا اسے سکھانے کے لیے آیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے۔ جو اس کے علاوہ کسی اور (دنیوی) نیت سے آیا، وہ اس آدمی کی طرح ہے جو دوسرے کے مال کی طرف دیکھتا ہے (لیکن اپنے لیے کچھ بھی نہیں)۔''

تھوڑا عمل، علم کے ساتھ مفید ہے، اور زیادہ عمل جہالت کے ساتھ مفید نہیں

" قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : قليل العمل ينفع مع العلم وكثير العمل لاينفع مع الجهل ." (کنز العمال، رقم الحدیث:28940)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: تھوڑا عمل، علم کے ساتھ فائدہ مند ہے، اور زیادہ عمل جہالت کے ساتھ فائدہ مند نہیں ہے۔''

جاہل بھی ہلاک ہے اور بے عمل عالم بھی ہلاک ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: و يل لمن لايعلم وو يل لمن علم ثم لايعمل ." (کنز العمال، رقم الحدیث:29040)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جس کے پاس علم نہیں اور ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو جانتا تو ہے، پھر عمل نہیں کرتا۔''

جس کے پاس علم نہیں اُس کے پاس شریعت نہیں

"عن سهل عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: لاتزال الأمة على الشريعة ما لم يظهر فيها ثلاث:....... ما لم يقبض العلم منهم." (مسند أحمد، ج:3، ص:439)

ترجمہ: ''حضرت سہل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امت شریعت پر قائم رہے گی، جب تک ان میں تین باتیں ظاہر نہ ہوجائیں: (ایک ان میں سے یہ ہے کہ) جب تک ان سے علم اُٹھا نہ لیا جائے۔''

علم کے ذریعہ فتنوں سے حفاظت

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ستكون فتنٌ يصبح الرجل مؤمنا ويمسى كافرا . إلا من أحياه اللهُ بالعلم ."

(سنن ابن ماجة، رقم الحديث:3954)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے: آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوجائے گا، مگر وہ جسے اللہ تعالیٰ علم کے ساتھ زندہ رکھے۔''

دین کی ترقی علم کے حصول میں ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: إن هٰذا الدين إقبالا وإدبارا، ألا وإن من إقبال هٰذا الدين أن تفقه القبيلة بأسرها حتى لا يبقى إلا الفاسق أوالفاسقان ذليلان فيها إن تكلما قهرا واضطهدا .... فمن أمر يومئذ بالمعروف ونهى على المنكر، فلهٗ أجر خمسين ممن رآني وآمن بي وأطاعني، وبايعني." (كنز العمال، رقم الحديث:28926)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: یقیناً اس دین کی ایک ترقی ہے، اور ایک پستی ہے، خبردار! اس دین کی ترقی میں سے یہ بھی ہے کہ پورا قبیلہ علم حاصل کر چکا

ہو، یہاں تک کہ صرف ایک فاسق یا دو فاسق رہ گئے ہوں، جو اس قبیلہ میں ذلیل شمار ہوتے ہوں، اگر بات کرتے ہوں تو انہیں جھڑک دیا جاتا ہو اور برا بھلا کہا جاتا ہو۔ پس جو شخص اس وقت نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرتا ہو، تو اسے اُن پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے مجھے دیکھا ہو، مجھ پر ایمان لائے ہوں، میری اطاعت کی ہو اور مجھ سے بیعت بھی کی ہو۔''

علم کی حرص ختم نہیں ہوتی

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : منهومان لا يقضي واحد منهما نهمته: منهموم في طلب العلم لا يقضي نهمته، ومنهوم في طلب الدنيا لا يقضي نهمته. " (كنز العمال، رقم الحديث:28933)

ترجمہ:''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: دو حریص ایسے ہیں جن کی حرص ختم نہیں ہوتی، ایک علم کی طلب کا حریص، اس کی حرص ختم نہیں ہوتی اور ایک دنیا کی طلب کا حریص، اس کی بھی حرص ختم نہیں ہوتی۔''

دنیا کے بارے میں علم رکھنے والا اور آخرت سے جاہل اللہ کا مبغوض ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله تبارك وتعالى يبغض كل عالم بالدنيا جاهل بالآخرة. " (كنز العمال، رقم الحديث:28982)

ترجمہ:''رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تبارک وتعالیٰ ہر اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو دنیا کا علم تو رکھتا ہو، مگر آخرت کے بارے میں جاہل ہو۔''

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی خاندان سے بھلائی کی علامت

" قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: إذا أراد الله بأهل بيت خيرا فقههم في الدين ووقر صغيرهم كبيرهم ورزقهم الرفق في معيشتهم والقصد في نفقاتهم و بصرهم عيوبهم، فيتوبوا منها وإذا أراد بهم غير ذٰلك تركهم هملا. " (كنز العمال، رقم الحديث:28691)

ترجمہ:''رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، ان کے چھوٹے اپنے بڑوں کی تعظیم

کرتے ہیں، انہیں زندگی کے معاملات میں نرمی، خرچوں میں میانہ روی کی توفیق دیتا ہے، اور اُن کو اُن کے عیوب دکھلا دیتا ہے، چنانچہ وہ ان سے توبہ کر لیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھلائی کے علاوہ کسی دوسری بات کا ارادہ کرتا ہے تو اُنہیں یونہی بے کار چھوڑ دیتا ہے۔''

قوم کی بھلائی علماء اور فقہاء کی کثرت میں ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: إذا أراد الله بقوم خيرا أكثر فقهاءهم وأقل جهالهم فإذا تكلم الفقيه وجد أعوانا، وإذا تكلم الجاهل قهر، وإذا أراد بقوم شرا أكثر جهالهم وأقل فقهاءهم وإذا تكلم الجاهل وجد أعوانا وإذا تكلم الفقيه قهر ."

(كنز العمال، رقم الحديث:28692)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان میں علماء کی کثرت کر دیتا ہے، اور ان کے جاہلوں کو کم کر دیتا ہے، جب کوئی عالم بات کرتا ہے تو اسے مددگار مل جاتے ہیں اور جب جاہل کوئی بات کرتا ہے تو اُسے برا بھلا کہا جاتا ہے، اور اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ شر اور برائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان میں جاہلوں کی کثرت کر دیتا ہے، اور ان میں علماء کو کم کر دیتا ہے، جب کوئی جاہل ان میں بات کرتا ہے تو اسے مددگار مل جاتے ہیں اور جب عالم کوئی بات کرتا ہے تو اُسے برا بھلا کہا جاتا ہے۔''

اُمتِ مسلمہ کے بہترین لوگ علماء ہیں اور علماء میں بہترین رحم کرنے والے ہیں

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خيار أمتي علماؤها، وخير علماءها رحماؤها ألا وإن الله تعالىٰ ليغفر للعالم أربعين ذنباً قبل أن يغفر للجاهل ذنباً واحداً، ألا وإن العالم الرحيم يجيء يوم القيامة وإن نورهٗ قد أضاء يمشي فيه ما بين المشرق والمغرب كما يضيء الكوكب الدري ."

(كنز العمال، رقم الحديث:28778)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: میری اُمت کے بہترین لوگ علماء ہیں، اور ان میں سے بہترین علماء وہ ہیں جو رحم کرنے والے ہیں۔ خبردار! اللہ تعالیٰ جاہل کا

ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے عالم کے چالیس گناہ معاف کردیتا ہے۔خبردار! رحم کرنے والا عالم جب قیامت کے دن آئے گا تو اس کا نور چمک رہا ہوگا، جس میں مشرق اور مغرب کے درمیان کی سب چیزیں چل سکیں گی، جیسے موتی کا سا چمکتا ہوا ستارہ۔''

علم کا موقع ملنے کے باوجود علم حاصل نہ کرنے والا اور بے عمل عالم قیامت میں سب سے زیادہ شرمندہ ہوگا

"قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: أشد الناس حسرةً يوم القيامة رجل أمكنه طلب العلم في الدنيا فلم يطلبه، ورجل علم علما فانتفع به من سمعهُ منه دونه ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28696)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اس شخص کو ہوگی جسے دنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا، لیکن اس نے حاصل نہ کیا، اور (سب سے زیادہ حسرت اس شخص کو ہوگی) جس نے علم حاصل کیا، مگر دوسروں نے اس سے علم سن کر نفع اُٹھایا، مگر اس نے خود اپنے علم سے نفع نہیں اُٹھایا۔''

حکمت (علم) سے خالی دل ویران گھر کی طرح ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: قلب ليس فيه شيء من الحكمة كبيت خرب فتعلموا وعلموا وتفقهوا ولا تموتوا جهالا، فإن الله لا يعذر على الجهل ." (كنز العمال، رقم الحديث: 28750)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: وہ دل جس میں حکمت (علم) نہ ہو اس گھر کی طرح ہے جو ویران ہو، لہٰذا تم خود علم حاصل کرو، دوسروں کو بھی تعلیم دو اور (دین میں) سمجھ داری پیدا کرو اور جاہلوں کی حالت میں مت مرو کیونکہ اللہ تعالیٰ جہالت کا عذر قبول نہیں کرتا۔''

عالم عابد سے ستر درجہ بہتر ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فضل العالم على العابد سبعون درجةً بين كل درجتين حضر الفرس السريع المضمر مائة عام وذٰلك أن الشيطان يضع البدعة للناس فيبصرها العالم فينهى عنها، والعابد

مقبل علی عبادته لا یتوجه لها ولا یعرفها."

(کنز العمال، رقم الحدیث: 28914)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: عالم کی فضیلت عابد (عبادت گزار) پر ستر درجے زیادہ ہے، (ایسے درجے کہ) ہر دو درجوں کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی سو سالہ مسافت کے برابر فاصلہ ہے، اور ایسا اس لیے ہے کہ شیطان لوگوں نے کے لیے بدعات گھڑتا ہے، عالم ان بدعات کو دیکھتا ہے تو لوگوں کو ان سے منع کرتا ہے اور عابد اپنی عبادت میں ہی مصروف رہتا ہے، وہ بدعات کی طرف بالکل بھی متوجہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ان بدعات کو جانتا ہے۔''

بظاہر دین پر مکمل عمل کرنے والے بعض لوگ قرآن سے ناواقف اور بے دین ہوتے ہیں

" عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يخرج فيكم قوم تحقرون صلاتكم مع صلاتهم وصيامكم مع صيامهم وعملكم مع عملهم و يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ."(صحيح البخاري، فتح الباري، ج:٩، ص:١٠٠، رقم الحديث: 4771)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تم میں ایک قوم ایسی پیدا ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے، ان کے روزوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنا عمل حقیر نظر آئے گا اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے، لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے۔''

" لایجاوز تراقیهم ولا تعیه قلوبهم."

(فتح الباری، ج:٩، ص:١٠٠، رقم الحدیث: 4771)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: وہ (قرآن مجید) ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا اور ان کے دل اسے سمجھ نہیں پائیں گے۔''

"إن أقواما يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم ..... ولكن إذا وقع في القلب فرسخ فيه نفع." (فتح الباری، ج:2، ص:258، رقم الحدیث: 4771)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے، مگر وہ (قرآن مجید) ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، لیکن وہ (قرآن مجید) جب دل میں گھر کرتا ہے اور قرار پکڑتا ہے تو نفع دیتا ہے۔''

ایک وقت آئے گا کہ لوگوں سے علم اُٹھالیا جائے گا

"وأخرج الترمذي عن أبي الدرداء: قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه و سلم فشخص ببصره إلى السماء ثم قال: هذا أوان يختلس العلم من الناس حتى لا يقدروا منه على شيء، فقال زياد بن لبيد الأنصاري: كيف يختلس العلم منا وقد قرأنا القرآن فوالله لنقرأنه ولنقرئنه نساءنا وأبناءنا؟ فقال ثكلتك أمك يا زياد! إن كنت لأعدك من فقهاء أهل المدينة، هذه التوراة والإنجيل عند اليهود والنصارى فماذا تغني عنهم؟ قال جبير: فلقيت عبادة بن الصامت قلت ألا تسمع إلى مايقول أخوك أبو الدرداء؟ فأخبرته بالذي قاله أبو الدرداء، قال: صدق أبو الدرداء، إن شئت لأحدثنك بأول علم يرفع من الناس؟ الخشوع يوشك أن تدخل مسجد جماعة فلا ترى فيه رجلا خاشعا." (سنن الترمذي)

ترجمہ: ''ترمذی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، اچانک آپ نے اپنی نظریں آسمان پر گاڑ دیں، پھر فرمایا: ''ایسا وقت (آگیا) ہے کہ جس میں لوگوں کے سینوں سے علم اُچک لیا جائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے پاس کچھ بھی علم نہیں ہوگا۔ زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: (اللہ کے رسول!) علم ہم سے کس طرح چھین لیا جائے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہوں گے؟ قسم اللہ کی! ہم ضرور اسے پڑھیں گے اور ہم ضرور اپنی عورتوں کو اسے پڑھائیں گے اور اپنے بچوں کو سکھائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے زیاد! تمہاری ماں تمہیں کھودے! میں تو تمہیں اہلِ مدینہ کے فقہاء (سمجھدار/ اہلِ علم) میں سے شمار کرتا تھا۔ یہ

تورات اور انجیل بھی تو یہود و نصاریٰ کے پاس ہے، یہ ان کے کیا کام آئیں؟''
جبیر (راوی) کہتے ہیں: میری ملاقات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نہیں سنتے کہ آپ کے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ پھر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے جو کہا تھا، وہ میں نے انہیں بتا دیا۔ انہوں نے کہا: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ اور اگر تم (مزید) جاننا چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ پہلے پہل لوگوں سے اُٹھالیا جانے والا علم، خشوع ہے۔ عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ تم جامع مسجد کے اندر جاؤ گے، لیکن وہاں تمہیں کوئی (صحیح معنوں میں) خشوع خضوع اپنانے والا شخص دکھائی نہ دے گا۔''

ایک وقت آئے گا کہ علم کے بغیر عمل کیا جائے گا

''عن أبي هريرةؓ قال: قال رسول الله - صلى الله عليه و سلم-: سيكون بعدي خلفاء يعملون بما يعلمون و يفعلون ما يؤمرون وسيكون بعدي خلفاء يعملون بما لا يعلمون و يفعلون بما لا يؤمرون، فمن أنكر عليهم بريء ومن أمسك يدهٗ سلم ولكن من رضي وتابع.'' (مجمع الزوائد، ج: 7، ص: 270)

ترجمہ: ''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو اپنے علم پر عمل کریں گے اور انہیں جو حکم دیا جائے گا اسے سرانجام دیں گے، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو ایسی چیزوں پر عمل کریں گے جن کو وہ جانتے نہیں ہوں گے اور ایسے افعال سرانجام دیں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا جائے گا۔ ایسوں پر نکیر کرنے والا آدمی بری الذمہ اور ان سے اپنے آپ کو روک لینے والا سالم (محفوظ) رہے گا، لیکن وہ جو اُن کے ساتھ راضی ہو گیا اور اُن کے پیچھے چل پڑا وہ (ہلاک ہو جائے گا)۔''

بے عمل (بے علم) لوگوں پر نکیر

''قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من نبي بعثه الله في أمة قبلي إلا كان له من أمته حواريون وأصحاب يأخذون بسنته و يقتدون

بأمره، ثم إنها تخلف من بعدهم خلوف يقولون مالا يفعلون ويفعلون مالا يؤمرون، فمن جاهدهم بيده، فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الإيمان حبة خردل." (صحيح مسلم، رقم الحديث:50)

ترجمہ: ''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا کہ جس کے اس کی امت میں سے حواری نہ ہوں اور اصحاب نہ ہوں جو اس کے طریقے پر چلتے ہیں اور اس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں، پھر ان لوگوں کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور ان کاموں کو کرتے ہیں جن کا حکم نہیں۔ پھر جو کوئی ان نالائقوں سے ہاتھ سے لڑے وہ مؤمن ہے اور جو کوئی زبان سے لڑے (ان کو برا کہے، ان کی باتوں کا رد کرے) وہ بھی مؤمن ہے اور جو کوئی ان سے دل سے لڑے (ان کو برا جانے) وہ بھی مؤمن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں۔'' (یعنی اگر دل سے بھی برا نہ جانے تو اس میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں)۔''

قلتِ علم قیامت کی علامات میں سے ہے

"عن قتادة عن أنس قال: لأحدثنكم حديثا لا يحدثكم أحد بعدي، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من أشراط الساعة أن يقل العلم ويظهر الجهل ويظهر الزنا وتكثر النساء ويقل الرجال حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد." (صحيح البخاري، رقم :6423)

ترجمہ: ''قتادہؒ نے کہا: ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی اسے نہیں بیان کرے گا۔ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یا یوں فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم دین دنیا سے اُٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی، شراب بکثرت پی جانے لگے گی اور زنا پھیل جائے گا۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہوگی، حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ

پچاس عورتوں پر ایک ہی خبر لینے والا مرد رہ جائے گا۔"

علم کا اُٹھ جانا قربِ قیامت کی علامت

"قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا تقوم الساعة حتى يقبض العلم وتكثر الزلازل و يتقارب الزمان وتظهر الفتن و يكثر الهرج وهو القتل القتل." (صحيح البخاري، ج:1، ص:٣٥٠، رقم الحديث:989)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جائے گا اور زلزلوں کی کثرت نہ ہوجائے گی اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرے گا اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے اور "ھرج" کی کثرت ہوجائے گی اور "ھرج" سے مراد قتل ہے۔"

جہالت کا پھیلنا قربِ قیامت کی علامت ہے

"وفي رواية لهما: أن يرفع العلم و يثبت الجهل أو قال: يظهر الجهل."
(صحيح البخاري ومسلم)

ترجمہ: "اور بخاری ومسلم دونوں کی دوسری روایت میں یوں بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم دین اُٹھ جائے گا اور جہالت کو قرار حاصل ہوگا، یا فرمایا: جہالت پھیل جائے گی۔"

علم کا اُٹھ جانا اور جہل کا پھیلنا قربِ قیامت کی علامت ہے

"وأخرج البخاري ومسلم عن عبدالله بن مسعود و أبي موسى الأشعري قالا : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بين يدي الساعة أياما يرفع فيها العلم و ينزل فيها الجهل و يكثر فيها الهرج والهرج القتل وعند أحمد بلفظ : "و يفشو فيها الجهل."

(صحيح البخاري ومسلم)

ترجمہ: "عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما بیٹھے اور گفتگو کرتے رہے، پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اُٹھالیا جائے گا اور جہالت اُتر پڑے گی اور "ھرج" کی کثرت ہوجائے گی اور "ھرج" قتل ہے۔"

بے علم عابد کی مثال

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مثل العابد الذي لا يتفقه كمثل الذي يبني بالليل و يهدم بالنهار." (كنز العمال، رقم الحديث:28930)

ترجمہ:"رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اس عابد (عبادت گزار) کی مثال جو دین کی سمجھ نہیں رکھتا اس شخص کی طرح ہے جو رات کے تعمیر کرتا ہے اور دن کے وقت اسے ڈھا دیتا ہے۔"

عالم کا گناہ ایک ہے اور جاہل کا گناہ دوگنا ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ذنب العالم واحد وذنب الجاهل ذنبان؛ العالم يعذب على ركوب الذنب والجاهل يعذب على ركوب الذنب وتركه العلم ." (كنز العمال، رقم الحديث:28911)

ترجمہ:"رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: عالم کا ایک گناہ ایک گناہ (کے حکم میں) ہے اور جاہل کا ایک گناہ دوگناہ (کے حکم میں) ہے۔ عالم کو (صرف) گناہ کے ارتکاب پر عذاب دیا جائے گا اور جاہل کو گناہ کے ارتکاب اور علم کے چھوڑنے (دونوں) پر عذاب دیا جائے گا۔"

عالم کی ایک رکعت جاہل کی ہزار رکعت سے بہتر ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ركعة من عالم بالله خير من ألف ركعة من متجاهل بالله ." (كنز العمال، رقم الحديث:28786)

ترجمہ:"رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے عالم کی ایک رکعت اللہ تعالیٰ کی معرفت سے جاہل شخص کی ہزار رکعت سے افضل ہے۔"

عالم کی دو رکعتیں غیر عالم کی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ركعتان من عالم أفضل من سبعين ركعة من غير عالم ." (كنز العمال، رقم الحديث:28787)

ترجمہ:"رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: عالم کی دو رکعتیں غیر عالم کی ستر رکعتوں

سے افضل ہیں۔"

جنت کا راستہ علم ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لكل شيء طريق وطريق الجنة العلم." (كنز العمال، رقم الحديث:28803)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ہر چیز کا ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔"

بغیر علم کے کسی کام میں ہاتھ ڈالنا گناہ ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إن الداخل فيما لا يعلم بغير علم آثم." (سنن الدارمي، رقم الحديث:٦٤٩)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: بغیر علم کے کسی کام میں ہاتھ ڈالنے والا گناہگار ہے۔"

علم وادب سے محروم شخص عنداللہ حقیر ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما استرذل الله تعالى عبدا إلا حظر عليه العلم والأدب." (كنز العمال، رقم الحديث:28806)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اس وقت تک حقیر نہیں بناتا جب تک اسے علم اور ادب سے محروم نہ کردے۔"

اُمتِ مسلمہ کی تین بڑی گمراہیوں میں سے ایک گمراہی علم کے بعد جہالت ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أخاف على أمتي ثلاثا: ضلالة الأهواء، واتباع الشهوات في البطون والفروج، والغفلة بعد المعرفة." (كنز العمال، رقم الحديث:28967)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا اندیشہ ہے: ہوائے نفس کی گمراہی کا، پیٹ اور شرمگاہوں کی خواہشات کی اتباع کا اور معرفت (علم) کے بعد غفلت (جہالت) کا۔"

دین کا زیادہ علم رکھنے والا سب سے افضل ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أفضلكم أعلمكم بهٰذا الدين وإن كان يزحف على أسته وإنما الناس رجلان مؤمن وجاهل فلا تؤذي المؤمن ولا تحاور الجاهل، (قال في الفردوس: المحاورة المكالمة ورُوي: لا تجاور بالجيم ."
(فيض القدير، ج:4، ص:688)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: تم میں سب سے افضل شخص وہ ہے جو اس دین کا زیادہ علم رکھنے والا ہے، اگرچہ وہ اپنی سرین پر گھسٹنے والا ہو اور لوگ دو قسم کے ہیں (: پہلا) مومن اور (دوسرا) جاہل، مومن کو تکلیف مت پہنچاؤ اور جاہل سے گفتگو ہی نہ کرو (فردوس میں ہے کہ ''مُحاورۃ'' کا مطلب گفتگو کرنا ہے اور ''لا تجاور'' جیم کے ساتھ بھی مروی ہے، یعنی جاہل کی صحبت میں مت رہو)۔''

ہدایت اور علم کی مثال موسلا دھار بارش کی اور عالم کی مثال سیراب زمین کی سی ہے

"عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: مثل ما بعثني الله به من الهدٰى والعلم كمثل الغيث الكثير أصاب أرضا، فكان منها نقية قبلت الماء، فأنبتت الكلأ والعشب الكثير، وكانت منها أجادب أمسكت الماء، فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا، وأصابت منها طاءفة أخرٰى، إنما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ، فذٰلك مثل من فقه في دين الله ونفعه ما بعثني الله به فعلم وعلم، ومثل من لم يرفع بذٰلك رأسا ولم يقبل هدى الله الذي أرسلت به."
(صحيح البخاري، ج:4، ص:688)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے جس ہدایت اور علم کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اس کی مثال اس کثیر بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر برسی، جو عمدہ زمین تھی، اس نے پانی کو جذب کر کے گھاس اور خوب سبزہ اُگایا، اور زمین کے جو حصے سخت تھے انہوں نے پانی کو (جذب ہونے سے) روک لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سے لوگوں کو نفع سے نوازا کہ وہ اس سے

پیتے (اور اپنے جانوروں کو) پلاتے ہیں اور کاشت کاری کرتے ہیں۔ یہی (بارش کا پانی جب) کسی چٹیل میدان پر پڑتا ہے تو نہ وہ اسے روکتا ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اُٹھائیں اور نہ ہی اپنے اندر جذب کر کے گھاس اور سبزہ اُگانے کا سبب بنتا ہے۔ یہ (پہلی) مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین میں علم وفہم حاصل کیا اور اس (ہدایت) سے نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا، یعنی اس نے (اسے) سیکھا اور سکھلایا اور (دوسری) مثال اس (محروم) شخص کی ہے جس نے (اس ہدایت کے نزول پر اپنا) سر اُٹھا کر دیکھا اور نہ اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا (نہ خود فائدہ اُٹھایا اور نہ کسی کو اس سے فائدہ پہنچایا)۔''

قبر میں علم ہدایت سے لاعلمی پر فرشتے باز پرس کریں گے

"عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: العبد إذا وضع في قبره وتولي وذهب أصحابه حتى إنه ليسمع قرع نعالهم، أتاه ملكان فأقعداه، فيقولان له ما كنت تقول في هذا الرجل محمد صلى الله عليه وسلم، فيقول: أشهد أنه عبد الله ورسوله، فيقال: انظر إلى مقعدك من النار أبدلك الله به مقعدا من الجنة، قال النبي صلى الله عليه وسلم فيراهما جميعا وأما الكافر أو المنافق فيقول: لا أدري كنت أقول ما يقول الناس، فيقال: لا دريت ولا تليت، ثم يضرب بمطرقة من حديد ضربة بين أذنيه، فيصيح صيحة يسمعها من يليه إلا الثقلين."

(صحيح البخاري، كتاب العلم)

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کر کے اس کے اپنے لوگ پیٹھ موڑ کر رخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس شخص (محمد ﷺ) کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دیکھ جہنم کا اپنا ایک ٹھکانا، لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیرے لیے ایک مکان اس کے بدلے میں بنا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس بندۂ مومن کو جنت اور جہنم دونوں دکھائی جاتی ہیں اور رہا

کافر یا منافق تو اس کا جواب یہ ہوتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تھا، وہی میں بھی کہتا رہا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے کچھ سمجھا اور نہ (اچھے لوگوں کی) پیروی کی۔ اس کے بعد اسے ایک لوہے کے ہتھوڑے سے بڑے زور سے مارا جاتا ہے اور وہ اتنے بھیانک طریقہ سے چیختا ہے کہ انسان اور جن کے سوا اردگرد کی تمام مخلوق سنتی ہے۔''

پیش آمدہ فتنوں سے بچاؤ کتاب اللہ کے علم اور اس پر عمل کے ذریعہ ممکن ہے

" عن معاذ بن جبلؓ قال : ذكر رسول الله صلى الله عليه و سلم يوما الفتن، فعظمها و شددها، فقال علي بن أبي طالب يا رسول الله! فما المخرج منها ؟ فقال : كتاب الله فيه حديث ما قبلكم ونبأ ما بعدكم وفصل ما بينكم من تركه من جبار قصمه الله ومن تتبع الهدى في غيره أضله الله هو حبل الله المتين والذكر الحكيم والصراط المستقيم هو الذي لما سمعته الجن قالت : إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا" (الجن: 2-1) هو الذي لا تختلف به الألسن ولا تخلقه كثرة الرد ." (معجم الطبرانی الکبیر، ج:20، ص:84، رقم الحدیث:160)

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کا ذکر فرمایا، ان کی خطرناکی اور سختی کو بیان فرمایا، تو حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان فتنوں سے نجات کی صورت کیا ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب، اس میں پہلے والوں کے حالات و واقعات ہیں اور آئندہ آنے والوں کی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان ہونے والے (جھگڑوں) کے فیصلے ہیں، جو متکبر قرآن کو چھوڑ دے گا اللہ اس کو برباد کردے گا، جو قرآن کو چھوڑ کر کسی اور کتاب سے ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کردیں گے، یہ اللہ تک پہنچنے کے لیے مظبوط رسی ہے، اور یہ حکمت والا ذکر ہے اور یہ معتدل راستہ ہے، یہ وہی کلام ہے، جسے جنات نے سنا تو پکار اُٹھے: ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا، جو بھلائی کا راستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں

گے۔'' زبانیں اس قرآن کو بدل نہیں سکتیں اور قرآن کی کثرت سے تلاوت کرتے رہنا اسے پرانا محسوس نہیں ہونے دیتا۔''

علمِ ہدایت کے فوائد وثمرات

"عن عليٍّ ، قال: قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم: إن أمتك ستُفتن بعدَك، فسأل رسولُ الله صلى الله عليه وسلم، أو سئل ما المخرج منها؟ قال: "بكتاب الله العزيز ، الذي "لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ" من ابتغى العلمَ من غيره، أضله الله ، ومن وَلِيَ هٰذا الأمرَ مِنْ جَبَّار يحكم بغيره قَصَمه الله، هو الذكرُ الحكيمُ ، والنورُ المبينُ ، والصراط المستقيم ، فيه خبرُ ما قبلكم ، ونبأ ما بعدكم ، وحكمُ ما بينكم ، وهو الفصلُ ليس بالهزل، وهو الذي سمعته الجنُّ، فلم تَكَدْ أن قالوا: "إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا" لا يخلق على طول الردّ ، ولا تنقضي عِبَرُهُ ، ولا تفنى عجائبُهُ."

(الفقيه و المتفقه للخطيب البغدادي، والدر المنثور، ج:9، ص:376)

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ کی اُمت آپ کے بعد بہت سے فتنوں میں مبتلا کی جائے گی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: اس فتنہ سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتاب اللہ کے ذریعہ جو بڑی باوقعت ہے، جس میں غیر واقعی بات نہ اس کے آگے کی طرف سے آسکتی ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے، یہ حکیم ومحمود ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اور جو اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کردے گا۔ جس متکبر کو اس حکومت کی ذمہ داری سونپی گئی اور اس نے اس کے خلاف فیصلے کیے تو اللہ اسے توڑ دے گا، یہ وہ حکمت بھرا ذکر ہے، اور واضح روشنی ہے، اور سیدھا راستہ ہے، اس میں تم سے پہلے کے لوگوں اور قوموں کی خبریں ہیں اور بعد کے لوگوں کی بھی خبریں ہیں، اور تمہارے درمیان کے معاملات کا فیصلہ بھی اس میں موجود ہے، اور وہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا ہے، ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے۔ اور وہ قرآن

وہ ہے جسے سن کر جن خاموش نہ رہ سکے، بلکہ پکار اُٹھے: ''ہم نے ایک عجیب (انوکھا) قرآن سنا ہے جو بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، اس کے بار بار پڑھنے سے بھی وہ پرانا (اور بے مزہ) نہیں ہوتا۔ اور اس کی اور نصیحتیں اور انوکھی (وقیمتی) باتیں ختم نہیں ہوتیں۔''

علم سے محروم شخص (محض) نسب کی بنیاد پر معتبر نہیں ہوسکتا

''عن النبي -صلى الله عليه وسلم- قال: ما من عبد يغدو في طلب العلم مخافة أن يموت جاهلا، أو في إحياء سنة مخافة أن تدرس، إلا كان كالغازي الرابح في سبيل الله -عز وجل- ومن بطأ به علمهُ، لم يسرع به نسبهُ.''

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جو بندہ بھی علم کی طلب کے لیے نکلتا ہے اس خوف سے کہ جہالت کی حالت میں نہ مرجائے اور یا سنت کے زندہ کرنے کے لیے کہ مٹ نہ جائے تو وہ اللہ کے راستے میں کامیابی (غنیمت) حاصل کرنے والے غازی کی طرح ہے اور جس کو اس کا عمل (علم) پیچھے کردے، اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔''

علم اور جہالت کے اعتبار سے لوگوں کی مثال معدنیات جیسی ہے

''عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: تجدون الناس معادن خيارهم في الجاهلية، خيارهم في الإسلام إذا فقهوا وتجدون خير الناس في هٰذا الشأن أشدهم لهُ كراهية وتجدون شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه و يأتي هؤلاء بوجه.''

(جامع بيان العلم وفضله، رقم: 37)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات جیسا پاؤ گے (بعض کان سونے کی ہے، بعض لوہے کی، ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں، کسی کا خاندان عمدہ ہے، اصل اچھی ہے، کوئی برا ہے) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے، جب دین میں سمجھدار ہوجائیں اور تم بہتر اس کو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی جو جاہلیت

میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا، جیسے سیدنا عمر اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما وغیرہ) اور تم سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دو رویہ ہو اُن (کچھ لوگوں) کے پاس ایک منہ لے کر آئے اور اُن (دوسرے کچھ لوگوں) کے پاس دوسرا منہ لے کر جائے۔"

قرآن مجید کو تدبر کے ساتھ پڑھنا ہی مفید ہے

" إن القرآن إذا قرئ بتدبر وتأمل، فوعى القلب معانيه وأدرك مواعظه نفع قارئه." (شرح من موقع الدرر السنية)

ترجمہ: "یقیناً قرآن مجید جب غور وفکر کے ساتھ پڑھا جائے، اور دل اس کے معانی کو محفوظ کرلے اور اس کی نصیحتوں کا اِدراک کرلے تو وہ پڑھنے والے کو نفع دیتا ہے۔"

قرآن مجید کی تلاوت توجہ کے ساتھ ہونی چاہیے

" عن أبي بن كعب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ما بال أقوام قرأ عليهم كتاب الله لا يدرون ما قرىء عليهم فيه ولا ما ترك. هٰكذا كان بنو إسرائيل خرجت خشية الله من قلوبهم، فغابت قلوبهم وشهدت أبدانهم، ألا وإن الله لا يقبل من أحد عملا حتى يشهد بقلبه ما شهد ببدنه." (مسند الفردوس، رقم الحديث:6353)

ترجمہ: "حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ان لوگوں کو کیا ہوا جن پر کتابِ الٰہی پڑھی جاتی ہے، وہ نہیں جانتے کہ اس میں ان کے سامنے کیا پڑھا گیا اور نہ یہ جانتے ہیں کہ اس میں سے کیا رہ گیا؟ اسی طرح بنی اسرائیل تھے، ان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کا خوف نکلا، تو ان کے دل غافل ہو گئے اور ان کے جسم حاضر رہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کسی کا عمل قبول نہیں کرتا جب تک کہ اس کا دل بھی اسی طرح حاضر نہ ہو، جس طرح جسم حاضر ہو۔"

دلوں کی غفلت لعنتِ خداوندی کا سبب ہے

" أوحى الله تعالى إلى موسىٰ أن قومك بنوا مساجدهم وخربوا

قلوبهم، وتسمنوا كما تسمن الخنازير يوم ذبحها، وإني نظرت إليهم فلعنتهم، فلا أستجيب لهم ولا أعطيهم مسألتهم."

(كنز العمال، رقم الحديث: 43723)

ترجمہ: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ تمہاری قوم نے مسجدیں تو بنا ڈالی ہیں، لیکن اپنے دلوں کو اُجاڑ دیا ہے، وہ فربہ کیے جا رہے ہیں جیسے کہ خنزیر ذبح کے دن فربہ کیا جاتا ہے، میں ان کی طرف نظر کرتا ہوں تو ان پر لعنت برساتا ہوں، میں ان کی دعا قبول نہیں کرتا اور نہ ہی ان کی مانگی ہوئی کوئی چیز انہیں دیتا ہوں۔''

قرآن مجید کی تلاوت میں تدبر اور توجہ کی ضرورت اور قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

"عن عبد الله بن مسعود: لا تنثروه نثر الدقل، ولا تهذّوه كهذّ الشعر، قفوا عند عجائبه، وحركوا به القلوب ولا يكون هم أحدكم آخر السورة."

(مصنف ابن أبي شيبة)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اسے (یعنی قرآن کو) ایسے نہ پڑھو جیسے کوئی خراب کھجور جھاڑ رہا ہو اور نہ اس طرح جلدی جلدی جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں، اس کے تعجب کے مقامات پر ٹھہر جایا کرو اور ان سے اپنے دلوں کو حرکت دو اور سورت کا ختم کرنا تمہاری فکر (اور مقصود) نہ ہو۔''

قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال

" قال حذيفة: إن من أقرأ الناس منافقا، لا يترك واوا، ولا ألفا يلفته بلسانه، كما تلتفت البقرة الخلا بلسانها، لا يتجاوز ترقوته."

(مصنف ابن أبي شيبة)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سے زیادہ قرآن پڑھنے والوں میں ایسے منافق بھی ہوتے ہیں جو اس میں ایک واو اور ایک الف بھی نہیں چھوڑتے، قرآن مجید کو ایسے توڑ مروڑ کر پڑھتا ہے جیسے گائے چارے کو زبان سے ادھر ادھر کرتی ہے، (لیکن) وہ (قرآن) اس کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کے معانی بھی سیکھتے تھے

" عن عبد الله بن عمر قال : لقد عشنا برهة من دهرنا وأحدنا يؤتى الإيمان قبل القرآن ، وتنزل السورة على محمد -صلى الله عليه وسلم- فيتعلم حلالها ، وحرامها ، وآمرها ، وزاجرها ، وما ينبغي أن يقف عندهُ منها كما تعلمون أنتم اليوم القرآن ، ثم لقد رأيت اليوم رجالا يؤتى أحدهم القرآن قبل الإيمان، فيقرأ ما بين فاتحته إلى خاتمته ما يدري ما آمرهُ ولا زاجرهُ ولا ما ينبغي أن يقف عندهُ منه فينثرهُ نثر الدقل ." (مستدرك حاكم)

ترجمہ: ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم نے اپنی عمر کا کافی حصہ گزار دیا ہے، جس حال میں ہمیں قرآن سے پہلے ایمان دیا گیا تھا، جبکہ حضرت محمد ﷺ پر سورتیں نازل ہو رہی ہوتی تھیں، تو وہ قرآن کے حلال، حرام، احکام وممنوعات اور جو باتیں اس میں سے سیکھنی مناسب ہوتیں وہ سیکھتا تھا، جیسا کہ آج کل آپ قرآن کا علم رکھتے ہیں، پھر میں نے آج کے زمانہ میں ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہیں ایمان سے پہلے قرآن دیا گیا ہے، چنانچہ وہ اس کے شروع سے آخر تک اس کی تلاوت کرتا ہے، مگر وہ نہیں جانتا کہ وہ کس چیز کا حکم دیتا ہے، کیا منع کرتا ہے، نہ یہ جانتا ہے کہ قرآن کی کن چیزوں سے اسے واقف ہونا چاہیے، وہ اسے ایسے پڑھتا ہے جیسے خراب کھجور جھاڑے جاتے ہیں (یعنی جلدی جلدی بغیر غور وفکر کے)۔''

قرآن کا اجر دنیا میں طلب کرنے والے

"عن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فيكم كتاب الله يتعلمه الأسود والأحمر والأبيض تعلموه قبل أن يأتي زمان يتعلمهُ ناس ولا يجاوز تراقيهم ويقومونهُ كما يقوم السهم فيتعجلون أجرهُ ولا يتأجلونهُ ." (مسند أحمد، رقم الحديث:22916)

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم میں اللہ کی کتاب موجود ہے، جو سیاہ، سرخ اور سفید سب ہی سیکھیں گے، تم وہ زمانہ آنے

سے پہلے اسے سیکھ لو، جب کہ کچھ لوگ اسے سیکھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا اور اسے تیر کی طرح سیدھا کریں گے اور اس کا ثواب آخرت پر رکھنے کے بجائے دنیا میں ہی طلب کریں گے۔''

دین کی سمجھ بہترین عبادت ہے

''عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خير العبادة الفقه .'' (جامع بيان العلم وفضله ،رقم: 91)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت میں سب سے بہترین عبادت دین میں سمجھ حاصل کرنا ہے۔''

ایک حکمت کا کلمہ سیکھنا اور اسے سکھانا ایک سال کی عبادت کے برابر ہے

'' عن ابن عباس رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: نعمت العطية ونعمت الهدية كلمة حكمة تسمعها، فتنطوي عليها، ثم تحملها إلى أخ لك مسلم تعلمهُ إياها تعدل عبادة سنة.'' (جامع بيان العلم وفضله ، رقم:98)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اچھا تحفہ اور اچھا ہدیہ وہ حکمت (عقلمندی) کا کلمہ ہے جو تم سنو، پھر اس کو محفوظ کرلو، پھر تم اسے اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس لے جاؤ اور وہ اسے سکھا دو تو یہ (سکھانا) ایک سال کی عبادت کے برابر ہے۔''

نیت کی درستگی کے ساتھ طلبِ علم سے افضل کوئی عبادت نہیں

''سفيان الثوري، يقول: ما من عمل أفضل من طلب العلم إذا صحت النية.'' (جامع بيان العلم وفضله، رقم:119)

ترجمہ: ''سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب نیت صحیح ہو تو طلبِ علم سے افضل کوئی عمل نہیں ہے۔''

'' سفيان الثوري يقول: لا أعلم من العبادة شيئا أفضل من أن يعلّم

الناس العلم." (جامع بیان العلم وفضله، رقم:120)

ترجمہ: "سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں عبادت میں سے کوئی عبادت ایسی نہیں جانتا جو لوگوں کو علم سکھانے سے افضل ہو۔"

رائے زنی کرنے کے بجائے عالم یا متعلم بنو

" قال عبد الله: اغد عالما أو متعلمًا ولا تغد إمعة بين ذلك- قال أبو يوسف: قال أهل العلم: الإمعة: أهل الرأي."

(جامع بيان العلم وفضله، رقم:145)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عالم بن جاؤ یا متعلم (علم سیکھنے والے) بن جاؤ، ان کے درمیان اہلِ رائے مت بنو۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کا قول ہے کہ "الإمّعة" سے مراد اہلِ رائے ہیں۔"

قرآن پڑھنے والے کو سمجھنا بھی چاہیے

"عَنِ الضَّحَّاكِ، "وَلَكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ" [آل عمران: 79] قَالَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ، اَنْ يَكُوْنَ فَقِيْهًا."

(سنن الدارمي، ج:1، ص:107، رقم328)

ترجمہ: "ضحاک رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے قول "وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ" [اے اہل کتاب! تم (علمائے) ربانی ہو جاؤ، کیونکہ تم کتاب پڑھتے ہو اور پڑھاتے رہتے ہو] سے متعلق فرماتے ہیں کہ: جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے سمجھے بھی۔"

قیامت میں علم کے بارے میں سوال اور پریشانی

"وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ: كَيْفَ اَنْتَ يَا عُوَيْمِرُ! إِذَا قِيْلَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَعَلِمْتَ اَمْ جَهِلْتَ؟ فَإِنْ قُلْتَ: عَلِمْتُ، قِيْلَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ؟ وَإِنْ قُلْتَ: جَهِلْتُ، قِيْلَ لَكَ: فَمَا كَانَ عُذْرُكَ فِيْمَا جَهِلْتَ اَلَا تَعَلَّمْتَ؟."

(كنز العمال، رقم الحديث:29009)

ترجمہ: ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عویمر! تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم سے قیامت کے دن یہ کہا جائے گا کہ تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے؟ اگر تم کہو گے کہ میں نے علم حاصل کیا تھا تو تم سے کہا جائے گا کہ پھر تم نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ اور اگر تم کہو گے کہ میں تو جاہل رہا تھا، تو تم سے کہا جائے گا: تمہارے جاہل رہنے کا کیا عذر تھا؟ کیا تم نے علم حاصل نہیں کیا؟''

قیامت کے دن ہونے والا ایک خوفناک سوال

" وفي رواية عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: "اَخْوَفُ مَا اَخَافُ اَنْ يُقَالَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا عُوَيْمِرُ! اَعَلِمْتَ اَمْ جَهِلْتَ؟ . "

(كنز العمال، رقم الحديث:29009)

ترجمہ: ''اور ایک روایت میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جن چیزوں کا خوف رکھتا ہوں، ان میں سب سے خوفناک یہ بات ہے کہ مجھ سے قیامت کے دن کہا جائے: اے عویمر! تم نے حاصل کیا تھا یا جاہل رہے؟''

قیامت کے دن قرآن کریم کی آیات کا اپنے بارے میں سوال

"وعن أبي الدرداء: "إنما أخاف أن يُقال لي يوم القيامة: اَعَلِمْتَ أم جَهِلْتَ؟ فأقول: علمت. فلا تبقى آية من كتاب الله آمرة أو زاجرة إلا جاءتني تسألني فريضتها، فتسألني الآمرة: هل ائتمرت؟ والزاجرة: هل ازدجرت؟ فأعوذ بالله من علم لا ينفع، ومن قلب لايخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعاء لا يُسمع."

(الموافقات للشاطبي، ج:1، ص:29-30)

ترجمہ: ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں تو اس بات کا خوف رکھتا ہوں کہ مجھ سے قیامت کے دن کہا جائے کہ تم نے حاصل کیا تھا یا جاہل رہے؟ پھر میں کہوں کہ میں نے علم حاصل کیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ہر حکم دینے والی اور منع کرنے والی آیت میرے پاس آئے گی اور اپنے فرض کے بارے میں مجھ سے پوچھے گی، حکم دینے والی آیت پوچھے گی کہ تم نے حکم پر عمل کیا تھا؟ اور منع کرنے والی آیت پوچھے گی: کیا تم

(منع کردہ عمل سے) باز آگئے تھے؟ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

علم، قول وعمل پر مقدم ہے، کیونکہ قول وعمل کی صحت کے لیے علم وہدایت شرط ہے

''وقال البخاري رحمه الله تعالیٰ: بَابٌ: اَلْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ والدليل قَوْله تَعَالٰی ''فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ .'' (صحيح البخاري، كتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل)

ترجمہ: ''امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ باب ہے اس بارے میں کہ علم کا حصول قول وعمل سے مقدم (پہلے) ہے، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ ارشاد ہے: ''جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے'' تو اللہ تعالیٰ نے بھی قول وعمل سے پہلے علم سے ابتدا کی ہے۔

''ابن منیرؒ کہتے ہیں: اس سے امام بخاریؒ کی مراد یہ ہے کہ قول وعمل کی صحت کے لیے علم شرط ہے، یہ دونوں علم کے بغیر معتبر نہیں ہوتے، اس لحاظ سے علم ان دونوں پر مقدم ہے، اس لیے کہ یہ (علم) اس نیت کو درست کرنے والا ہے جس سے عمل کی درستگی ہوتی ہے۔ تو مصنفؒ نے اس بات پر تنبیہ فرمائی ہے، تاکہ بعض حضرات کے قول ''إن العلم لا ينفع الا بالعمل'' [علم بغیر عمل کے کوئی نفع نہیں دیتا] سے علم کی حقارت (بے اہمیتی) اور اس کی طلب میں سستی کی طرف ذہن نہ چلا جائے، چنانچہ صحیح طریقہ پر عمل کے انجام پانے کے لیے علم شرط ہے، اس لیے کہ یہ (علم) اس نیت کو درست کرنے والا ہے جس سے عمل کی درستگی ہوتی ہے۔ اور یہ (علم) ظاہری شکل کے اعتبار سے بھی عمل کی درستگی کا ذریعہ ہے، اس لیے کہ جاہل آدمی سے درست عمل کا تصور نہیں ہوسکتا، بلکہ اس عمل کی طرف جاہل آدمی کو رہنمائی ہی نہیں ملتی، چہ جائیکہ عمل سرانجام پا جائے، لہٰذا عمل سے پہلے علم ضروری ہے، ان چار مسائل میں سب سے مقدم علم ہے، یہ علم ان باقی تینوں کے لیے بنیاد ہے، جن سے وہ انجام پذیر ہوتے ہیں، جو عمل علم کی بنیاد پر نہ ہو تو صاحب عمل کو اللہ سے دور ہی کرتا ہے، اس لیے کہ وہ عمل نئی ایجاد، بدعت اور گمراہی بن جاتا ہے۔'' (فتح الباری، ج:1، ص:193)

جہلاء، علماء، عاملین اور مخلصین کا موازنہ

''و یروی عندنا عن الحسن رحمه الله تعالٰی ما معناه صحیح: "الناس کلهم هلکی إلا العالمون ، والعالمون کلهم هلکی إلا العاملون ، والعاملون کلهم غرقی إلا المخلصون ، والمخلصون علی خطر عظیم.'' (کشف الخفاء، رقم: 2796)

ترجمہ: ''اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، جس کا معنی بھی بالکل صحیح ہے کہ: تمام لوگ ہلاک ہونے والے ہیں، سوائے علماء کے، اور علماء بھی سب کے سب ہلاک ہونے والے ہیں سوائے عمل کرنے والوں کے اور عمل کرنے والے بھی سب کے سب غرق ہونے والے ہیں، سوائے اخلاص والوں کے، اور اخلاص والے بھی بڑے خطرے میں ہیں۔''

علم اور آخری زمانہ کی اَبتر حالت

"عن حزام بن حکیم بن حزام : عن أبیه عن النبي صلی الله علیه وسلم قال: إنکم قد أصبحتم في زمان کثیر فقهاؤهٔ قلیل خطباؤهٔ کثیر معطوه قلیل سؤاله، العمل فیه خیر من العلم وسیأتي زمان قلیل فقهاؤهٔ کثیر خطباؤهٔ کثیر سؤالهٔ قلیل معطوه، العلم فیه خیر من العمل ." (مجمع الزوائد، ج: 1، ص: 127)

ترجمہ: ''حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسے زمانے میں ہو جس میں فقہاء (دین کی سمجھ رکھنے والے) زیادہ ہیں، خطباء (مقررین) کم ہیں، اس میں دینے والے زیادہ ہیں، سوال کرنے والے (مانگنے والے) کم ہیں، موجودہ زمانہ میں عمل کرنا علم سے بہتر ہے اور ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں فقہاء (دین کی سمجھ رکھنے والے) کم ہوں گے، خطباء (مقررین) زیادہ ہوں گے، سوال کرنے والے (مانگنے والے) زیادہ ہوں گے، دینے والے کم ہوں گے۔ علم حاصل کرنا اس زمانہ میں عمل سے بہتر ہوگا۔''

شبہات کی کثرت کی بنا پر آخری زمانہ میں کثرتِ عمل کے بجائے احتیاط فی العمل زیادہ بہتر ہوگا

"كان ابن مسعود رضي الله عنه يقول: حسن الهدى في آخر الزمان خير من كثير من العمل وقال: أنتم في زمان خيركم فيه المسارع في الأمور وسيأتي بعدكم زمان يكون خيرهم فيه المتثبت المتوقف لكثرة الشبهات." (إحياء علوم الدين، كتاب العلم)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: آخری زمانہ میں علم کی درستگی عمل کی کثرت سے بہتر ہوگی، اور فرمایا کہ: تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں اعمال میں سبقت کرنے والا تم میں سب سے بہترین آدمی شمار ہوتا ہے اور تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں سب سے بہترین شخص وہ ہوگا جس میں ٹھہراؤ اور جماؤ ہوگا، کیونکہ اس وقت شبہات بہت زیادہ ہوں گے۔''

آخری زمانہ میں علم خواہشات کے تابع ہوگا

"قال ابن مسعود رضي الله عنه حيث قال: أنتم اليوم في زمان الهوى فيه تابع للعلم وسيأتي عليكم زمان يكون العلم فيه تابعاً للهوى."

(إحياء علوم الدين، كتاب العلم)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے: تم ایسے زمانے میں ہو جس میں خواہشِ نفسانی علم کے تابع ہے اور عنقریب تمہارے اوپر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں علم خواہشِ نفس کے تابع ہوگا۔''



تیسری فصل

ان لوگوں کی مثال جو دین کی طرف توجہ نہ کریں

ہدایت پانے اور علمِ دین حاصل کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال

"عن النبيّ صلى الله عليه وسلم، قال: مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم، كمثل الغيث الكثير، أصاب أرضا، فكان منها نقيّة قبلت الماء، فأنبتت الكلأ والعشب الكثير وكان منها أجادب أمسكت الماء فنفع الله بها النّاس، فشربوا وسقوا وزرعوا وأصابت منها طائفة أخرى، إنّما هي قيعان لا تمسك ماء، ولا تنبت كلأ، فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه ما بعثني الله به، فعلم وعلّم ومثل من لم يرفع بذلك رأسا ولم يقبل هدى الله الّذي أرسلت به."

(صحيح البخاري، كتاب العلم، وصحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب بيان مثل ما بعث به النبي صلى الله عليه وسلم من الهدى والعلم، رقم الحديث:2282)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم مجھے دے کر بھیجا ہے، اس کی مثال تیز بارش کی سی ہے جو زمین پر برسے، پھر صاف اور عمدہ زمین تو پانی کو جذب کر لیتی ہے اور بہت سا گھاس اور سبزہ اُگاتی ہے، جبکہ سخت زمین پانی کو روکتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، لوگ خود بھی پیتے ہیں اور جانوروں کو بھی سیراب کرتے ہیں اور اس کے ذریعے کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں اور کچھ بارش ایسے حصے پر برسی جو صاف اور چٹیل میدان تھا، وہ نہ تو پانی کو روکتا ہے اور نہ ہی سبزہ اُگاتا ہے، پس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی اور جو تعلیمات دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے، ان سے اسے فائدہ ہوا، یعنی اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ اور یہی اس شخص کی مثال ہے جس نے سر تک نہ اُٹھایا اور اللہ کی ہدایت کو جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں قبول نہ کیا۔''

سورۃ البقرۃ سیکھنے کی فضیلت

"عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال: كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعتهٔ يقول: تعلموا سورة البقرة، فإن أخذها بركة وتركها حسرة." (تفسير ابن كثير)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا، تو میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: سورۂ بقرہ سیکھ لو، کیونکہ اس کا لینا (سیکھنا) برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت (باعثِ افسوس) ہے۔''

آخری زمانہ میں بے علمی اور بددیانتی کی مثال

"قال: حذيفة رضي الله عنه: حدّثنا رسول الله صلّى الله عليه وسلّم حديثين رأيت أحدهما وأنا أنتظر الآخر، حدّثنا أنّ الأمانة نزلت في جذر قلوب الرّجال، ثمّ علموا من القرآن، ثمّ علموا من السّنّة وحدّثنا عن رفعها، قال: ينام الرّجل النّومة فتقبض الأمانة من قلبه فيظلّ أثرها مثل أثر الوكت ثمّ ينام النّومة فتقبض، فيبقى أثرها مثل المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط، فتراه منتبرا وليس فيه شيء، فيصبح النّاس يتبايعون، فلا يكاد أحد يؤدّي الأمانة، فيقال: إنّ في بني فلان رجلا أمينا و يقال للرّجل: ما أعقله وما أظرفه وما أجلده وما في قلبه مثقال حبّة خردل من إيمان." (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک (کا مصداق) تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری حدیث (کے مصداق) کا میں انتظار کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں نازل ہوئی تھی، پھر لوگوں نے اسے قرآن سے سیکھا، پھر سنت سے سیکھا اور نبی کریم ﷺ نے ہم سے امانت کے اُٹھ جانے کے متعلق فرمایا تھا کہ ایک شخص ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال دی جائے گی اور اس کا نشان ایک دھبے جتنا باقی رہ جائے گا، پھر وہ ایک نیند سوئے گا اور پھر امانت

نکالی جائے گی تو اس کے دل میں آبلے کی طرح اس کا نشان باقی رہ جائے گا، جیسے تم نے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر گرالی ہو اور اس کی وجہ سے آبلہ پڑ جائے، تم اس میں سوجن دیکھو گے، لیکن اندر کچھ نہیں ہوگا اور لوگ خرید وفروخت کریں گے، لیکن کوئی امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے اور کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کس قدر عقلمند، کتنا خوش طبع، کتنا دلاور آدمی ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔''

لوگوں کی مثال معدنیات جیسی ہے اور ان میں بہترین علم والے ہیں

''عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال: تجدون النّاس معادن، خيارهم في الجاهليّة خيارهم في الإسلام إذا فقهوا وتجدون خير النّاس في هذا الشّأن أشدّهم له كراهية وتجدون شرّ النّاس ذا الوجهين الّذي يأتي هؤلاء بوجه و يأتي هؤلاء بوجه.'' (صحيح البخاري، رقم الحديث:3493)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے، جو لوگ جاہلیت کے زمانے میں بہتر تھے، وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کا علم بھی حاصل کریں۔ اور تم حکومت اور سرداری کے لائق اس کو پاؤ گے جو حکومت اور سرداری کو بہت ناپسند کرتا ہو، اور آدمیوں میں سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دورُخا (دوغلا) ہو، جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔''

قرآن کا اجر دنیا میں طلب کرنے والے

''عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال: فيكم كتاب الله يتعلّمه الأسود والأحمر والأبيض، تعلّموه قبل أن يأتي زمان يتعلّمهٔ ناس ولا يجاوز تراقيهم و يقوّمونه كما يقوّم السّهم، فيتعجّلون أجرهٔ ولا يتأجّلونهٔ.'' (مسند أحمد:22916)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جسے

کالا، سرخ اور سفید سیکھتا ہے، اسے سیکھ لو اس سے پہلے کہ ایسا زمانہ آجائے کہ جس میں لوگ اسے سیکھیں گے، (مگر) وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی، اور وہ اسے ایسا سیدھا کریں گے جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے، وہ اس کے اجر (بدلہ) کو جلدی لینے کی کوشش کریں گے اور اس میں تاخیر نہیں کریں گے۔"

علم کے ساتھ سو جانا جہالت میں پڑھی ہوئی نماز سے بہتر ہے

"قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم : نوم على علم خير من صلاة على جهل." (كنز العمال، رقم الحديث: 28711)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: علم کے ہوتے ہوئے سو جانا جہالت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

جاہل بھی ہلاک ہے اور بے عمل عالم بھی ہلاک ہے

" قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم : و يل لمن لا يعلم وو يل لمن علم ثم لا يعمل ." (كنز العمال، رقم الحديث: 29040)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جس کے پاس علم نہیں اور ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو معلومات تو رکھتا ہے، مگر عمل نہیں کرتا۔"

شریعت تب تک باقی رہے گی جب تک علم نہ اُٹھالیا جائے

" عن سهل عن أبيه عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم لا تزال الأمّة على الشّريعة ..... ما لم يقبض العلم منهم."

(مسند أحمد، ج: 3، ص: 439 رقم الحديث: 15666)

ترجمہ: "حضرت سہلؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امت شریعت پر قائم رہے گی، جب تک ان میں تین باتیں ظاہر نہ ہو جائیں: ..... (ایک ان میں سے یہ ہے کہ) جب تک ان سے علم اُٹھا نہ لیا جائے۔"

علم کے ذریعہ فتنوں سے حفاظت

" قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: ستكون فتن ، يصبح الرجل

مؤمنا ويمسى كافرا إلا من أحياه الله بالعلم ."

(سنن ابن ماجة، رقم الحديث:3954)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے: آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوجائے گا، مگر وہ جسے اللہ تعالیٰ علم کے ساتھ زندہ رکھے۔''

عالم اور طالب علم خیر میں شریک ہیں، باقی لوگ بھیڑ بکریاں ہیں

"قال أبوالدرداء رضي الله عنه: العالم والمتعلم شريكان في الخير وسائر الناس همج لا خير فيهم."

(المعرفة والتاريخ للقاضي أبي يوسف، ج:3، ص:380)

ترجمہ: ''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عالم اور طالب علم خیر (اور بھلائی) میں شریک ہیں اور باقی لوگ بھیڑ بکریاں ہیں، جن میں کوئی بھلائی نہیں۔''

خود قرآن کے تابع بنو، قرآن کو تابع نہ بناؤ

"عن أبي موسٰى، أنّهُ قال: إنّ هذا القرآن كائن لكم ذكرا أو كائن لكم أجرا ، أو كائن عليكم وزرا ، فاتّبعوا القرآن ، ولا يتّبعكم القرآن ، فإنّه من يتّبع القرآن يهبط به على رياض الجنّة ، ومن يتّبعه القرآن يزخّ في قفاه، فيقذفه في جهنّم."

(فضائل القرآن لابن أبي شيبة، رقم الحديث:29428)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآن تمہارے لیے یا تو نصیحت اور اجر بنے گا اور یا پھر تمہارے لیے بوجھ بنے گا، لہٰذا تم قرآن کی اتباع کرو، اور قرآن تمہارے تابع نہ ہوجائے، کیونکہ جو شخص قرآن کی اتباع کرے گا تو وہ (قرآن) اسے جنت کے باغات میں داخل کرے گا اور قرآن جس کے تابع ہوگا تو اسے گدی سے پکڑ کر جہنم میں دھکا دے گا۔''

بدعمل حاملِ قرآن کے خلاف قرآن کی گواہی

" رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : يمثّل القرآن يوم القيامة

رجلا، فيؤتى بالرّجل قد حمله فخالف في أمره فيتمثّل خصما له فيقول: يا ربّ حمّلته إيّاي فشرّ حامل تعدّى حدودي وضيّع فرائضي، وركب معصيتي وترك طاعتي ، فما يزال يقذف عليه بالحجج حتّى يقال : فشأنك به ، فيأخذ بيده ، فما يرسله حتّى يكبّه على صخرة في النّار . و يؤتى برجل صالح قد كان حمله وحفظ أمره فيتمثّل خصما دونه، فيقول : يا ربّ! حمّلته إيّاي فخير حامل ، حفظ حدودي وعمل بفرائضي واجتنب معصيتي واتّبع طاعتي ، فما يزال يقذف لهُ بالحجج حتّى يقال : شأنك به ، فيأخذ بيده فما يرسله حتّى يلبسه حلّة الإستبرق و يعقد عليه تاج الملك و يسقيه كأس الخمر. "

(فضائل القرآن لابن أبي شيبة، رقم الحديث:30667)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: قیامت کے دن قرآن مجید کو ایک آدمی کی شکل دے دی جائے گی، پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جو قرآن کا حامل تھا، مگر اس پر عمل نہیں کرتا تھا، تو قرآن اس کا مخالف بن کر آئے گا: اے میرے رب! آپ نے اسے میرا حامل بنایا، مگر یہ برا حامل تھا، اس نے میری حدود سے تجاوز کیا اور میرے فرائض کو ضائع کر دیا، میرے گناہوں پر سوار ہوا اور میری اطاعت کو چھوڑ دیا، قرآن مجید مسلسل اس کے خلاف دلائل دیتا رہے گا، یہاں تک کہ کہا جائے گا تو جان اور یہ جانے۔ تو قرآن اس کا ہاتھ پکڑ لے گا، اور اسے نہیں چھوڑے گا، یہاں تک کہ اسے جہنم میں ایک چٹان پر پھینک دے گا۔ اور ایک نیک آدمی کو لایا جائے گا، جو حاملِ قرآن ہوگا، اس نے قرآن کے احکامات پر عمل کیا ہوگا، تو قرآن اس کے حق میں کھڑا ہوگا، اے میرے رب! آپ نے اسے میرا حامل بنایا، اور یہ اچھا حامل تھا، اس نے میری حدود کی حفاظت کی اور میرے فرائض پر عمل کیا، میرے گناہوں سے بچتا رہا اور میری اطاعت کی اتباع کی، قرآن مجید اس کے حق میں مسلسل دلائل دیتا رہے گا، یہاں تک کہ کہا جائے گا تو جان اور یہ جانے۔ تو قرآن اس کا ہاتھ پکڑے گا، اور اسے نہیں چھوڑے گا، یہاں تک کہ اسے ریشم کا جوڑا پہنا دے گا اور اس (کے سر) پر بادشاہت کا تاج رکھ دے گا اور اسے شربِ (طہور) کا پیالہ پلا دے گا۔"

قیامت کے دن قرآن یا تو شفاعت کرے گا یا شکایت کرے گا

" عن الشّعبيّ ، عن ابن مسعودؓ ، قال : يجيء القرآن يوم القيامة فيشفع لصاحبه، فيكون قائدا إلى الجنّة ، أو يشهد عليه فيكون سائقا له إلى النّار . "
(فضائل القرآن لابن أبي شيبة، رقم الحديث:30676)

ترجمہ: "حضرت شعبیؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دوران قرآن مجید آئے گا اور اپنے ساتھی (یعنی پڑھنے والے) کی سفارش کرے گا اور اسے جنت کی طرف لے جائے گا، یا اس کے خلاف گواہی دے گا اور اسے جہنم کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔"

جو قرآن کو قائد بنائے گا قرآن اسے جنت میں لے جائے گا

" عن جابرؓ، قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: القرآن شافع مشفّع وماحل مصدّق، فمن جعلهُ إماما قاده إلى الجنّة، ومن جعله خلفه ساقه إلى النّار. "
(صحيح ابن حبان)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: قرآن شفاعت کرنے والا ہے، اس کی شفاعت قبول کی جانے والی ہے، شکایت کرنے والا اور تصدیق کرنے والا ہے، پس جو اسے امام (قائد) بنائے گا تو وہ (قرآن) اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جو اسے پیچھے کرے گا (یعنی عمل نہیں کرے گا) تو وہ (قرآن) اسے جہنم کی طرف لے جائے گا۔"

" عن أبي أمامة الباهليّ، قال: سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم، يقول: "اقرءوا القرآن، فإنّهُ يأتي يوم القيامة شفيعا لأصحابه. "
(صحيح مسلم، رقم الحديث:804)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: قرآن پڑھا کرو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے ساتھیوں (پڑھنے والوں) کی شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔"

روزہ اور قرآن شفاعت کرنے والے ہیں

" عن عبد الله بن عمرو أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال: الصّيام والقرآن يشفعان للعبد يوم القيامة، يقول الصّيام: أي ربّ منعته الطّعام والشّهوات بالنّهار فشفّعني فيه و يقول القرآن منعته النّوم باللّيل، فشفّعني فيه، قال: فيشفّعان. " (مسند أحمد، رقم الحديث: 6589)

ترجمہ: '' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے، روزے کہیں گے: اے میرے رب! میں نے اسے دن کے وقت کھانے اور شہوات (خواہشات) سے روک دیا تھا، اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے منع کر دیا تھا، اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ان کی شفاعت کی قبول کی جائے گی۔ ''

قرآن یا تو انسان کے حق میں حجت ہے یا اس کے خلاف حجت ہے

امام مسلمؒ نے اسی بارے میں یہ روایت کی ہے کہ:

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: والقرآن حجة لك أو عليك. " (صحيح مسلم، رقم الحديث: 223)

ترجمہ: '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: قرآن تمہارے حق میں حجت ہے یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ''

'' قرآن تمہارے حق میں حجت ہے۔ '' یہ بات اس طور پر ہے کہ جب تم اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تک پہنچو اور قرآن مجید کے حقوق کو ادا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت محض اتباع کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو، تم قرآن کی اہانت کرو اور اس کے الفاظ، معانی اور اتباع کو چھوڑ دو اور اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کرو، تو پھر وہ قیامت کے دن تمہارے خلاف گواہ بنے گا۔

امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: زاہر میں مذکور ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن جس کے خلاف کمی کوتاہی اور (حقوق کے) ضائع کرنے کی گواہی دے گا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ اور یوں بولا جاتا ہے کہ: ''لا تجعل القرآن ماحلا''یعنی قرآن کو اپنے خلاف گواہ مت بناؤ۔ ماقبل کی احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جیسے قرآن مجید قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں اور اتباع کرنے والوں کی شفاعت کرے گا، اسی طرح وہ اپنے مخالفین کے خلاف گواہی بھی دے گا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی رسی اور دین وہدایت کا معیار ہے

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:ألا وإني تارك فيكم ثقلين: أحدهما كتاب الله عز وجل، هو حبل الله، من اتبعه كان على الهدى ومن تركه كان على ضلالة ." (صحيح مسلم، رقم الحديث:2408)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: خبردار! میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں: ایک تو اللہ کی کتاب، وہ اللہ کی رسی ہے، جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔''

لوگوں کی تین قسمیں ہیں: مومن، منافق اور کافر

" الحسن يقول : إنما الناس بين ثلاثة نفر : مؤمن ومنافق وكافر، فأما المؤمن فعامل بطاعة الله عز وجل وأما الكافر فقد أذله الله تعالى كما رأيتم وأما المنافق فههنا وههنا في الحجر والبيوت والطرق نعوذ بالله والله ما عرفوا ربهم بل عرفوا إنكارهم لربهم بأعمالهم الخبيثة ظهر الجفا وقل العلم وتركت السنة إنا لله وإنا إليه راجعون ، حيارى سكارى ليسوا بيهود ولا نصارى ولا مجوس فيعذروا وقال : إن المؤمن لم يأخذ دينه عن الناس ولكن أتاه من قبل الله عز وجل فأخذه، وإن المنافق أعطى الناس لسانه ومنع الله قلبه وعمله . فحدثان أحدثا في الإسلام رجل ذو رأي سوء زعم أن الجنة لمن رأى مثل رأيه فسل سيفه وسفك دماء المسلمين واستحل حرمتهم ، ومترف يعبد الدنيا لها يغضب وعليها يقاتل ولها يطلب وقال : يا

سبحان الله ما لقيت هذه الأمة من منافق قهرها واستأثر عليها ومارق مرق من الدين فخرج عليها . صنفان خبيثان قد غما كل مسلم ، يا ابن آدم دينك دينك فإنما هو لحمك ودمك فإن تسلم بها فيالها من راحة و يا لها من نعمة وإن تكن الأخرى فنعوذ بالله فإنما هي نار لا تطفأ وحجر لا يبرد ونفس لا تموت."

(صفة المنافق للإمام الفريابي، رقم الحديث: 51)

ترجمہ: ''حضرت حسن رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ: لوگ صرف تین قسم کے ہیں: مؤمن، منافق اور کافر، مؤمن وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرنے والا ہو، اور کافر کو تو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے، جیسا کہ تم دیکھ چکے ہو۔ اور منافق تو یہاں کمروں، گھروں اور راستوں میں گھومتے پھرتے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ کی قسم! انہوں نے اپنے رب کو نہیں پہچانا، بلکہ اپنے رب کے انکار کو اپنے خبیث اعمال سے پہچان لیا۔ ظلم و سرکشی پھیل گئی اور علم کم ہو گیا اور سنت کو چھوڑ دیا گیا، ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، وہ حیران و پریشان اور نشے میں مست ہیں، وہ نہ یہودی ہیں، نہ عیسائی ہیں اور نہ مجوسی ہیں کہ انہیں معذور سمجھا جائے۔

اور فرمایا: مؤمن نے اپنا دین لوگوں سے نہیں لیا، لیکن وہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے، اس لیے اس نے اسے قبول کر لیا۔

اور منافق نے لوگوں کو اپنی زبان دے دی اور اللہ نے اس کے دل اور اس کے عمل میں رکاوٹ پیدا کر دی، چنانچہ دو نئے بندے اسلام میں وجود میں آ گئے، پہلا بری رائے رکھنے والا شخص جس کا گمان ہے کہ جنت اسی کو ملے گی جو اس کا ہم عقیدہ ہے، اور دوسرا وہ خوشحال انسان جو دنیا کی عبادت کرتا ہے، اسی کے لیے اسے غصہ آتا ہے، اسی پر وہ لڑتا ہے اور اسی کے لیے وہ کچھ مانگتا ہے۔

اور فرمایا: سبحان اللہ! اس امت نے کس قدر منافقوں کا سامنا کیا جس نے اس پر ظلم کیا اور اس پر قبضہ کیا، اور دوسرا منحرف ہوا جو دین سے بھٹک گیا اور امت پر بغاوت کر دی،

چنانچہ اس طرح دو خبیث قسمیں نکلیں جو ہر مسلمان کو غم میں مبتلا کریں گی ۔ اے ابن آدم! اپنے دین کی حفاظت اپنے دین کا خیال رکھنا، یہ صرف آپ کا گوشت اور خون ہی ہے، اور اگر آپ سلامت رہیں، تو یہ کیا ہی راحت اور نعمت کی بات ہے، اور اگر دوسری صورت ہے تو ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، کیونکہ وہ نہ بجھنے والی آگ ہے، اور ایسا پتھر ہے جو ٹھنڈا نہیں ہوتا اور ایسی جان ہے جو نہیں مرتی ۔''

نینداوراونگھ کی حالت میں تلاوت منع ہے

"عن أنس رضي الله عنه رفعه : من نعس منكم في المسجد، فليتحول إلى فراشه حتى يعقل ما يقول."

(المطالب العالية،ج:4، ص:422، رقم الحديث:596)

ترجمہ:''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:تم میں سے جسے مسجد میں اونگھ آئے تو وہ اپنے بستر کی طرف واپس چلا جائے، یہاں تک جو کہہ رہا ہے اسے سمجھ بھی جائے۔''

قرآن کا ختم کتنے دن میں کیا جائے؟

"وفي حديث يزيد بن عبد الله بن الشخير عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث ."

(السنن الصغير للبيهقي، ص:351، باب في ترتيل القرآن وتحسين الصوت به)

ترجمہ:''اور یزید بن عبداللہ کی حدیث میں یہ بھی (اضافہ) ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔''

جہالت اور زندگی سے محبت دین پر عمل کرنے سے مانع ہیں

"عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنكم على بينة من ربكم ما لم تظهر فيكم سكرتان سكرة

الجهل وسكرة حب العيش وأنتم تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتجاهدون في سبيل الله، فإذا ظهر فيكم حب الدنيا، فلا تأمرون بالمعروف ولا تنهون عن المنكر ولا تجاهدون في سبيل الله القائلون يومئذ بالكتاب والسنة كالسابقين الأولين من المهاجرين والأنصار." (رواه البزار، رقم الحديث: 2287)

ترجمہ:'' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے رب کی طرف سے ایک واضح راستہ پر رہو گے جب تک تم میں دو نشے ظاہر نہ ہو جائیں: ایک جہالت کا نشہ دوسرا زندگی کی محبت کا نشہ۔ اور تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے رہو گے، لیکن جب دنیا کی محبت تم میں ظاہر ہو جائے گی تو پھر تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کر سکو گے، اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد نہ کر سکو گے، اس زمانے میں قرآن وسنت کو بیان کرنے والے ان مہاجرین اور انصار کی طرح ہوں گے جو شروع میں اسلام لائے تھے۔''

جہالت اور زندگی سے محبت کا نشہ اور کتاب وسنت کو تھامنے والے

"عن معاذ بن جبل قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا ظهرت فيكم السكرتان: سكرة الجهل، وسكرة حب العيش، وجاهدوا في غير سبيل الله ؛ فالقائمون يومئذ بكتاب الله سرا وعلانية كالسابقين الأولين من المهاجرين والأنصار." (رواه البزار)

ترجمہ:'' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جب تم میں دو نشے ظاہر ہو جائیں گے: ایک جہالت کا نشہ، دوسرا زندگی کی محبت کا نشہ اور لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے کے علاوہ دوسرے راستوں میں جہاد کریں گے تو اس زمانے میں قرآن پر خفیہ اور اعلانیہ قائم رہنے والے لوگ ان مہاجرین اور انصار کی طرح ہوں گے جو شروع میں اسلام لائے تھے۔''

قرآن کا فہم اور غور وفکر

''مفسر قرآن شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اپنی رحمت سے قرآن کو لوگوں کے لیے (عمومی طور پر) کفر، گناہوں اور جہالت کی گمراہی سے ایمان، تقویٰ اور علم کی روشنی کی طرف ہدایت کا ذریعہ بنایا۔ اور اسے شکوک وشہوات کی بیماریوں سے سینوں کی شفاء کے طور پر نازل کیا اور جس سے بلند مقاصد میں یقین اور علم حاصل ہوتا ہے اور جسموں کی بیماریوں، کمزوریوں، دردوں اور عوارض سے شفاء حاصل ہوتی ہے۔ یہ امن کے گھر (یعنی جنت) کی رہنمائی کرتا ہے، اس تک پہنچنے کے راستے کو واضح کرتا ہے، چنانچہ اس کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے مکمل تفسیر وتشریح بیان کی ہے، اور انہیں مکمل طور پر مضبوط کیا ہے، اور حق کو باطل سے اور ہدایت کو گمراہی سے واضح کر کے الگ کیا گیا ہے، ایسی تفصیل جو ابہام واشتباہ کو دور کرتی ہے، کیونکہ یہ ایک باحکمت باخبر ذات کی طرف سے جاری کیا گیا ہے:

''الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝١'' (ھود:1)

''الر۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور حکیم وخبیر ذات کی طرف سے بہ تفصیل بیان کردی گئی ہے۔''

''الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝١ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٢''

(یوسف:1-2)

''الر۔ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں، ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے، تاکہ تم سمجھ سکو۔''

اللہ تعالیٰ نے اسے اِس زبان میں اُتارا، تاکہ ہم اسے سمجھ سکیں اور اس نے ہمیں اس پر تدبر کرنے اور اس پر غور کرنے کا حکم دیا...... اور یہ سب کچھ صرف اس لیے ہے کہ اس میں تدبر اور غور وفکر کرنا ہی تمام بھلائیوں کی کنجی ہے، اور علم اور رازوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔''



چوتھی فصل

وہ شخص جو طلبِ علم پر دنیا کو ترجیح دے

اہلِ علم کے لیے شیطانی بہکاوے کی مثال

"وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ سَاۗءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ○ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ڮ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ." (الأعراف:175-179)

ترجمہ: "اوران کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنا دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا فرمائیں، تو اس نے ان کو اتار دیا، پھر شیطان اس کے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں ہوگیا، اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں سے اس (کے درجے) کو بلند کر دیتے، مگر وہ تو پستی کی طرف مائل ہوگیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا تو اس کی مثال کتے کی سی ہوگئی کہ اگر سختی کرو تو زبان نکالے رہے اور یونہی چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ان سے یہ قصہ بیان کر دو، تاکہ وہ فکر کریں۔ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ان کی مثال بری ہے اور انہوں نے نقصان (کیا تو) اپنا ہی کیا، جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی راہ یاب ہے اور جس کو گمراہ کرے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں، اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کیے ہیں۔ ان کے دل ہیں، لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں، مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ بالکل چار

پایوں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی بھٹکے ہوئے، یہی وہ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔''

قرآن کریم کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم

"عن یونس بن جبیر ، أنهم انطلقوا مع جندب بن عبد الله يشيّعوه ، حتى إذا بلغ حصن المساكين، قلنا لهُ: أوصنا. قال: اتقوا الله، وعليكم بالقرآن ؛ فإنه نور الظلمة وهدى النهار ، فخذوا به على ما كان من جهد وفاقة ، فإن عرض بلاء، فابذُل مالك وأخر دينك ، فإن تجاوز البلاء إلى دمك ودينك، فابذل دمك ، وأخر دينك ؛ فإن المسلوب من سلب دينهُ ، وإن المخروب من خرُب دينهُ ، وإنه لا فاقة بعد الجنة ، ولا غنى بعد النار ، فإن النار لا يُفك أسيرها ، ولا يستغني فقيرُها. "

ترجمہ: ''یونس بن جبیر سے منقول ہے کہ وہ جندب بن عبداللہ کے ساتھ ان کو الوداع کرنے کے لیے گئے، یہاں تک کہ وہ حصن المساکین (مساکین کے قلعے) تک پہنچے، ہم نے ان سے کہا: ہمیں کچھ وصیت کیجیے۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور قرآن کو مضبوطی سے تھامو۔ یہ اندھیرے میں روشنی اور دن کی رہنمائی ہے، اس لیے جو بھی مشقت اور فاقہ برداشت کرنا پڑے اس کو تھامے رکھو، اگر کوئی مصیبت آئے تو اپنا مال دے دو، مگر اپنے دین میں تاخیر کرو (یعنی اسے بچالو)، اگر مصیبت تمہارے خون اور تمہارے دین تک پہنچے تو پھر اپنا خون خرچ کر دو (یعنی جان تو دے دو، مگر) اپنے دین میں تاخیر کرو (یعنی اسے بچالو)، کیونکہ لوٹا جانے والا وہ ہے جس سے اس کا دین چھین لیا گیا ہو اور برباد وہ ہے جس کا دین برباد کیا گیا ہو اور جنت کے بعد کوئی فاقہ نہیں اور آگ کے بعد کوئی مالداری نہیں، کیونکہ آگ کے اسیر کو آزاد نہیں کیا جاتا، اور نہ ہی اس کا غریب مالدار ہو سکتا ہے۔''

دنیا کو مقصد بنانے والا خسارے میں ہے

"عن أنس بن مالك قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من

كانت الآخرة همه جعل الله غناه في قلبه وجمع له شمله وأتته الدنيا وهي راغمة ومن كانت الدنيا همه جعل الله فقره بين عينيه وفرق عليه شمله ولم يأته من الدنيا إلا ما قدر له . "

(صحيح الترمذي، رقم الحديث:2005)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا مقصودِ زندگی آخرت ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں استغناء و بے نیازی پیدا کر دیتا ہے، اور اسے دل جمعی عطا کرتا ہے، اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس کا مقصود طلبِ دنیا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے رکھ دیتا ہے اور اس کی جمع خاطر کو پریشان کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس اتنی ہی آتی ہے جو اس کے لیے مقدر ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے خود کو فارغ کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کا انعام

" عن أبي هريرةؓ : عن النبي صلى الله عليه و سلم قال: إن الله تعالىٰ يقول: يا ابن آدم! تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غنى وأسد فقرك وإلا تفعل ملأت يديك شغلا ولم أسد فقرك . "

(صحيح الترمذي، رقم الحديث:2006)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تم میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ، میں تمہارا سینہ استغناء سے بھر دوں گا اور تمہاری محتاجگی کو ختم کر دوں گا۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو میں تمہارے ہاتھوں کو مشغولیت سے بھر دوں گا اور تمہاری محتاجگی کو ختم نہیں کروں گا۔''

دین کا علم حاصل کرنے والے کے لیے رزق کا بندوبست

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تفقه في دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث لا يحتسب. " (كنز العمال، رقم الحديث:28855)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جو اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے فکرِ معاش کے لیے اور ایسی جگہ سے جہاں اس کا گمان بھی نہیں جاتا

رزق کے لیے کافی ہوجاتا ہے۔"

علم دین کے طالب کے لیے رزق کی کفالت

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من طلب العلم تكفل الله له برزقه ." (كنز العمال، رقم الحديث:28701)

ترجمہ:"رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جو علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق کی ذمہ داری لے لیتا ہے۔"

دنیا کے تین حصے اور علماء وطلبہ کی خصوصیت

"وقال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما إن الله تعالى جعل الدنيا ثلاثة أجزاء جزء للمؤمن وجزء للمنافق وجزء للكافر فالمؤمن يتزود والمنافق يتزين والكافر يتمتع .... وليؤذن أن جميع الناس سوى العالم والمتعلم همج ..... وفي الحديث إن ذكر الله رأس كل عبادة و رأس كل سعادة بل هو كالحياة للأبدان والروح للإنسان وهل للإنسان عن الحياة غنى وهل له عن الروح معدل وإن شئت قلت به بقاء الدنيا وقيام السموات والأرض." (مرقاة المفاتيح، ج:9، ص:373)

ترجمہ:"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تین حصے کیے ہیں: ایک مومن کے لیے، ایک منافق کے لیے اور ایک کافر کے لیے۔ تو مومن توشہ (مختصر زادِ سفر اور مختصر سامان) حاصل کرتا ہے، منافق اپنے آپ کو سنوارتا ہے اور کافر مزے لیتا ہے۔ اور جان لینا چاہیے کہ عالم اور طالب علم کے علاوہ تمام لوگ بھیڑ بکریاں ہیں۔ اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تمام عبادتوں اور تمام سعادتوں کی جڑ اور بنیاد ہے، بلکہ وہ جسموں کے لیے جان کی طرح اور انسان کے لیے روح کی طرح ہے۔ تو کیا انسان زندگی سے بے پرواہ ہوسکتا ہے؟ اور کیا انسان کے لیے روح سے کوئی مفر ہے؟ اور اگر تم چاہو تو یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ دنیا کی بقاء اور آسمانوں اور زمین کا قیام اسی کے ذریعہ سے ہے۔"

پانچویں فصل

اس شخص کے بارے میں ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد بھول جائے، پھر نہ اسے یاد کرے اور نہ اس میں اضافہ کرے

قرآن اور علم سے روگردانی دنیا و آخرت میں گمراہی اور اندھے پن کا سبب ہے

''فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى ۚ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿١٢٦﴾'' (طٰہٰ: 123-126)

ترجمہ: ''پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔ اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسا ہی (چاہیے تھا) تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے ان کو بھلا دیا۔ اسی طرح آج ہم تجھ کو بھلا دیں گے۔''

علم اور اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدوں سے روگردانی لعنت اور دل کی سختی کا سبب ہے

''فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔'' (المائدۃ: 13)

ترجمہ: ''تو ان لوگوں کے عہد توڑ دینے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا، یہ لوگ کلمات (کتاب) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور

جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی، ان کا بھی ایک حصہ فراموش کر بیٹھے اور تھوڑے آدمیوں کے سوا ہمیشہ تم ان کی (ایک نہ ایک) خیانت کی خبر پاتے رہتے ہو تو ان کی خطائیں معاف کر دو اور (ان سے) درگزر کرو کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

قرآن یا اس کی ایک آیت یا ایک حرف بھول جانے کی سزا

"عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "عرضت عليَّ أجورُ أمتي حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد، وعرضت علي ذنوب أمتي، فلم أر ذنبا أعظم من سورة من القرآن أو آية أوتيها رجل ثم نسيها." (الترمذی والنسائی)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: میرے اوپر میری اُمت کے اجر و ثواب پیش کیے گئے، حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جو آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے اور مجھ پر میری اُمت کے گناہ (بھی) پیش کیے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورۃ یا کوئی آیت یاد ہو اور اس نے اسے بھلا دیا ہو۔"

قرآن بھول جانے والے کو قیامت کے دن کوڑھ کے مرض کی سخت سزا دی جائے گی

"عن سعد بن عبادةؓ، قال: حدثنيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من أحد يقرأ القرآن ثم ينساه إلا لقي الله وهو أجذم."

(فضائل القرآن لابن أبي شيبة، برقم: 29409)

ترجمہ: "حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جو شخص بھی قرآن پڑھتا ہے، پھر اسے بھول جاتا ہے، تو (قیامت کے دن) وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہو گا۔"

قرآن کی ایک سورت کا بھولنا بڑے گناہوں میں سے ہے

" عن أنس أنه صلى الله عليه وسلم قال: "من أكبر ذنب تُوافَى به أمتي

یوم القیامة سورة من کتاب الله کانت مع أحدهم فنسیها ."

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: سب سے بڑے گناہوں میں سے جس کا بدلہ قیامت کے دن میری اُمت کو دیا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) کی کوئی سورت ہوگی جو کسی آدمی کے پاس (علم میں) ہوگی، مگر اس نے اسے بھلا دیا ہوگا۔''

قرآن پر عمل نہ کرنے والے کا گناہ سب سے بڑا گناہ ہے

"قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "عرضت علي الذنوب فلم أر فیها شیئاً أعظم من حامل القرآن وتارکه (أي بعد ما کان حامله بأن نسي هدایته)." (ابن أبي شیبة)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: مجھ پر (میری امت کے) گناہ پیش کیے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ کسی قرآن والے نے اسے چھوڑ دیا ہو۔''

یعنی قرآن پڑھنے اور قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کے احکام کو چھوڑ دیا ہو اور اس پر عمل نہ کیا ہو۔

قرآن بھول جانے والے کی قیامت کے دن سخت سزا

"عن سعد بن عبادة رضي الله عنه: "من تعلم القرآن ثم نسیهٔ لقي الله وهو أجذم ."
(الزواجر)

ترجمہ: ''حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس شخص نے قرآن سیکھا، پھر اسے بھول گیا، تو (قیامت کے دن) وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہوگا۔''

علم کے بھول جانے کا ایک سبب گناہ ہے

"قال عبد الله بن مسعود: " إني لأحسب الرجل ینسی العلم کان یعلمهٔ بالخطیئة یعملها."
(أبو خیثمة، العلم، ص:٣١)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں آدمی کو پہلے جو علم حاصل تھا، وہ اس علم کو ایسے کسی گناہ کی وجہ سے بھول جاتا ہے، جس کا وہ ارتکاب کرتا تھا۔''

تیراندازی سیکھ کر بھول جانے والا بھی گناہ گار ہے

''عن عقبة بن عامر أنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ''من عُلِّم الرمي ثم تركهٗ، فليس منا، أو فقد عصى.''

(رواه مسلم في صحيحه)

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو تیراندازی سکھائی جائے اور پھر وہ اسے چھوڑ دے، وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی۔''

صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) کی دعا

''سألت عائشة أم المؤمنين بأي شيء كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يفتتح صلاته إذا قام من الليل، قالت: كان إذا قام من الليل افتتح صلاته ''اللّٰهم رب جبرائيل وميكائيل وإسرافيل فاطر السماوات والأرض عالم الغيب والشهادة أنت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون، اهدني لما اختلف فيه من الحق بإذنك إنك تهدي من تشاء إلى صراط مستقيم.''   (صحيح مسلم، ج:1، ص: 534) برقم:770)

ترجمہ: ''ابی سلمہ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں کیا پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ ''اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ''یعنی'' یا اللہ! پالنے والے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے (جبرائیل اور میکائیل دونوں رحمت کے فرشتے ہیں اور اسرافیل ان کے اور اللہ کے بیچ میں رسول

ہیں) آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ سیدھی راہ بتا جس میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اپنے حکم سے بیشک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ بتاتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا رمضان میں قرآن سے تعلق اور دوہرائی

"عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان النبي أجود الناس بالخير وأجود ما يكون في شهر رمضان، لأن جبريل كان يلقاه في كل ليلة في شهر رمضان حتى ينسلخ يعرض عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن ، فإذا لقيهُ جبريل كان أجود بالخير من الريح المرسلة." (صحيح البخاري، برقم: 4997)

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ خیر خیرات کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد ہی نہیں تھی، کیونکہ رمضان کے مہینوں میں جبرائیل علیہ السلام آپ سے آکر ہر رات ملتے تھے، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا، وہ ان راتوں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دورہ کیا کرتے تھے۔ جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس زمانہ میں نبی کریم ﷺ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔''

علماء قرآن سے سیر نہیں ہوتے

"قال صلى الله عليه وسلم: " لا يشبع منه العلماء."

(سنن الترمذي ، باب فضائل القرآن ، رقم الحديث: 2906)

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس (قرآن) سے علماء سیر نہیں ہوتے۔''

جس دن علم میں اضافہ نہ ہو وہ دن بے برکت ہے

"عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا أتى عليَّ يوم لا أزداد فيه علما، فلا بورك في طلوع شمس ذلك اليوم."

(المعجم الأوسط للطبراني ، رقم الحديث: 6636)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ: اگر مجھ پر کوئی ایسا دن آئے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو، تو اس دن سورج کے نکلنے میں مجھے کوئی برکت نہیں ملے گی۔''

بے عمل اور دین فروش علماء کی گدھوں سے تشبیہ

''مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔'' (الجمعة:5)

ترجمہ: ''جن لوگوں (کے سر) پر تورات لدوائی گئی، پھر انہوں نے اس (کے بار تعمیل) کو نہ اٹھایا ان کی مثال گدھے کی سی ہے جن پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں ان کی مثال بری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

اہلِ علم کے سینے آیات اللہ کا مسکن ہیں

''بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ۔'' (العنكبوت:49)

ترجمہ: ''بلکہ یہ روشن آیتیں ہیں، جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے اُن کے سینوں میں (محفوظ)، اور ہماری آیتوں سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو بے انصاف ہیں۔''

قرآن کریم کا بھولنا بہت برا ہے، اسے دہراتے رہنا چاہیے

'' قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: '' بئس ما لأحدهم أن يقول نسيتُ آية كيت وكيت، بل نسي، واستذكروا القرآن، فإنه أشد تفصياً من صدور الرجال من النعم. ''

(صحيح البخاري، رقم الحديث:5032، ومسلم، رقم الحديث:790)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہت برا ہے کسی بھی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا، بلکہ یوں (کہنا چاہیے) کہ مجھے بھلا دیا گیا اور قرآن مجید کا پڑھنا جاری رکھو، کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ کے بھاگنے سے بھی بڑھ کر ہے۔''

چھٹی فصل

علم کے پھیلانے، ہدایت کی طرف دعوت دینے اور حق کے بلند کرنے کی فضیلت

قیامت کے دن مشکل وقت میں کسی کو سکھایا ہوا علم کام آئے گا

"حدثنا أبوحنيفة عن إبراهيم قال: بلغني أنهٗ إذا كان يوم القيامة توضع حسناتُ الرجل في كفة و سيئاتهٗ في الكفة الأخرى، فتشيل حسناتهٗ، فإذا يئس وظن أنها النار جاء شيء من السحاب حتى يقع في حسناته، فتشيل سيئاتهٗ، قال: فيقال لهٗ: أتعرف هٰذا من عملك؟ فيقول: لا، فيقال: هٰذا ما علمت الناس من الخير، فعمل بهٖ من بعدك." (الجامع في بيان العلم و فضله لابن عبد البر، باب جامع في فضل العلم،182)

ترجمہ: ''حضرت ابراہیمؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے خبر دی گئی کہ قیامت کے دن آدمی کی نیکیاں ایک ہاتھ میں رکھی جائیں گی اور اس کی برائیاں دوسرے ہاتھ میں رکھی جائیں گی اور اس کی نیکیاں کم ہو جائیں گی، چنانچہ وہ مایوس ہو جائے گا اور سمجھے گا کہ بس اب تو جہنم میں جانا پڑے گا، بادلوں میں سے کوئی چیز آئے گی، یہاں تک کہ وہ اس کی نیکیوں میں پڑ جائے گی، چنانچہ اس کی برائیاں کم ہو جائیں گی، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے کہا جائے گا: کیا تم اپنے اس عمل کو جانتے ہو؟ وہ کہے گا: نہیں، کہا جائے گا: یہ وہی ہے جو تو نے لوگوں کو نیکی کی تعلیم دی تھی، پس تیرے بعد اس پر لوگوں نے عمل کیا۔''

کسی کو سکھایا ہوا حکمت کا ایک کلمہ اجر میں ایک سال کی عبادت کے برابر ہے

''قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: '' نعم العطيّة ونعم الهدية كلمة حكمة تسمعها فتنطوي عليها، ثم تحملها إلى أخ لك مسلم

تعلمه إياها تعدل عبادة سنة." (الطبراني، تخريج أحاديث الإحياء:47)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اچھا تحفہ اور اچھا ہدیہ وہ حکمت (ہدایت) کا کلمہ ہے جو تم سنو، پھر اس کو محفوظ کرلو، پھر تم اسے اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس لے جاؤ اور وہ اسے سکھا دو تو یہ (سکھانا) ایک سال کی عبادت کے برابر ہے۔"

سنت سے محبت کرنے والے اور اسے سکھانے والے رسول اللہ ﷺ کے نائب ہیں

"عن الحسن قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "رحمة الله على خلفائي ثلاثَ مرات، قالوا: ومن خلفاؤك يا رسول الله ؟ قال: الذين يحيون سنتي و يعلمونها عباد الله." (تخريج أحاديث الإحياء:47)

ترجمہ: "حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، ایسا تین بار فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میری سنت اور طریقہ کو زندہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کے بندوں کو سکھاتے ہیں۔"

حق کا پرچار کرنے والے کا اجر قیامت تک جاری رہے گا

"عن أنس بن مالك رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " من أنعش حقا بلسانه؛ جرى لهُ أجرهُ حتى يأتي الله يوم القيامة فيوفّيه ثوابه."

(كنز العمال، رقم الحديث: 5600 و في حلية الأولياء، رقم الحديث:12072)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی زبان کے ذریعہ حق کو بلند کیا، اس کا اجر جاری رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کے دن آئے گا، پس اللہ تعالیٰ اُس کا پورا پورا ثواب عطا فرمائے گا۔"

مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب جاری رہتا ہے ان میں سکھایا ہوا علم بھی ہے

" وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إن مما يلحق المؤمنَ من عمله وحسناته بعد موته علما علمه ونشره وولدا صالحا تركه ومصحفا ورَّثه أو مسجدا بناه أو بيتا لابن السبيل بناه أو نهرا أجراه أو صدقةً أخرجها من ماله في صحته وحياته يلحقه من بعد موته. " (ابن ماجة)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو اس کے اعمال اور نیکیوں میں سے اس کے مرنے کے بعد جن چیزوں کا ثواب پہنچتا رہتا ہے، وہ یہ ہیں: علم جو اس نے سکھایا اور پھیلایا، نیک اور صالح اولاد جو چھوڑ گیا، وراثت میں قرآن مجید چھوڑ گیا، کوئی مسجد بنا گیا، یا مسافروں کے لیے کوئی مسافر خانہ بنوا دیا ہو، یا کوئی نہر جاری کر گیا، یا زندگی اور صحت وتندرستی کی حالت میں اپنے مال سے کوئی صدقہ نکالا ہو، تو اس کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہے گا۔''

حافظِ قرآن فرشتوں کا ساتھی ہوگا

" مثل الذي يقرأ القرآن، وهو حافظ لهُ مع السفرة الكرام البررة، ومثل الذي يقرأ، وهو يتعاهدهُ، وهو عليه شديد فلهُ أجران. "

(عن عائشة أم المؤمنينؓ، رواه البخاري : 4937 ومسلم : 798)

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے، مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید بار بار پڑھتا ہے، پھر بھی وہ اس کے لیے دشوار ہے تو اسے دوگنا ثواب ملے گا۔''



ساتویں فصل

اہلِ علم کے لیے وعیدیں

علم چھپانے والے کو قیامت میں آگ کی لگام پہنائی جائے گی

''عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من كتم علما ألجمه الله يوم القيامة بلجام من نار."''

(الترغيب والترهيب: 1/ 97، أخرجه ابن حبان: 96)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: جس نے علم چھپایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔''

''قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من كتم علما عندهٔ وأخذ عليه أجرة لقي الله يوم القيامة ملجما بلجام من نار."''

(كنز العمال، رقم الحديث: 29150)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے اپنے پاس موجود علم کو چھپایا اور اس پر اُجرت لی تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی۔''

علم وہ چیز ہے جس سے منع کرنا (روکنا/ چھپانا) جائز نہیں

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أي شيء لا يحل منعه؟ ذلك العلم لا يحل منعهٔ." (كنز العمال، رقم الحديث: 29151)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کونسی چیز ہے جس کا منع کرنا (روکنا، چھپانا) حلال (جائز) نہیں ہے؟ وہ علم ہے جس کا منع کرنا (روکنا، چھپانا) حلال (جائز) نہیں ہے۔''

عالم سے علم نہ چھپانے کا وعدہ لیا جاتا ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " ما آتى الله عالما علما إلا وأخذ

علیه من المیثاق ما أخذ علی النبیین أن یبینوه للناس ولا یکتموه."
(أخرجهٔ أبونعیم)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندہ کو بھی علم عطا فرماتے ہیں تو اس سے وہ وعدہ لیتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام سے لیا تھا کہ وہ اس علم کو بیان کریں گے اور اسے چھپائیں گے نہیں۔''

قیامت کے دن سب سے سخت سزا بے عمل عالم کو دی جائے گی

"قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: أشد الناس عذابا یوم القیامة عالم لم ینفعه علمه."

(إحیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الرابع في سبب إقبال الخلق علی علم الخلاف)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ عالم ہوگا جسے اس کے علم نے نفع نہیں دیا ہوگا۔''

قیامت کے دن ہر بندہ سے اس کے علم کے بارے میں پوچھا جائے گا

"أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: "لا تزول قدما عبد یوم القیامة حتی یسأل عن أربع: عن عمره فیما أفناه وعن جسده فیما أبلاه وعن علمه ماذا عمل فیه وعن ماله من أین اکتسبه وفیما أنفقه."
(ابن حبان والترمذي)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''آدمی کا پاؤں قیامت کے دن نہیں ہٹے گا، یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں صرف کیا؟ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا؟ اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا؟ اور کس چیز میں خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے سلسلے میں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا؟۔''

علم نہ سکھانے، نصیحت نہ کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے پر وعید

"عن علقمة بن سعد بن عبد الرحمن بن أبزی عن أبیه عن جده،

قال: خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم، فأثنى على طوائف من المسلمين خيرا ، ثم قال: "ما بال أقوام لا يفقّهون جيرانَهم، ولا يعلمونهم، ولا يعظونهم، ولا يأمرونهم، ولا ينهونهم! وما بال أقوام لا يتعلمون من جيرانهم، ولا يتفقهون! ولا يتّعظون! والله ليُعلِّمَنَّ قومٌ من جيرانهم، ويُفقّهونهم، ويعظونهم، ويأمرونهم، وينهونهم، وليتعلمن قوم من جيرانهم، ويتفقهون، ويتعظون، أو لعاجلتهم العقوبة، ثم نزل، فقال قوم: من ترونهُ عني بهٰؤلاء؟ قال: الأشعريين، هم قوم فقهاء، ولهم جيرانٌ جفاةٌ من أهل المياه والأعراب، فبلغ ذٰلك الأشعريّين، فأتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقالوا: يا رسول الله! ذكرت قوما بخير، وذكرتَنا بشرّ، فمابالنا؟ فقال: ليعلمن قوم جيرانهم وليعظُنّهم، وليأمرنهم ، ولينهونهم، وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتعظون ويتفقهون، أو لعاجلتهم العقوبةُ في الدنيا . فقالوا: يا رسول الله! أنُفطِن غيرَنا؟ فأعاد قولهُ عليهم ، فأعادوا قولهم: أنُفطِّن غيرَنا؟ فقال ذٰلك أيضا. فقالوا: أمهلنا سنةً، فأمهلهم سنة، ليُفقّهونهم، ويُعلّمونهم، ويعظونهم، ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم هٰذه الآية: "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ."

(المائدة:78-79) (مجمع الزوائد للهيثمي،ج:1، ص:164، باب في تعليم من لا يعلم)

ترجمہ:" حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی سند سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا: اور مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی خوب تعریف کی، پھر فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو اپنے پڑوسیوں کو (دین کے احکام) نہیں سمجھاتے، انہیں علم نہیں سکھاتے، انہیں نصیحت نہیں کرتے، انہیں حکم نہیں دیتے اور انہیں منع نہیں کرتے! ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نہ اپنے پڑوسیوں سے سیکھتے ہیں اور نہ ہی (دین کی) سمجھ حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! لوگ یا تو

اپنے پڑوسیوں کو ضرور علم سکھائیں گے، انہیں (دین کے احکام) سمجھائیں گے، انہیں نصیحت کریں گے، انہیں حکم دیں گے اور انہیں منع کریں گے، اور لوگ اپنے پڑوسیوں سے ضرور سیکھیں گے، (دین کی) سمجھ حاصل کریں گے اور نصیحت حاصل کریں گے، ورنہ انہیں جلد عذاب دیا جائے گا۔

پھر آپ ﷺ (منبر سے) نیچے اُترے، کچھ لوگوں نے کہا (پوچھا) آپ ہم میں سے کس کو ایسا دیکھتے (سمجھتے) ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قبیلہ اشعر کے فقہاء (علماء) ہیں، حالانکہ ان کے جاہل گنوار اہلِ آب اور دیہاتی ہمسائے ہیں، چنانچہ یہ بات قبیلہ اشعر کے لوگوں تک پہنچی، تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا: یارسول اللہ! آپ نے کچھ لوگوں کا اچھا ذکر (ذکرِ خیر) کیا، اور آپ نے ہمارا برا ذکر کیا (یعنی ہمیں برا بھلا کہا)، تو ہمارا کیا ہوگا؟

لوگ یا تو اپنے پڑوسیوں کو ضرور علم سکھائیں گے، انہیں نصیحت کریں گے، انہیں حکم دیں گے اور انہیں منع کریں گے، اور لوگ اپنے پڑوسیوں سے ضرور علم سیکھیں گے، نصیحت حاصل کریں گے اور (دین کی) سمجھ حاصل کریں گے، ورنہ انہیں جلد دنیا میں ہی عذاب دیا جائے گا۔

انہوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم دوسروں کو سمجھدار بنائیں؟ تو آپ ﷺ نے ان کے سامنے اپنی بات دہرائی، انہوں نے بھی اپنا قول دہرایا کہ: کیا ہم دوسروں کو سمجھدار بنائیں؟ تو آپ ﷺ نے وہی بات دوبارہ ارشاد فرمائی، تو انہوں نے کہا کہ: ہمیں ایک سال مہلت دیں، تو آپ ﷺ نے انہیں ایک سال مہلت دے دی کہ وہ انہیں (دین) سمجھائیں، انہیں علم سکھائیں، اور انہیں نصیحت کریں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ○ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○''

''جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی

گئی، یہ اس لیے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے (اور) برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے، بلاشبہ وہ برا کرتے تھے۔"

گناہ کرنے والوں اور ان کو منع نہ کرنے والوں کی مثال دومنزلہ کشتی کے مسافروں سے

"عن النعمان بن بشير رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " مثل القائم على حدود الله والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة، فأصاب بعضهم أعلاها و بعضهم أسفلها، فكان الذين في أسفلها إذا استقوا من الماء مروا على من فوقهم، فقالوا: لو أنا خرقنا في نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا، فإن يتركوهم وما أرادوا هلكوا جميعا، وإن أخذوا على أيديهم نجوا، ونجوا جميعا."

(رواه البخاري في صحيحه، كتاب الشركة، باب هل يقرع في القسمة، رقم الحديث:2493)

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں گھس جانے والے (یعنی خلاف کرنے والے) کی مثال ایسے لوگوں کی سی ہے جنہوں نے ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ ڈالا، جس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو کشتی کے اوپر کا حصہ اور بعض کو نیچے کا، پس جو لوگ نیچے والے تھے، انہیں (دریا سے) پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا۔ انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کرلیں، تاکہ اوپر والوں کو ہم کوئی تکلیف نہ دیں۔ اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں گے تو کشتی والے تمام ہلاک ہوجائیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی بچیں گے اور ساری کشتی بھی بچ جائے گی۔"

قرآن کی تعلیم نہ دی جائے تو یہ صاحبِ قرآن کے خلاف حجت ہے

"يقول الشيخ محمد العَمّاري حفظه الله في رسالته الغراء: "القرآن حجة لك أو عليك": القرآن حجة لك إن تعلَّمتَه وعلَّمتَه للناس. قال تعالى: "وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ" (آل عمران: 79) وقال تعالى: "وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ

عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا﴿۱۰۶﴾" (الإسراء: 106) وقال تعالى: "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴿۱۶۴﴾" (آل عمران: 164) وقال تعالى: "وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴿۹۱﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ﴿۹۲﴾" (النمل: 91) وقال تعالى: "وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴿۴۴﴾" (النحل: 44) وعن عثمان رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "خيركم من تعلم القرآنَ وعلمه."

(صحيح البخاري، رقم الحديث: 5027، ج: 1، ص: 192، باب: خيركم من تعلم القرآن وعلمه)

وحجة عليك إن لم تُعلِّمْه الناسَ، قال تعالى: "اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴿۱۵۹﴾" (البقرة: 159) وقال تعالى: "اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴿۱۷۵﴾"
(البقرة: 174 - 175)

ترجمہ: ''شیخ محمد العَمّاری حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

قرآن تمہارے حق میں دلیل بنے گا اگر تم اسے خود سیکھو گے اور لوگوں کو بھی سکھاؤ گے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بلکہ (اے اہلِ کتاب)! تم (علمائے) ربانی ہو جاؤ، کیونکہ تم کتابِ (خداوندی) پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھیر ٹھیر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اُتارا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے۔ جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ تعالیٰ کی) کتاب اور حکمت (حدیث وسنت) سکھاتے ہیں اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''(کہہ دو) کہ مجھ کو یہی ارشاد ہوا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اس کو محترم (اور مقام ادب) بنایا ہے اور سب چیز اُسی کی ہے اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ اس کا حکم بردار رہوں اور یہ بھی کہ قرآن پڑھا کروں۔ تو جو شخص راہِ راست اختیار کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے اختیار کرتا ہے۔ اور جو گمراہ رہتا ہے تو کہہ دو کہ میں تو صرف نصیحت کرنے والا ہوں۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''(اور ان پیغمبروں کو) دلیلیں اور کتابیں دے کر (بھیجا تھا) اور ہم نے تم پر بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ ان پر ظاہر کر دو اور تاکہ وہ غور کریں۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' (صحیح البخاری، رقم الحدیث: 5027)

اور قرآن تمہارے خلاف حجت ہوگا اگر تم اسے لوگوں کو نہیں سکھاؤ گے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو لوگ ہمارے حکموں اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں (کسی غرض فاسد سے) چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم نے ان لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ایسوں پر اللہ تعالیٰ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو لوگ (اللہ تعالیٰ) کی کتاب سے ان (آیتوں اور ہدایتوں) کو جو اس نے نازل فرمائی ہیں چھپاتے اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور بخشش چھوڑ کر عذاب خریدا۔ یہ (آتش) جہنم کی کیسی برداشت کرنے والے ہیں!۔''



آٹھویں فصل

عربی زبان کی اہمیت اور سنت و بدعت کا امتیاز

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عربی سیکھنے کا حکم

"كتب عمر إلى أبي موسٰى رضي الله عنه: " أما بعد: فتفقهوا في العربية وأعربوا القرآن، فإنه عربي."

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا: أما بعد: عربی زبان کو سمجھو، اور قرآن کی خاطر عربی زبان اپناؤ، کیونکہ یہ عربی ہے۔"

عربی زبان سیکھنا دین کا حصہ ہے

"وفي حديث آخر عن عمر رضي الله عنه أنه قال:" تعلموا العربية؛ فإنها من دينكم."

ترجمہ: "اور دوسری حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرمایا کہ: عربی زبان سیکھو، کیونکہ وہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔"

عربی زبان کی اہمیت وضرورت

کتاب "مفتاح اللغة العربية" کے مقدمہ میں ہے کہ:

عربی زبان کو سمجھے بغیر قرآن وسنت کو سمجھنا ممکن نہیں، عربی زبان اسلام کی بنیادی حقیقتوں میں سے ایک ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب کی زبان اور اسلام کی ترجمان ہے، اسلامی قانون کا ماخذ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ، تمام جہانوں کے پروردگار کی محبوب اور قرآن وسنت کو سمجھنے کی کلید (چابی) ہے۔

پوری تاریخ میں دینی علماء نے عربی زبان کی قدر واہمیت کو محسوس کیا ہے، جیسا کہ

ضرورت تھی، اس لیے انھوں نے اس کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور وہ اس معاملہ میں خوش قسمت تھے، اس لیے انھوں نے صرف، نحو، اعجاز، بلاغت، معانی، ادب، شاعری اور نثر وغیرہ کے موضوع پر ہزاروں کتابیں تالیف کیں، جو گنتی اور شمار سے باہر ہیں، کوئی گوشہ ایسا تشنہ نہیں رہا جو ان کی علمی کاوشوں سے محروم رہا ہو، کیونکہ عربی زبان کے بغیر قرآن وسنت کو سمجھنا ممکن نہیں۔ اسی وجہ سے دارالعلوم دیوبند نے اپنی وسعت وطاقت کے مطابق پوری کوشش کی، اور اس نے دل وجان سے اس کی شرعی حیثیت واہمیت کو قبول کیا ہے۔''

(مقدمة كتاب "مفتاح العربية" الجزء الأول، للشيخ نور العالم خليل أميني، أستاذ اللغة العربية ورئيس تحرير مجلة "الداعي" دار العلوم ديوبند، يوبى، الهندمن مقدمة "مفتاح العربي" الجزء الثاني)

بدعتی کی بے اکرامی ایمان کی سلامتی اور قیامت کے دن امن کا سبب ہے

"من أعرض عن صاحب بدعة بغضا له ملأ الله قلبه أمنا وإيمانا من انتهر صاحب بدعة آمنه الله من الفزع الأكبر ومن أهان صاحبَ بدعة رفعه الله عز وجل في الجنة مائةَ درجة ومن سلَّم على صاحب بدعة أو لقيهُ بالبشر واستقبله بما يسَّرهُ فقد استخفَّ بما أنزل على محمد." (المصنف لابن أبي شيبة، رقم الحديث: 5599)

ترجمہ: ''جو کسی بدعتی سے اس کی نفرت میں منہ موڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو سلامتی اور ایمان سے بھر دے گا۔ جو شخص بدعتی کو ملامت کرے اللہ تعالیٰ اسے سب سے بڑے خوف سے محفوظ کر دے گا، اور جس نے بدعتی کی بے اکرامی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سو درجے بلند کرے گا اور جس نے کسی بدعتی شخص کو سلام کیا، یا اس سے خندہ پیشانی سے ملاقات کی، اور اس کا اس طرح استقبال کیا جس سے وہ خوش ہو گیا، تو اس نے (گویا) محمد (ﷺ) پر نازل ہونے والی وحی کو حقیر سمجھا۔''



نویں اور دسویں فصل

شیطان کے پھسلانے، اور نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے والوں کے بیان میں

علم اور اعمالِ خیر میں پیچھے رہ جانے کا سبب شیطان کا بہلانا پھسلانا ہے

"اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا كَسَبُوۡا ۚ" (آل عمران:155)

ترجمہ: ''جو لوگ تم میں سے جبکہ (مومنوں اور کافروں کی) دو جماعتیں ایک دوسرے سے گتھ گئیں (جنگ سے) بھاگ گئے تو ان کے بعض افعال کے سبب شیطان نے ان کو پھسلا دیا۔''

اپنی خداداد صلاحیتوں اور اعضاء کو علم و نصیحت سے دور رکھنے کا انجام

"وَعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ يَوۡمَئِذٍ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ عَرۡضًا ۙ الَّذِيۡنَ كَانَتۡ اَعۡيُنُهُمۡ فِىۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِكۡرِىۡ وَكَانُوۡا لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَمۡعًا ۙ" (الکھف:100-101)

ترجمہ: ''اور اس روز جہنم کو کافروں کے سامنے لائیں گے، جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور وہ سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے اعراض اور بے توجہی

"بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِذِكۡرِهِمۡ فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ؕ" (المؤمنون:71)

ترجمہ: ''بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت (کی کتاب) پہنچا دی ہے اور اپنی (کتاب) نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔''

علم کی بجائے محض خواہشاتِ نفسانیہ کی پیروی

"بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○" (الروم:29)

ترجمہ: ''مگر جو ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشات (عقل) کے پیچھے چلتے ہیں تو جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔''

علم کے آنے کے باوجود گمان کی پیروی

"اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى." (النجم:23)

ترجمہ: ''یہ لوگ محض ظن (فاسد) اور خواہشاتِ نفس (یعنی عقل اور اَٹکل) کے پیچھے چل رہے ہیں، حالانکہ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے۔''

"قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ." (الانعام:148)

ترجمہ: ''کہہ دو! کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے؟ (اگر ہے) تو اسے ہمارے سامنے نکالو۔ تم محض خیال کے پیچھے چلتے اور اَٹکل کے تیر چلاتے ہو۔''

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح گمراہی کے اندھیروں سے نکالتے ہیں

''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ○ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ○'': الاحزاب(41-44)

ترجمہ: ''اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ کا بہت بہت ذکر کیا کرو، اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو، وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تا کہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر مہربان ہے، جس روز وہ اس سے ملیں گے، ان کا تحفہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس

نے ان کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

قرآن کو غور سے سننا رحمتِ خداوندی اور ذکر خداوندی غفلت سے نجات کا سبب ہے

"وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ○ " (الأعراف:204-206)

ترجمہ: ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح و شام یاد کرتے رہو اور دیکھنا غافل نہ ہونا۔ جو لوگ تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے گردن کشی نہیں کرتے اور اس پاک ذات کو یاد کرتے اور سجدہ کرتے رہتے ہیں۔''

اتباعِ قرآن سے غفلت شیطانی بہکاوہ اور آخرت میں حسرت کا سبب ہے

"وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا○ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا○ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا○ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا○ " (الفرقان:28-30)

ترجمہ: '' اور جس دن (ناعاقبت اندیش) ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا (اور کہے گا) کہ اے کاش! میں نے پیغمبر کے ساتھ رشتہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے شامت کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے مجھ کو (کتاب) ہدایت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے، اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔''

ہدایت کی پیروی کرنے والی قوم گمراہ اور بد بخت نہیں ہو سکتی

''فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۚ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى○'' (طٰہٰ:123)

ترجمہ: ''پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔''

علم کے لیے کوشش کرنے والے کے لیے عمل کے راستے ہموار ہوجاتے ہیں

''وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝''

(العنکبوت:69)

ترجمہ: ''اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھادیں گے اور اللہ تعالیٰ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔''

'' عن فضيل : والذين جاهدوا في طلب العلم لنهدينهم سبل العمل به ، الخ''

ترجمہ: ''(اس آیت کی تشریح میں) حضرت فضیلؒ سے منقول ہے کہ جو لوگ طلبِ علم میں کوشش اور محنت کرتے ہیں، ہم ان کے لیے عمل کے راستے کھول دیتے ہیں۔''

سورۂ فاتحہ درحقیقت صحیح علم، اور درست عمل کی دعا ہے

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ''

ترجمہ: ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، سب طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے، بڑا مہربان نہایت رحم والا، انصاف کے دن کا حاکم، اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہم کو سیدھے راستے چلا، ان لوگوں کے راستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا، نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا، اور نہ گمراہوں کے۔''

''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ''یعنی صراطِ مستقیم کی رہنمائی کی دعا کرنا حق کی پہچان اور

اس کے اطلاق، یعنی صحیح علم، اور درست عمل (یعنی حق کو جاننا اور اس سے محبت کرنا، برائی کو جاننا اور اس سے نفرت کرنا) کو شامل ہے۔"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ "یعنی ہمیں سیدھے راستے کی رہنمائی کا مطلب ہے رہنمائی میں اضافہ کریں، یعنی علم میں اضافہ کریں، یادگیری میں اضافہ کریں، حفظ میں اضافہ کریں۔

اہلِ علم گویا بصیرت والے ہیں اور بے علم گویا اندھے ہیں

"اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝" (الرعد:19)

ترجمہ:"بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے؟ اور سمجھتے تو وہی ہیں جو عقلمند ہیں۔"

اہلِ علم ہی حق کو صحیح طرح پہچان سکتے ہیں

"وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ۝" (السبأ:6)

ترجمہ:" اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے، وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے، وہ حق ہے اور (اللہ تعالیٰ) غالب اور سزاوارِ تعریف کا راستہ بتاتا ہے۔"

علم کی مجالس میں کوشش اور سبقت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نوازتا ہے

"عن أبي واقد الليثي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو جالس في المسجد والناس معه ، إذ أقبل ثلاثة نفر ، فأقبل اثنان إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهب واحد ، قال: فوقفا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فأما أحدهما فرأى فُرجة في الحلقة فجلس فيها ، وأما الآخر فجلس خلفهم ، وأما الثالث فأدبر ذاهبا ، فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : "ألا أخبركم عن النفر الثلاثة : أما أحدهم فأوى إلى الله، فآواه الله ، وأما الآخر فاستحيى ، فاستحيَ

الله مثله ، وأما الآخر فأعرض ، فأعرض الله عنه." (صحيح البخاري)

ترجمہ: "(ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی، تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا جو تھا وہ لوٹ گیا۔ تو جب رسول اللہ ﷺ (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے (تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا کہ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ چاہی اللہ نے اسے پناہ دی اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ بھی اس سے شرمایا (کہ اسے بھی بخش دیا) اور تیسرے شخص نے منہ موڑا، تو اللہ نے (بھی) اس سے منہ موڑ لیا۔"

مشکل وقت میں عبادت کا ثواب ہجرت کی طرح ہے

"عن معقل بن يسار رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "العبادة في الهرج كهجرةٍ إليّ." (معقل بن يسار، صحيح مسلم: 2948)

ترجمہ: "حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فساد اور فتنے کے وقت عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنا۔"

نوٹ: اس میں یہ بات بھی ہے کہ اجر قربانی کے بقدر ملتا ہے، علم بھی عبادت ہے، اس میں بھی جس قدر محنت اور قربانی ہوگی اسی قدر اللہ تعالیٰ نوازے گا۔

کوشش اور محنت کا صلہ ضرور ملتا ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من خاف أدلج ، ومن أدلج بلغ المنزل، ألا إن سلعة الله غالية ، ألا إن سلعة الله الجنة."
(أبو هريرة : صحيح الترمذي، الرقم : 2450)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو (دشمن کے حملہ یا دوریِ سفر) سے ڈرا اور شروع رات ہی میں سفر میں نکل پڑا وہ منزل کو پہنچ گیا، آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ کا سامان بڑی قیمت والا ہے، آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔''

قیامت کے دن انسان سے پوچھے جانے والے سوالات

" عن أبي برزة الأسلمي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأل عن عمره فيما أفناه وعن علمه فيما فعل وعن ماله من أين اكتسبه وفيما أنفقه وعن جسمه فيما أبلاه."
(سنن الترمذي، رقم الحديث: 2417)

ترجمہ: ''حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے، یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا؟ اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا؟ اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا؟۔''

پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھنا

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "اغتنم خمسا قبل خمس: شبابك قبل هرمك، وصحتك قبل سقمك، وغناك قبل فقرك، وفراغك قبل شغلك، وحياتك قبل موتك."
(مستدرك حاكم)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ (چیزوں) کو پانچ (چیزوں) سے پہلے غنیمت سمجھو: اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی دولت کو اپنی غربت سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے، اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔''

صحت اور فراغت کی نعمت

"عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: "نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس: الصحة، والفراغ."

(أخرجه البخاري في صحيحه: 6412)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔''

ہر وقت قرآن پڑھنا

" حدثنا وكيع قال حدثنا سفيان عن سرية الربيع قالت: "كان الربيع يقرأ في المصحف، فإذا دخل إنسان غطاه وقال: لا يرى هذا أني أقرأ فيه كل ساعة."

(فضائل القرآن لابن أبي شيبة)

ترجمہ: ''سریۃ الربیع سے منقول ہے، انہوں نے کہا: ربیع قرآن پڑھا کرتے تھے، جب کوئی شخص داخل ہوتا تو وہ اسے ڈھانپ لیتے اور کہتے: کہیں وہ یہ دیکھ نہ لے کہ میں اس میں ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔''

علم میں اضافہ کی تمنا

"عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا أتى علي يوم لا أزداد فيه علما، لا بورك في طلوع شمس ذلك اليوم."

(أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط: 6636)

ترجمہ: '' رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ: اگر مجھ پر کوئی ایسا دن آئے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو، تو اس دن سورج کے نکلنے میں مجھے کوئی برکت نہیں ملے گی۔''



گیارہویں فصل

علم کی تدریس کی ضرورت اور قرآن کریم کی اہمیت وفضیلت

اقوامِ سابقہ کی قربانیاں اور اُمتِ محمدیہ

”عن خباب ابن الأرت رضي الله عنه : "شكونا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو متوسِّد بردةً له في ظل الكعبة، قلنا له: ألا تستنصر لنا؟ ألا تدعو الله لنا؟ قال: كان الرجل فيمن قبلكم يحفر له في الأرض، فيجعل فيه، فيجاء بالمنشار فيوضع على رأسه فيشق باثنتين، وما يصدُّه ذلك عن دينه، ويمشط بأمشاط الحديد ما دون لحمه من عظم أو عصب، وما يصده ذلك عن دينه، والله ليتمن هذا الأمر، حتى يسير الراكب من صنعاء إلى حضرموت، لا يخاف إلا الله، أو الذئب على غنمه، ولكنكم تستعجلون.“ (صحيح البخاري:3612)

ترجمہ: ”حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی حالتِ زار بیان کی۔ نبی کریم ﷺ اس وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا: آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد کیوں نہیں مانگتے ؟ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے ؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے بہت سے نبیوں اور ان پر ایمان لانے والوں کا حال یہ ہوا کہ ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا اور گڑھا کھود کر اس میں انہیں ڈال دیا جاتا، پھر آرا لایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور لوہے کے کنگھے ان کے گوشت اور ہڈیوں میں دھنسا دیئے جاتے، لیکن یہ آزمائشیں بھی انہیں اپنے دین سے نہیں روک سکتی تھیں۔ اللہ کی قسم! اس اسلام کا کام مکمل ہوگا اور ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک اکیلا سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بکریوں پر سوا بھیڑیئے کے خوف کے (اور کسی لوٹ وغیرہ کا کوئی ڈر نہ ہوگا) لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔“

قرآن حجت ہے

شیخ محمد عماری حفظہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن تمہارے حق میں حجت ہے جب وہ تمہارے سامنے پڑھا جائے اور تم خاموش رہ کر سنو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ '' (الاعراف): ترجمہ: ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اور قرآن تمہارے خلاف حجت ہے، جب وہ تمہارے سامنے پڑھا جائے اور تم خاموش رہ کر نہ سنو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ '' (لقمان:7) ترجمہ: ''اور جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو اکڑ کر منہ پھیر لیتا ہے، گویا اس کو سنا ہی نہیں، جیسے اس کے کانوں میں ثقل ہے تو اس کو درد دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''يَسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ '' (الجاثیۃ:8) ترجمہ: ''(کہ) اللہ تعالیٰ کی آیتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سن لیتا ہے، (مگر) پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں، سو ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو۔''

قرآن تمہارے حق میں حجت ہے اگر تمہیں اس کے ذریعہ نصیحت کی جائے اور تم نصیحت حاصل کرلو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ○ ''(ق:45) ترجمہ: ''پس جو ہمارے (عذاب کی) وعید سے ڈرے اس کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ○ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ○ '' (الحاقۃ:48-50) ترجمہ: ''اور یہ (کتاب) تو پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے، اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض اس کو جھٹلاتے ہیں، نیز یہ کافروں کے لیے (موجب) حسرت ہے، اور کچھ نہیں کہ یہ برحق قابل یقین ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ○ '' (المدثر:54) ترجمہ: ''کچھ شک نہیں کہ یہ نصیحت ہے، تو جو چاہے اسے یاد رکھے۔''

اور قرآن تمہارے خلاف حجت ہے، اگر تم اس سے نصیحت حاصل نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ○ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ○ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ○'' (المدثر:49-51) ترجمہ: ''ان کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے روگرداں ہو رہے ہیں، گویا گدھے ہیں کہ بدک جاتے ہیں، (یعنی) شیر سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا○'' (الاسراء:41) ترجمہ: ''اور ہم نے اس قرآن میں پھرا پھرا کے باتیں بیان کی ہیں، تا کہ لوگ نصیحت پکڑیں، مگر وہ اس سے اور بدک جاتے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ○'' (السجدۃ:22) ترجمہ: ''اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے، ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کی جانب علمی سفر اور تکلیف جھیلنا

''حدثنا أبي بن كعب، عن النبي صلى الله عليه وسلم، "قام موسى النبي خطيبا في بني إسرائيل، فسئل أي الناس أعلم ؟ فقال: أنا أعلم، فعتب الله عليه إذ لم يرد العلم إليه، فأوحى الله إليه أن عبدا من عبادي بمجمع البحرين، هو أعلم منك . قال : يا رب ، وكيف به؟ فقيل له : احمل حوتا في مكتل ، فإذا فقدته فهو ثَمَّ ، فانطلق وانطلق بفتاه يوشع بن نون ، وحملا حوتا في مكتل ، حتى كانا عند الصخرة وضعا رءوسهما وناما ، فانسلّ الحوت من المكتل فاتخذ سبيله في البحر سربا ، وكان لموسى وفتاه عجبا ، فانطلقا بقية ليلتهما و يومهما ، فلما أصبح قال موسى لفتاه : آتنا غداءنا ، لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا ، ولم يجد موسى مسًّا من النصب حتى جاوزا المكان الذي أمر به ، فقال له فتاه : "اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ؗ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ" قال موسى: "ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا" فلما انتهيا إلى الصخرة ، إذا رجل مسجًّى بثوب ، أو قال

تسجى بثوبه ، فسلم موسى ، فقال الخضر : وأنّى بأرضك السلام ؟ فقال: أنا موسى ، فقال : موسى بني إسرائيل ؟ قال : نعم ، قال : "هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۶۷﴾"، يا موسى إني على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه أنت ، وأنت على علم علمكه لا أعلمه، قال: ستجدني إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا، فانطلقا يمشيان على ساحل البحر ليس لهما سفين، فمرت بهما سفين فكلموهم أن يحملوهما، فعرف الخضر فحملوهما بغير نول، فجاء عصفور فوقع على حرف السفين فنقر نقر أو نقرتين في البحر، فقال الخضر: يا موسى، ما نقص علمي وعلمك من علم الله إلا كنقر هذا العصفور في البحر، فعمد الخضر إلى لوح من ألواح السفين فنزعه، فقال موسى: قوم حملونا بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها، قال: ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا، قال: لا تؤاخذني بما نسيت، فكانت الأولى من موسى نسيانا، فانطلقا فإذا غلام يلعب مع الغلمان، فأخذ الخضر برأسه من أعلاه فاقتلع رأسه بيده، فقال موسى: أقتلت نفسا زكي بغير نفس، قال: ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي صبرا، قال ابن عيين: وهذا أوكد فانطلقا حتى إذا أتيا أهل قري استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض فأقامه، قال الخضر: بيده فأقامه، فقال له موسى: لو شئت لاتخذت عليه أجرا، قال: هذا فراق بيني وبينك، قال النبي صلى الله عليه وسلم: يرحم الله موسى لوددنا لو صبر حتى يقص علينا من أمرهما." (صحيح البخاري ، كتاب العلم، باب ما يستحب للعالم إذا سئل: أي الناس أعلم؟ فيكل العلم إلى الله)

ترجمہ: ”ہم سے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (ایک روز) موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بنی اسرائیل میں خطبہ دیا، تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اس وجہ سے اللہ کا غصہ ان پر ہوا کہ انہوں نے علم کو اللہ کے حوالے کیوں نہ کر دیا۔

تب اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دریاؤں کے

سنگم پر ہے۔ (جہاں فارس اور روم کے سمندر ملتے ہیں) وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار! میری ان سے ملاقات کیسے ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لو، پھر جہاں تم اس مچھلی کو گم کر دو گے تو وہ بندہ تمہیں (وہیں) ملے گا۔ تب موسیٰ علیہ السلام چلے اور ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا اور انہوں نے زنبیل میں مچھلی رکھ لی، جب (ایک) پتھر کے پاس پہنچے، دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے اور مچھلی زنبیل سے نکل کر دریا میں اپنی راہ بناتی چلی گئی اور یہ بات موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کے لیے بے حد تعجب کی تھی، پھر دونوں باقی رات اور دن میں (جتنا وقت باقی تھا) چلتے رہے، جب صبح ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے خادم سے کہا، ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی ہے اور موسیٰ علیہ السلام بالکل نہیں تھکے تھے، مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے، جہاں تک انہیں جانے کا حکم ملا تھا، تب ان کے خادم نے کہا، کیا آپ نے دیکھا تھا کہ جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کا ذکر بھول گیا، (بقول بعض صخرہ کے نیچے آب حیات تھا، وہ اس مچھلی پر پڑا، اور وہ زندہ ہو کر بقدرت الٰہی دریا میں چل دی) (یہ سن کر) موسیٰ علیہ السلام بولے کہ یہ ہی وہ جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی، تو وہ پچھلے پاؤں واپس ہو گئے، جب پتھر تک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے (موجود ہے) موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا، خضر علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں، حضرت خضر علیہ السلام بولے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! پھر کہا کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں، تاکہ آپ مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتلائیں جو اللہ نے خاص آپ ہی کو سکھلائی ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام بولے کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے اور تم کو جو علم دیا ہے اسے میں نہیں جانتا۔

(اس پر) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر دونوں دریا کے کنارے کنارے پیدل چلے، ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی کہ ایک کشتی ان کے سامنے سے گزری، تو کشتی

والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھا لو۔ خضر علیہ السلام کو انہوں نے پہچان لیا اور بغیر کرایہ کے سوار کرلیا، اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی، پھر سمندر میں اس نے ایک یا دو چونچیں ماریں (اسے دیکھ کر) خضر علیہ السلام بولے کہ اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی کم کیا ہوگا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے پھر خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال ڈالا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ان لوگوں نے تو ہمیں کرایہ لیے بغیر (مفت میں) سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی (کی لکڑی) اکھاڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جائیں، خضر علیہ السلام بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے؟ (اس پر) موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ بھول پر میری گرفت نہ کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر یہ پہلا اعتراض کیا تھا۔ پھر دونوں چلے (کشتی سے اتر کر) ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر علیہ السلام نے اوپر سے اس کا سر پکڑ کر ہاتھ سے اسے الگ کردیا۔ موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ آپ نے ایک بے گناہ بچے کو بغیر کسی جانی حق کے مار دیا۔ خضر علیہ السلام بولے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے۔ پھر دونوں چلتے رہے، حتیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے، ان سے کھانا لینا چاہا، انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کردیا۔ انہوں نے وہیں دیکھا کہ ایک دیوار اسی گاؤں میں گرنے کے قریب تھی۔ خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیدھا کردیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے کہ اگر آپ چاہتے تو (گاؤں والوں سے) اس کام کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے کہا کہ (بس اب) ہم اور تم میں جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ موسیٰ پر رحم کرے، ہماری تمنا تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کچھ دیر اور صبر کرتے تو مزید واقعات ان دونوں کے بیان کیے جاتے۔''

قرآن سے محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کی علامت

''عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: ''من أحب أن يحبه الله ورسوله فلينظر، فإن كان يحب القرآن فهو يحب الله ورسوله.''

(مجمع الزوائد، ج:7، ص:195)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) اس سے محبت کرے تو وہ یہ دیکھے کہ اگر وہ قرآن سے محبت کرتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے بھی محبت کرتا ہے۔''

قرآن دولت ہے

" عن أنس رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : "إن القرآن غنىً لا فقر بعده، ولا غنى دونه. " (رواه أبو يعلى)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن دولت ہے، اس کے بعد کوئی فقیری نہیں اور اس کے بغیر کوئی دولت نہیں ہے۔''

قیامت کے دن قرآن سفارشی ہوگا

" عن أبي أمامة الباهليّ، قال: سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم، يقول: اقرءوا القرآن فإنّه يأتي يوم القيامة شفيعا لأصحابه."

(صحيح مسلم، رقم الحديث: 804)

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: قرآن پڑھا کرو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے ساتھیوں (پڑھنے والوں) کی شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔''

قرآن پڑھنے والے کے والدین کی قیامت کے دن تاج پوشی

"عن سهل بن معاذ الجهنيّ عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : " من قرأ القرآن وعمل بما فيه ألبس والداه تاجا يوم القيامة ضوءهٔ أحسن من ضوء الشمس في بيوت الدنيا لو كانت فيكم فما ظنكم بالذي عمل بهذا." (رواه أبو داود)

ترجمہ: ''حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تعلیمات پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے روز ایسا

تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی اس روشنی سے بھی زیادہ ہوگی جو تمہارے گھروں میں ہوتی ہے اگر وہ تمہارے درمیان ہوتا، (پھر جب اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہے) تو خیال کرو خود اس شخص کا جس نے قرآن پر عمل کیا، کیا درجہ ہوگا۔''

گھر والوں کی تعلیم وتربیت سے متعلق چند آیات

''وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ○'' (طٰه:132)

ترجمہ:'' اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں، بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہلِ تقویٰ) کا ہے۔''

''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ''(التحریم:6)

ترجمہ:'' مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر ہیں) جو ارشاد اللہ تعالیٰ ان کو فرماتا ہے، اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔''

ماتحتوں اور رعیت کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری

''عن عبد الله رضي الله عنه أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم، قال: كلّكم راعٍ فمسئول عن رعيّته، فالأمير الّذي على النّاس راع وهو مسئول عنهم، والرّجل راع على أهل بيته وهو مسئول عنهم، والمرأة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم، والعبد راع على مال سيّده وهو مسئول عنه، ألا فكلّكم راع وكلّكم مسئول عن رعيّته.'' (أخرجه البخاري)

ترجمہ:'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس لوگوں کا واقعی امیر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور ہر

آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر حاکم ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور غلام اپنے آقا (سید) کے مال کا حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس جان لو کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھ ہوگی۔''

وہ تین اشخاص جن سے قیامت کے دن خصوصی اکرام کا معاملہ کیا جائے گا

"عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " ثلاثة لا يهولهم الفزع الأكبر، ولا ينالهم الحساب، هم على كثيب من مسك حتى يفرغ من حساب الخلائق: رجل قرأ القرآن ابتغاء وجه الله تعالى، وأم به قوما، وهم راضون، وداع يدعو إلى الصلاة ابتغاء وجه الله عز وجل، وعبد أحسن بينه وبين ربه، وفيما بينه وبين مواليه." (رواه الطبرانی فی الاوسط والصغیر)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد ایسے ہوں گے جو بڑے خوف سے نہیں گھبرائیں گے اور نہ ہی ان کا حساب لیا جائے گا، وہ مشک کے ایک ٹیلے پر ہوں گے، یہاں تک کہ مخلوقات کا حساب ختم ہو جائے گا، ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو، اور لوگوں کی اس حال میں امامت کرتا ہو کہ وہ اس سے راضی بھی ہوں۔ اور دوسرا وہ داعی (مؤذن) جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نماز کے لیے بلاتا ہو۔ اور تیسرا وہ غلام جو اپنے اور اپنے رب کے درمیان اور اپنے اور مالک کے درمیان اچھا معاملہ کرتا ہو۔''

مسلمانوں کی قیادت اہلِ قرآن ہی کر سکتے ہیں

''عن أبي هريرةؓ قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا وهم ذو عدد فاستقرأهم فاستقرأ كل رجل منهم ما معهُ من القرآن فأتي على رجل منهم من أحدثهم سنا، فقال : ما معك يا فلان؟ قال: معي كذا وكذا وسورة البقرة قال : أمعك سورة البقرة؟ فقال: نعم.

قال : فاذهب فأنت أميرهم . فقال: رجل من أشرافهم والله يا رسول الله! ما منعني أن أتعلم سورة البقرة إلا خشية ألا أقوم بها، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : تعلموا القرآن واقرؤوه، فإن مثل القرآن لمن تعلمه فقرأه وقام به كمثل جراب محشوّ مسكا يفوح ريحه في كل مكان، ومثل من تعلمه فيرقد وهو في جوفه كمثل جِراب وُكئ على مسك." (رواه الترمذي)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گنتی کے کچھ لشکری بھیجے (بھیجتے وقت) ان سے (قرآن) پڑھوایا، توان میں سے ہر ایک نے جسے جتنا قرآن یاد تھا پڑھ کر سنایا۔ جب ایک نوعمر نوجوان کا نمبر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: اے فلاں! تمھیں کون کون سی سورتیں یاد ہیں؟ اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں اور سورۃ البقرہ یاد ہے۔ آپ نے کہا: کیا تمھیں سورۃ البقرہ یاد ہے؟ اس نے کہا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ تم ان سب کے امیر ہو۔ ان کے شرفاء میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول! قسم اللہ کی! میں نے سورۃ البقرہ صرف اسی ڈر سے یاد نہ کی کہ میں اسے (نماز تہجد میں) برابر پڑھ نہ سکوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن سیکھو، اسے پڑھو اور پڑھاؤ، کیونکہ قرآن کی مثال اس شخص کے لیے جس نے اسے سیکھا، پڑھا اور اس پر عمل کیا اس تھیلی کی ہے جس میں مشک بھری ہوئی ہو اور چاروں طرف اس کی خوشبو پھیل رہی ہو، اور اس شخص کی مثال جس نے اسے سیکھا اور سو گیا، اس کا علم اس کے سینے میں بند رہا، اس تھیلی کی سی ہے جو مشک بھر کر سیل بند کر دی گئی ہو۔''

قرآن پڑھنے والے نبوت کے درجہ کے قریب ہیں

''عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "من قرأ القرآن فقد استدرج النبوة بين جنبيه غير أنه لايوحى إليه، لاينبغي لصاحب القرآن أن يجِدَّ مع جِدٍ، ولا يجهل مع جهل وفي جوفه كلام الله تعالى.''

(رواه الحاكم وقال : هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: جس نے قرآن کی تلاوت کی اس نے اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان نبوت کھینچ دی، سوائے اس کے کہ اس پر وحی نہیں ہوگی۔ قرآن والے کو سنجیدگی کے وقت سنجیدہ نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی جہالت کے وقت جاہل ہونا چاہیے، جبکہ اس کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (یعنی سنجیدگی اور غلطی ہر دو صورتوں میں جھگڑے وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے)۔''

حاملینِ قرآن اور متبعینِ قرآن اللہ کے خاص لوگ ہیں

"عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" إن لله أهلين من الناس ،" قالوا: ومن هم يا رسول الله؟ قال : "أهل القرآن هم أهل الله وخاصته ."

(رواه النسائي، وابن ماجة، وصحه المنذري)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حاملینِ قرآن (اور متبعینِ قرآن) ہیں، وہی اہل اللہ اور اس کے نزدیک خاص لوگ ہیں۔''

قرآن ایک دولت مندی ہے

"عن أنس رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن القرآن غنى لا فقر بعده، ولا غنى دونه ." (رواه أبو يعلى)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن دولت ہے، اس کے بعد کوئی فقیری نہیں اور اس کے بغیر کوئی دولت نہیں ہے۔''

قرآن کے ہر حرف کے بدلے ایک حورِ عین ملے گی

"عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: القرآن ألف ألف حرف وسبعة وعشرون ألف حرف، فمن قرأه صابرا محتسبا كان له بكل حرف زوجة من الحور العين."

(رواه الطبراني في الأوسط)

ترجمہ: ''حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن ایک لاکھ اور ستائیس ہزار حروف ہیں۔ جو شخص بھی صبر کرتے ہوئے اور ثواب سمجھتے ہوئے پڑھتا (اور اتباع کرتا) ہے تو اس کے لیے ہر حرف کے بدلے حورِ عین بیوی ہوگی۔''

قرآن کی تین اہم صفات

"عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ذكره. قال : "القرآن هو النور المبين، والذكر الحكيم، والصراط المستقيم." (رواه البيهقي)

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قرآن واضح روشنی ہے، حکمت بھرا ذکر ہے، اور سیدھا راستہ ہے۔''

مہمان (مہمانانِ رسول) کی مہمان نوازی کی ترغیب اور اس پر اجر

"عن جرير بن عبد الله رضي الله عنه قال: كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في صدر النهار، قال: فجاءه قوم حُفاة عُراة مجتابي النمار أو العباء، متقلدي السيوف، ... فتمعَّر وجهُ رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى بهم من الفاقة، فدخل ثم خرج، فأمر بلالا فأذن وأقام، فصلى، ثم خطب، فقال: "يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۝" (النساء: 1) والآية التي في الحشر : "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝" (الحشر: 18) تصدَّق رجل من ديناره، من درهمه، من ثوبه، من صاع بره، من صاع تمره، حتى قال: ولو بشقّ تمرة، قال: فجاء رجل من الأنصار بصُرّة كادت كفه تعجز عنها، بل قد عجزت، قال: ثم تتابع الناس، حتى رأيت كوْمَين من طعام وثياب، حتى رأيت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهلّل، كانه مُذهبة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سَنَّ في الإسلام سنّة حسنة فلهُ أجرها، وأجرُ من عمل بها بعدهُ، من غير أن يُنقص بين أجورهم شيءٌ، ومن سن في الإسلام سنّة سيئة، كان عليه وِزرها و وِزر من عمل بها من بعده، من غير أن يُنقص من

أوزارهم شيئ." (الراوي: جرير بن عبد الله : صحيح مسلم، رقم الحديث:1017)

ترجمہ: "حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے دن کے شروع میں، سو کچھ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن، گلے میں چمڑے کی عبائیں پہنی ہوئیں، اپنی تلواریں لٹکائی ہوئیں، اکثر بلکہ سب ان میں قبیلہ مضر کے لوگ تھے اور ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک بدل گیا، آپ ﷺ اندر گئے، پھر باہر آئے (پریشان ہو گئے) اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا اور یہ آیت پڑھی: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ"... "اے لوگو! ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے۔" "إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا" تک پھر سورہ حشر کی آیت پڑھی: "اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللهَ"... "اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تم نے اپنی جانوں کے لیے کیا بھیج رکھا ہے جو کل کام آئے۔" (پھر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسی نے اشرفی دی اور کسی نے درہم، کسی نے ایک صاع گیہوں، کسی نے ایک صاع کھجور دینا شروع کیے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک ٹکڑا بھی کھجور کا ہو۔ پھر انصار میں سے ایک شخص توڑا لایا کہ اس کا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک گیا تھا، پھر تو لوگوں نے تار باندھ دیا، یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر دیکھے کھانے اور کپڑے کے اور یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو میں دیکھتا تھا کہ چمکنے لگا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا تھا، جیسے کندن، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کہ "جس نے اسلام میں آ کر نیک بات (یعنی کتاب وسنت کی بات) جاری کی اس کے لیے اپنے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ عمل کریں (اس کی دیکھا دیکھی) ان کا بھی ثواب ہے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ ثواب گھٹے اور جس نے اسلام میں آ کر بری چال ڈالی، اس کے اوپر اس کے عمل کا بھی بار ہے اور ان لوگوں کا بھی جو اس کے بعد عمل کریں بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا بار کچھ گھٹے۔"

خرچ کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعا اور کنجوس کے لیے بددعا

"عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم: "ما من يوم يُصبح العبادُ فيه إلا ملكان يَنزلان، فيقول أحدُهما: اللّٰهم أعط منفقا خلفا، و يقول الآخر: اللّٰهم أعط مُمسكا تَلفا." (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت بندے صبح کرتے ہیں، دوفرشتے اُترتے ہیں ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے، اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ! بخیل کو تباہ کر۔''

اہلِ قرآن اور اہلِ علم پر خرچ کرنے سے رزق میں اضافہ

"عن أنس بن مالكؓ قال: كان أخوان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ، فكان أحدهما يأتي النبي صلى الله عليه وسلم والآخر يحترف، فشكى المحترف أخاه إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: لعلّك تُرزق به." (الراوي : أنس بن مالك ، : صحيح الترمذي : 2345)

ترجمہ: ''انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے، ان میں ایک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہتا تھا (یعنی قرآن وسنت سیکھتا تھا) اور دوسرا محنت ومزدوری کرتا تھا، محنت ومزدوری کرنے والے نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے اپنے بھائی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تجھے اسی کی وجہ سے روزی ملتی ہو۔''

"رأى سعد رضي الله عنه أن له فضلا على من دونه، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم؟!"

(عن مصعب بن سعد، صحيح البخاري: 2896)

ترجمہ: ''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں دوسرے بہت سے صحابہؓ پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو صرف اپنے کمزور معذور لوگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ کی طرف سے مدد پہنچائی جاتی ہے اور ان ہی کی دعاؤں سے رزق دیا جاتا ہے۔''

"عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:" أبْغُوني ضعفاءَكم، فإنكم إنما تُرزقون وتنصرون بضعفائكم." (مسند الإمام أحمد بإسناد صحيح)

ترجمہ: ''حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: مجھے ضعفاء اور کمزور لوگوں میں تلاش کرو، تم لوگوں کو صرف اپنے کمزور اور معذور لوگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں ان ہی کی دعاؤں سے رزق دیا جاتا ہے اور (اللہ کی طرف سے) مدد پہنچائی جاتی ہے۔''

کمزور لوگوں کی دعا اور اخلاص کی برکت سے امت کی مدد

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إنماينصر الله هٰذه الأمة بضعيفها بدعوتهم وصلاتهم وإخلاصهم." (صحيح أخرجه النسائي)

ترجمہ: ''رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد اس کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، صلاۃ اور اخلاص کی بدولت فرماتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا قرب اس کے کلام (قرآن) کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے

"عن فروة بن نوفل قال: قال خَبّاب بن الأرت وأقبلتُ معه من المسجد إلى منزله، فقال لي: إن استطعت أن تقرب إلى الله فإنك لا تقرب إليه بشيء أحب إليه من كلامه." (فضائل القرآن لابن أبي شيبة)

ترجمہ: ''حضرت فروہ بن نوفلؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب کہ میں ان کے ساتھ مسجد سے ان کے گھر کی طرف جارہا تھا، پس مجھ سے کہا: اگر تو طاقت رکھتا ہے تو تو اللہ کا قرب حاصل کر، کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کا قرب اس کے پسندیدہ کلام کے علاوہ کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا۔''

صاحب قرآن والے کے مراتب ودرجات میں اضافہ

"عن أبي سعيد أو عن أبي هريرة - شكّ الأعمشُ- قال: يُقال لصاحب القرآن يومَ القيامة اقرأ وارقهْ، فإن منزلك عند آخر آية تقرأها، ورتّل كما كنت تُرتّل في الدنيا."

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا (تعیین میں امام اعمشؒ کو شک ہے:) قیامت کے دن حاملِ قرآن کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا، پس بے شک تیرا درجہ وہی ہے جو آخری آیت پر

پہنچے، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔''

قرآن مجید کی شفاعت اور سفارش کا عجیب اور نوکھا انداز

"عن مجاهدٍ قال: يجيء القرآنُ يوم القيامة بين يدي صاحبه حتى إذا انتهَيَا إلى ربّهما، قال القرآن: يا ربّ! إنهُ ليس من عامل إلّا له من عمالته نصيبٌ وإنك جعلتني في جوفه، فكنتُ أنهاه عن شهواته، قال: فيقال له: أبسُط يمينَك، قال: فتملأ من رضوان الله، ثم يُقال له: أبسُط شمالَكَ، فتُملأ من رضوان الله، فلا يَسخط عليه بعد ذٰلك أبداً." (انتهى من فضائل القرآن لابن أبي شيبة)

ترجمہ: '' حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والے کے سامنے جوان مرد کی شکل میں آئے گا، یہاں تک کہ دونوں اپنے رب کے پاس پہنچیں گے، قرآن کہے گا: اے پروردگار! بے شک ہر مزدور کے لیے اس کی مزدوری کے عوض اُجرت ملتی ہے، اور یقیناً تو نے مجھے اس کے سینہ میں رکھا، پس میں نے اس کو خواہشات سے باز رکھا، راویؒ فرماتے ہیں: پس اس شخص کو کہا جائے گا: اپنا دایاں ہاتھ کشادہ کر، پس اس کو اللہ کی رضامندی سے بھر دیا جائے گا، پھر اس شخص کو کہا جائے گا، اپنا بایاں ہاتھ کشادہ کر، پھر اس کو اللہ کی رضامندی و خوشنودی سے بھر دیا جائے گا، پھر اس کے بعد اللہ اس پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمائیں گے۔''

قرآن کی ایک آیت سیکھنا ایک اونٹنی ملنے سے بہتر ہے

"عن عقبة بن عامر يقول: خرج إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في الصُّفّة، فقال صلى الله عليه وسلم: "أيُّكم يُحبّ أن يغدو إلى بطحان أو العقيق، فيأتي كل يوم بناقتين كووامين زهراوين، فيأخذهما في غير إثم، ولا قطع رحم؟، قال: قلنا: كلّنا يا رسول الله! يُحبّ ذٰلك، قال: فلأن يغدو أحدكم إلى المسجد، فيتعلم آيتين من كتاب الله خير له من ناقتين، وثلاث خير له من ثلاث، وأربعٌ خيرٌ له من أربع، ومن أعدادهن من الإبل." (صحيح مسلم)

ترجمہ: '' عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم لوگ صُفہ میں تھے تو

آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بطحان یا عقیق کو جائے (؟ یہ دونوں بازار تھے مدینہ میں) اور وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے بڑے کوہان کی لائے بغیر کسی گناہ کے اور بغیر اس کے کہ کسی ناتہ دار کی حق تلفی کرے۔ تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم سب اس کو چاہتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم میں سے کسی شخص کا مسجد کو جانا اور اللہ کی کتاب کی دو آیتیں سیکھنا یا پڑھنا بہتر ہے اس کے لیے دو اونٹنیوں سے اور تین بہتر ہیں تین اونٹنیوں سے اور چار بہتر ہیں چار اونٹنیوں سے اور اسی طرح جتنی آیتیں ہوں اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔"

علم جنت کا راستہ اور رحمت وسکینت نازل ہونے کا سبب ہے

"عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة، ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة، ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والآخرة، والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه، ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا إلى الجنة، وما اجتمع قومٌ في بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم إلا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة، وذكرهم الله فيمن عنده، ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه."

(صحيح مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دے (یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں، تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور جو لوگ جمع ہوں اللہ کے کسی گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو

سمجھائیں تو ان پر اللہ کی رحمت اُترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرے گا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آئے گا۔''

علم وذکر کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں

"عن هارون بن عنترة عن أبيه قال: قلت لابن عباسؓ : أيُّ العمل أفضل؟ قال: "ذكر الله أكبر، وما جلس قومٌ في بيت من بيوت الله ، يتدارسون فيه كتاب الله، ويتعاطَونه بينهم، إلا أظلّتهم الملائكة بأجنحتها، وكانوا أضياف الله تعالىٰ ما داموا فيه، حتى يخوضوا في حديث غيره." (أخرجه ابن أبي شيبة في مصنفه، رقم الحديث:34777)

ترجمہ:'' ہارون بن عنترۃ عن ابیہ کی سند سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا: کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ جو بھی قوم (جماعت) اللہ کے گھروں یعنی مساجد میں سے کسی گھر یعنی مسجد میں جمع ہو کر کتاب اللہ کو باہم پڑھتی پڑھاتی ہے اور آپس میں مذاکرہ کرتی ہے، تو فرشتے انہیں اپنے پروں سے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور جب تک وہ وہاں ہوتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔''

قرآن کا ماہر فرشتوں کی معیت میں ہوگا اور اَٹک کر پڑھنے والے کے لیے دو اجر ہیں

" قال النبي صلى الله عليه وسلم : "الذي يقرأ القرآن وهو ماهرٌ به مع السفرة الكرام البررة، والذي يقرؤهٗ وهو عليه شاقٌّ لهٗ أجران."

(صحيح البخاري)

ترجمہ:'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے، مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید بار بار پڑھتا ہے، پھر بھی وہ اس کے لیے دشوار ہے تو اسے دوگنا ثواب ملے گا۔''

قرآن پڑھنے والوں کے اخلاق اور عادات

ترجمہ:'' آجری رحمہ اللہ کی کتاب ''أخلاق حملة القرآن'' میں ہے:

''جب وہ قرآن کا مطالعہ کرتا ہے تو سمجھ اور عقل کو استعمال کرتا ہے، اس کو یہ سمجھنے کی فکر ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اس کی پیروی کیسے کرے اور جس چیز سے منع کیا ہے اس سے کیسے پرہیز کرے۔ اس کو اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ وہ سورت کب ختم کرے گا؟ اس کو یہ فکر ہوتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ذریعہ دوسروں سے کب مستغنی ہوں گا؟ میں کب متقیوں میں سے ہوگا؟ میں کب نیکوکاروں میں سے ہوں گا؟ میں کب توکل کرنے والوں میں سے بنوں گا؟ میں کب ڈرنے والوں میں سے ہوں گا؟ میں کب صبر کرنے والوں میں سے بنوں گا؟ میں کب خوف رکھنے والوں میں سے بنوں گا؟ میں کب (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) اُمید رکھنے والوں میں سے ہوں گا؟ میں دنیا سے بے رغبت کب ہوں گا؟ مجھے آخرت کی رغبت کب ہوگی؟ میں کب گناہوں سے توبہ کروں گا؟ مجھے پیہم نعمتوں کی قدر کب معلوم ہوگی؟ میں کب ان کا شکر ادا کروں گا؟ میں اللہ تعالیٰ (جس کی عظمت بہت بلند ہے) سے خطاب کی سمجھ کب حاصل کروں گا؟ مجھے کب سمجھ آئے گی کہ میں کیا پڑھتا ہوں؟ میں اپنے نفس کی خواہشات پر کب غلبہ حاصل کروں گا؟ میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا حق کب ادا کروں گا؟ میں اپنی زبان کب محفوظ رکھوں گا؟ میں کب اپنی آنکھیں بند رکھوں گا؟ میں اپنی شرمگاہ کی کب حفاظت کروں گا؟

میں اللہ تعالیٰ سے کب حیا کروں گا، جیسا حیا کرنے کا حق ہے؟ میں اپنے عیب کب دور کروں گا؟ میں اپنے خراب معاملات کب درست کروں گا؟ میں کب اپنا محاسبہ کروں گا؟ میں اپنے واپسی کے دن کے لیے کب توشہ جمع کروں گا؟ میں اللہ سے کب راضی ہوں گا؟ مجھے اللہ پر بھروسہ کب ہوگا؟ میں قرآن کی وعیدوں سے کب نصیحت حاصل کروں گا؟ میں کب دوسروں کی یاد سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوں گا؟ میں جس سے محبت کرتا ہوں اس سے کب محبت کروں گا؟ میں جس سے نفرت کرتا ہوں اس سے کب نفرت کروں گا؟ میں اللہ تعالیٰ کے لیے کب خیرخواہی کروں گا؟ میں اپنا کام اللہ تعالیٰ کے لیے کب خالص کروں گا؟ میں اپنی امیدیں کب کم کروں گا؟

میں اپنی موت کے دن کی تیاری کب کروں گا جب کہ مجھ سے میری موت پردۂ غیب میں ہے؟ میں اپنی قبر کو کب تیار کروں گا؟ میں میدانِ حشر اور اس کی سنگینی کے بارے میں کب سوچوں گا؟ میں اپنے رب کے ساتھ اپنی تنہائی میں کب سوچوں گا؟ میں اپنے انجام کے بارے میں کب سوچوں گا؟ میں کب ہوشیار رہوں گا اس چیز سے جس سے میرے رب نے مجھے ڈرایا ہے، یعنی وہ آگ جس کی تپش شدید ہے، اس کی تہہ گہری ہے، اس کی پریشانی طویل ہے، اس میں داخل ہونے والے مریں گے نہیں کہ آرام کرلیں، اور ان کی لغزشیں معاف نہیں کی جائیں گی، اور ان کے انجام پر رحم نہیں کیا جائے گا، ان کا کھانا زقوم ہوگا، اور ان کا مشروب گرم پانی ہوگا، جب ان کی کھالیں جل کر پک جائیں گی، تو ان کی کھالیں دوبارہ ان کے علاوہ دوسری کھالوں سے بدل دی جائیں گی، تا کہ وہ عذاب چکھیں۔ پچھتائیں گے جب کہ اُن کو ندامت فائدہ نہ دے گی، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی کوتاہیوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر افسوس کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کاٹیں گے، یہ آگ ہے اے مسلمانو! اے قرآن والو! اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر رحم کرتے ہوئے اپنی کتاب میں ایک سے زیادہ مقامات پر مومنوں کو تنبیہ کی ہے۔

اس کے بعد آپ نے اہل ایمان کو تنبیہ کی کہ جو کچھ اللہ نے ان پر فرض کیا ہے اور جو کچھ اللہ نے ان کے سپرد کیا ہے اس میں کوتاہی نہ کریں، اس کو ضائع نہ کریں، اور جن باتوں کی حدود کی رعایت کرنے کا مطالبہ کیا ہے ان کی حفاظت کریں، اور ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کی، جس بنا پر اللہ نے بھی ان کو مختلف قسم کے عذاب دیئے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾'' (الحشر:19) یعنی ''اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے یہ بدکردار لوگ ہیں۔''

پھر مومنین کو مطلع کیا کہ جہنم والے اور جنت والے برابر نہیں ہیں، چنانچہ ارشادِ گرامی ہے:

''لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ

أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾'' (الحشر:20-21)

یعنی ''اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ غور وفکر کریں۔''

پس عقلمند مومن جب قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو وہ قرآن کا جائزہ لیتا ہے (خودکو قرآن کے سامنے پیش کرتا ہے)، تو یہ قرآن اس کے لیے ایک آئینے کی طرح ہوتا ہے، وہ اس کے ذریعہ دیکھتا ہے کہ اس کے اعمال میں کیا اچھا ہے اور اس میں کیا بُرا ہے، اس لیے اس کا آقا اسے جس چیز سے ڈراتا ہے اس میں احتیاط برتتا ہے اور جس چیز کے عذاب سے ڈراتا ہے، وہ اس سے ڈرتا ہے، اور اس کا آقا جس چیز کی اسے ترغیب دیتا ہے، وہ اس کی خواہش اور امید رکھتا ہے، چنانچہ جس کی یہ صفت ہے یا جو اس صفت کے قریب قریب ہے تو اس نے گویا اپنی تلاوت کا حق ادا کیا، اور اس نے اس کی رعایت کا حق ادا کیا، اور قرآن (قیامت کے دن) اس کے لیے گواہ، سفارشی، دوست اور محافظ ہوگا۔ جس کی یہ حالت ہوگی وہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے گا اور اپنے گھر والوں کو بھی فائدہ پہنچائے گا اور وہ اپنے والدین اور اولاد کے لیے دنیا و آخرت میں ہر طرح کی بھلائی کا سبب بنے گا، جیسا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن قرآن ایک تھکے ماندے شخص کی صورت میں آئے گا، اور حافظ (متبع) قرآن سے کہے گا کہ میں نے ہی تجھے رات کو جگائے رکھا، اور دن کو پیاسا رکھا۔''

قبر میں قرآن کریم کی شفاعت

''عن يحيى بن أبي كثير ، عمّن حدثه قال : خرجنا مع معاذ بن جبل على جنازة ، فقال : "ما أنتم ببارحين وهم يدفنونه حتى يسمع صاحبكم خبط نعالكم ، فيأتيه صاحب القبر من عند رأسه ، فتقول لسانه: لا تأته من قبلي فإنهُ قد كان يقوم بكتاب الله تعالىٰ و ينصَب،

فهٰذا حين استراح، ثم يأتيه من نحو رجليه، فتقول رجله : لا تأته من قبلنا فإنه كان يمشي بنا إلى الصلوات، فيأتيه من قبل يمينه، فيقول: لا تأته من قبلي فإنه كان يبسط بيمينه بالصدقة، فيأتيه من قبل شماله، فيقول شماله : لا تأته من قبلي، فإنه كان يحمل عليّ السلاح -أو قال-: في السلاح في سبيل الله، فيقوم من قبل وجهه فيقرعه فيقول: ما تقول في هٰذا الرجل؟ فيثبته الله، وإن كان شاكًّا قال : لا أدري سمعتُ الناس يقولون شيئًا ، فيضربه ضَربةً يسمعه كل شيء يحضره إلا الثقلان." (مصنف عبد الرزاق: 6739)

ترجمہ: ''یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے، انہوں نے اپنی حدیث کی سند سے بیان کیا: ہم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازے کے لیے نکلے، تو انہوں نے کہا: ''تم اس وقت تک نہیں جاتے ہو (جب وہ اسے دفن کر رہے ہوتے ہیں) یہاں تک کہ تمہارا دوست (میت) تمہارے جوتوں کی آہٹ نہ سن لے۔ قبر کا فرشتہ اس کے سر کی طرف سے اس کے پاس آتا ہے، اور اس کی زبان کہتی ہے: میرے سامنے سے مت آنا، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں مشغول رہتا تھا، اور اس کے لیے محنت کرتا تھا، اب یہ وہ وقت ہے جب اس نے آرام کیا ہے۔ پھر وہ (قبر کا فرشتہ) اس کے پاؤں کی طرف سے آتا ہے، تو اس کے پاؤں کہتے ہیں: ہماری طرف سے مت آنا، یہ ہمارے ذریعہ نمازوں کے لیے چلتا تھا۔ پھر وہ (قبر کا فرشتہ) اس کے دائیں طرف سے آتا ہے، تو دایاں ہاتھ اس سے کہے گا: میری طرف سے اس کے پاس مت آنا، کیونکہ یہ اپنا دایاں ہاتھ پھیلا کر صدقہ دیتا تھا، پھر وہ (قبر کا فرشتہ) اس کے بائیں طرف سے آتا ہے، تو بایاں ہاتھ کہتا ہے میری طرف اس کے پاس مت آنا، کیونکہ یہ میرے اوپر ہی اسلحہ اٹھاتا تھا، یا یہ کہے گا کہ یہ اللہ کے راستہ کا اسلحہ (میرے اوپر اٹھاتا تھا) تو وہ (قبر کا فرشتہ) اس کے سامنے سے آتا ہے، اسے اٹھاتا ہے، اور کہتا ہے کہ اس آدمی کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدم رکھتا ہے، اور اگر وہ شک کرنے والا (بدعقیدہ یا جاہلِ مطلق) ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم، میں نے

لوگوں سے سنا تھا وہ ایسا کچھ کہتے تھے،تو وہ اسے ایسی چوٹ مارتا ہے، جسے انسان اور جنات کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔"

نماز میں قرآن کی تلاوت عام تلاوت سے اور عام تلاوت باقی اذکار سے بہتر ہے

"عن عائشة رضي الله عنها : أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : "قراءة القرآن في الصلاة أفضل من قراءة القرآن في غير الصلاة وقراءة القرآن في غير الصلاة أفضل من التكبير والتسبيح والتسبيح أفضل من الصدقة والصدقة أفضل من الصوم والصوم جُنة من النار." (رواه الدار قطني في الأفراد والبيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز میں قرآن پڑھنا بغیر نماز کے قرآن پڑھنے سے بہتر ہے، اور نماز کے علاوہ میں قرآن پڑھنا تکبیر اور تسبیح سے افضل ہے۔ اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزے سے بہتر ہے اور روزہ آگ سے ڈھال ہے۔"

بغیر وضو تلاوت درست ہے (قرآن کو ہاتھ لگائے بغیر)

"عن محمد بن سيرين أن عمر بن الخطاب كان في قوم وهم يقرؤون القرآن فذهب لحاجته، ثم رجع وهو يقرأ القرآن، فقال له رجل: ياأمير المؤمنين! أتقرأ القرآن ولستَ على وضوء، فقال له عمرؓ: من أفتاك بهذا أمسيلمة؟." (موطأ الإمام مالك رحمه الله، كتاب القرآن، باب الرخصة في قراءة القرآن على غير وضوء، رقم الحديث:474)

ترجمہ: "محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب لوگوں میں بیٹھے اور لوگ قرآن پڑھ رہے تھے، پس گئے حاجت کو اور پھر آ کر قرآن پڑھنے لگے، ایک شخص نے کہا: آپ کلام اللہ پڑھتے ہیں بغیر وضو کے؟ حضرت عمرؓ نے کہا: تجھ سے کس نے کہا کہ یہ منع ہے؟ کیا مسیلمہ نے کہا؟۔"



بارہویں فصل

اللہ تعالیٰ کی ہدایت یعنی قرآن کے حاملین کی فضیلت

قرآن کا قاری نماز پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے

"عن أبي مسعود الأنصاريؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله، فإن كانوا في القراءة سواء فأعلمهم بالسنة فإن كانوا في السنة سواء فأقدمهم هجرةً، فإن كانوا في الهجرة سواء فأقدمهم سلما..." (رواه مسلم:673)

ترجمہ: ''حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو، اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو سنت زیادہ جانتا ہو۔ اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو اسلام پہلے لایا ہو۔''

شہداء احد میں سے قرآن پڑھنے والوں کو ترجیح

" كان النبي صلى الله عليه وسلم يجمع بين الرجلين من قتلى أحد في ثوب واحد، ثم يقول: أيهم أكثر أخذا للقرآن، فإذا أشير له إلى أحدهما قدّمه في اللّحد، وقال: أنا شهيد على هؤلاء يوم القيامة، وأمر بدفنهم في دمائهم، ولم يغسّلوا، ولم يصل عليهم."

(صحيح البخاري، رقم الحديث: 1343)

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دو دو شہیدوں کو ملا کر ایک ہی کپڑے کا کفن دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کسے زیادہ یاد ہے۔ کسی ایک کی طرف اشارہ سے بتایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغلی قبر میں اسی کو آگے کرتے اور فرماتے کہ میں قیامت میں ان کے حق میں شہادت دوں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا، نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔''



تیرہویں فصل

خوشخبری ہے اوپروں (اجنبی) لوگوں کے لیے

"وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾" (سبا: 13)

ترجمہ: "اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔"

ناموافق ماحول میں دین پر عمل کرنے والے اوپروں (اجنبی لوگوں) کے لیے خوشخبری

"وعن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه أنه صلى الله عليه وسلم قال: " إن الإيمان بدأ غريباً وسيعود كما بدأ، فطوبي يومئذ للغرباء إذا فسد الناس..."

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایمان شروع ہوا اجنبیت سے (مدینے میں) اور پھر ایسے ہی لوٹ آئے گا، جیسے شروع ہوا تھا (مدینہ میں) تو اس دن خوشخبری ہو اجنبیوں کے لیے جب لوگ خراب ہو جائیں گے۔"

اجنبی (اوپرے) جن کے لیے خوشخبری ہے، وہ کون ہیں؟

"وعن عبد الله بن عمرو - رضي الله عنهما - قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ذاتَ يوم ونحن عندهُ: " طوبى للغرباء " فقيل: من الغرباء يا رسول الله ؟ قال : " أناسٌ صالحون في أناس سوء كثير، من يعصيهم أكثر ممن يطيعهم ." (رواهما الإمام أحمد)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا (جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے :) خوشخبری ہو اجنبیوں کے لیے "عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اجنبی کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نیک لوگ جو زیادہ برے لوگوں میں رہتے ہوں، ان کی نافرمانی کرنے والے زیادہ

ہوں گے بنسبت ان کی اطاعت کرنے والوں کے۔"

ناموافق حالات میں دین پر عمل کرنے والے حضور ﷺ کے بھائی ہیں

جاء في الأثر" واشوقاه لإخواني الذين لـمّا يأتوا بعد ! قالوا: أولسنا إخوانك يا رسول الله ؟! قال: بل أنتم أصحابي، قالوا : من إخوانك يا رسول الله ؟ قال: قوم يجيئون في آخر الزّمان، للعامل منهم أجر سبعين منكم، قالوا: منّا، أم منهم؟ قال: بل منكم، قالوا: لماذا ؟ قال: لأنكم تجدون على الخير أعوانا، ولا يجدون على الخير أعوانا."

ترجمہ: "اور ایک اثر میں آیا ہے کہ: میں اپنے ان بھائیوں کے لیے ترستا ہوں جو ابھی تک نہیں آئے! صحابہؓ نے کہا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم میرے ساتھی ہو۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بھائی کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ آخری زمانے میں آئیں گے، ان میں سے عمل کرنے والے کو تم میں سے ستر کا ثواب ملے گا۔ صحابہؓ نے کہا: (وہ ستر) ہم میں سے ہوں گے یا ان میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم میں سے ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ تمہیں بھلائی کے لیے مددگار مل جاتے ہیں، لیکن ان کو بھلائی کے لیے مددگار نہیں ملیں گے۔"

قرآنی مومن اور روایتی مومن

"جاء في الحديث: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوما لأصحابه: أيّ المؤمنين أعجب إليكم إيمانا؟ " قالوا: الملائكة. قال : "وكيف لا يؤمنون وهم عند ربهم؟! " وذكروا الأنبياء، قال : "وكيف لا يؤمنون والوحي ينزل عليهم؟ " قالوا: فنحن. قال: "وكيف لا تؤمنون وأنا بين أظهركم؟!" قالوا: فأي الناس أعجب إيمانا؟ قال: قوم يجيئون من بعدكم يجدون صحفا يؤمنون بما فيها."

(رواه الطبراني في المعجم الكبير، ج:4، ص:22، 23)

ترجمہ: "حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہؓ سے فرمایا:

مومنین میں تمہیں سب اچھے ایمان کے اعتبار سے کون اچھا لگتا ہے؟ صحابہؓ نے کہا: فرشتے۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے ایمان نہ لاتے جبکہ وہ تو ہیں ہی اپنے رب کے پاس؟ پھر صحابہؓ نے انبیاء علیہم السلام کا نام لیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے ایمان نہ لائیں، جبکہ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے کہا: پھر تو ہم ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیسے ایمان نہیں لاؤ گے جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: تو پھر کون ایمانی اعتبار سے پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے، انہیں کتابیں ملیں گی جن کی تعلیمات پر وہ ایمان لائیں گے (یعنی وہ صرف روایتی مومن نہیں ہوں گے)۔''

"وعن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:" إن الله يحب العبد التقيّ، الغنيّ، الخفيّ."

(رواه مسلم)

ترجمہ:'' آپ ﷺ فرماتے تھے: اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیز گار ہے، مالدار ہے، چھپا بیٹھا ہے (ایک کونے میں فساد اور فتنے کے وقت اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا)۔''

امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم اور غالب رہے گی

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "إنما أخاف على أمتي الأئمة المضلّين. ولا تزال طائفةٌ من أمتي على الحق ظاهرين لا يضرّهم من خَذَلهم حتى يأتي أمر الله."

(رواه الترمذي وصححه)

ترجمہ:''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت پر گمراہ کن اماموں (حاکموں یا علماء) سے ڈرتا ہوں۔ نیز فرمایا: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم اور غالب رہے گی، ان کی مدد نہ کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔''

اللہ تعالیٰ اس دین کی خدمت کے لیے پودے لگا تا رہے گا

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "لا يزال الله يغرس في هذا الدين غرسا يستعملهم في طاعته." (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ اس دین میں مستقل بیج بوتا رہتا ہے، جنہیں وہ اپنی اطاعت کے لیے استعمال کرتا ہے۔"

دین کی سمجھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کی علامت ہے

"عن معاوية رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين ، وإنما أنا قاسم ، والله يعطي ، ولن تزالَ هٰذه الأمة قائمةً على أمر الله ، لا يضرُّهم من خالفهم ، حتى يأتي أمر الله عزّ وجل."

(معاوية بن أبي سفيانؓ، صحيح الجامع ، رقم الحديث:6612)

ترجمہ: "حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا، انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے (اور یہ عالم فنا ہو جائے)۔"

صبر (مشکلات) کے زمانہ میں ثابت قدم رہنے والوں کا اجر

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "إن من ورائكم زمانَ صبر ، للمتمسّك فيه أجرُ خمسين شهيدا منكم."

(عن عبد الله بن مسعودؓ، صحيح الجامع، رقم الحديث: 2234)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا، اس میں مضبوطی سے جمے رہنے والے کے لیے تمہارے پچاس شہیدوں کے برابر اجر ہوگا۔"

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن من ورائكم أيامَ الصبر

الصبرُ فيهنّ كقبضٍ على الجمر للعامل فيها أجرُ خمسين، قالوا: يا رسول الله! أجر خمسين منهم أو خمسين منا، قال خمسين منكم."

(عن ابن مسعودؓ، مجمع الزوائد للهيثمي،ج:5، ص:285)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بعد صبر کے دن آئیں گے، اس میں مضبوطی سے جمے رہنا ایسا ہوگا جیسے انگاروں کو مٹھی میں پکڑنا، اس میں عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے برابر اجر ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پچاس آدمی ان میں سے (مراد ہیں)؟ یا ہم میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پچاس آدمی (مراد ہیں)۔''

حضور ﷺ کے بھائی

"عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى المقبرة، فقال: " السلام عليكم دارَ قوم مؤمنين وإنا إن شاء الله بكم لاحقون، ودِدتُ أنا قد رأينا إخواننا، قالوا: أوَ لَسْنا إخوانَك يا رسولَ الله؟ قال: أنتم أصحابي، وإخواننا الذين لم يأتوا بعد ، وأنا فرطهم على الحوض."

(رواه مسلم)

ترجمہ: ''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ قبرستان سے تشریف لائے تو فرمایا: ''سلام ہے تم پر یہ گھر ہے مسلمانوں کا اور ہم اللہ چاہے تو تم سے ملنے والے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم تو میرے اصحاب ہو اور بھائی ہمارے وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے اور میں ان کا پیش خیمہ ہوں گا حوضِ کوثر پر۔''

حضور ﷺ سے شدید محبت کرنے والے

"عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "مِنْ أشدِّ أمتي لي حبّاً ناسٌ يكونون بعدي ، يَودُّ أحدُهم لو رآني بأهله وماله."

(رواه مسلم)

ترجمہ: ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا: کاش! اپنے گھر والوں اور مال سب کے عوض مجھے دیکھ لے۔''

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والے لعنت اور عذاب کے مستحق ہیں

"عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن أول ما دخل النَّقص على بني إسرائيل أنه كان الرجل يَلقى الرجلَ، فيقول: يا هذا ! اتق الله ودع ما تصنع، فإنه لا يحل لك، ثم يلقاه من الغد وهو على حاله، فلا يمنعه ذلك أن يكون أكيلَه وشريبَه وقعيده، فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوبَ بعضهم ببعض، ثم قال : " لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○"

ثم قال : كلا، و الله لتأمُرُنّ بالمعروف، ولتنهَوُنَّ عن المنكر ، ولتأخذُنّ على يد الظالم، ولتأطرنه على الحق أطرا، ولتقصرنه على الحق قصرا، أو ليضربنَّ الله بقلوب بعضكم على بعض، ثم ليلعنكم كما لعنهم."

(رواه أبو داود والترمذي وقال: حديث حسن، هذا لفظ أبي داود)

ترجمہ: ''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی خرابی جو بنی اسرائیل میں پیدا ہوئی یہ تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا تو کہتا کہ اللہ سے ڈرو اور جو تم کر رہے ہو اس سے باز آ جاؤ، کیونکہ یہ تمہارے لیے درست نہیں ہے، پھر دوسرے دن اس سے ملتا تو اس کے ساتھ کھانے پینے اور اس کی ہم نشینی اختیار کرنے سے یہ چیزیں (ضلالت اور ہوئی پرستی) اس کے لیے مانع نہ ہوتیں، تو جب انہوں نے

ایسا کیا تو اللہ نے بھی بعضوں کے دل کو بعضوں کے دل کے ساتھ ملا دیا، پھر آپ نے آیت کریمہ: ''جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی، یہ اس لیے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے (اور) برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے، بلاشبہ وہ برا کرتے تھے، تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں، انہوں نے جو کچھ اپنے واسطے آگے بھیجا ہے برا ہے (وہ یہ) کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے، لیکن ان میں اکثر بدکردار ہیں۔''

یہاں تک کی تلاوت کی، پھر فرمایا: ''ہرگز ایسا نہیں، قسم اللہ کی! تم ضرور اچھی باتوں کا حکم دو گے، بری باتوں سے روکو گے، ظالم کے ہاتھ پکڑو گے، اور اسے حق کی طرف موڑے رکھو گے اور حق وانصاف ہی پر اسے قائم رکھو گے۔'' یعنی زبردستی اسے اس پر مجبور کرتے رہو گے، ورنہ پھر اللہ تم میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں سے ملا دے گا، پھر تم پر بھی لعنت کرے گا جیسے ان پر لعنت کی ہے۔''

اچھی اور نیک صحبت اختیار کرنے کا حکم

"وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : لا تُصاحبْ إلا مؤمنا، ولا يأكلْ طعامَك إلا تقيّ."

(رواه أبوداود والترمذي)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مومن کے سوا کسی کی صحبت اختیار نہ کرو، اور تمہارا کھانا صرف متقی ہی کھائے۔''

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

"وعن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ النبي صلى الله عليه وسلم قال:

"الرّجل على دين خليله." (رواه أبو داود والترمذي)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔"

انسان اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے

"عن أبي موسى الأشعري: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "المرء مع من أحب." (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔"

نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مثل الجليس الصالح والجليس السوء، كمثل صاحب المسك و كِير الحدّاد؛ لا يعدَمك من صاحب المسك إما تشتريه أو تجد ريحه، و كِير الحدّاد يُحرق بدنك أو ثوبك، أو تجد منه ريحا خبيثة." (صحيح البخاري)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال کستوری بیچنے والے عطار اور لوہار کی سی ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور پا لوگے۔ یا تو مشک ہی خرید لوگے، ورنہ کم از کم اس کی خوشبو تو ضرور ہی پا سکوگے، لیکن لوہار کی بھٹی یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلسا دے گی، ورنہ بدبو تو اس سے تم ضرور پا لوگے۔"

مسلمان یہود ونصاریٰ کے طریقے پر آجائیں گے، یعنی احبار ورہبان کی پیروی کریں گے

"وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " لتتبعنّ سنن الذين من قبلكم شِبرا بشِبر وذراعا بذراع حتى لو دخلوا في جُحر ضبّ لاتبعتموهم." قلنا: يا رسول الله! اليهود والنصارى، قال: "فمن؟" (متفق عليه، صحيح البخاري، رقم الحديث: 7320 (ج: 18، ص: 307) باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لتتبعُنَّ سنَنَ

من كان قبلكم . صحيح مسلم، رقم 6952 ، (ج:8، ص:57) باب اتباع سنن اليهود)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ پہلی اُمتوں کے طریقوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود ونصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کون ہوسکتا ہے؟۔''

بدعتی کی تعظیم کرنا اسلام کو ڈھانے کے مترادف ہے

"عن عائشةؓ قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من وقّر صاحبَ بدعة، فقد أعان علىٰ هدم الإسلام."

(روى الطبراني في المعجم الأوسط ، رقم الحديث: 6772)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کو تباہ کرنے میں مدد کی۔''

بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کرنے والے کو سخت عذاب دیا جائے گا

"عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " أشد الناس عذابا يوم القيامة رجل يُضل الناس بغير علم."

(رواه الطبراني في الكبير)

ترجمہ: '' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص ہوگا جو بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔''

قربِ قیامت کے فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ قرآن مجید کی اتباع ہوگی

" عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوماً الفتن فعظَّمها وشدَّدها، فقال علي بن أبي طالب يا رسول الله! فما المخرجُ منها، فقال: "كتابُ الله فيه حديثُ ما قبلكم

ونبأ ما بعدكم وفصلُ ما بينكم، من تركه من جَبّارٍ قَصَمه الله ومن تتبّع الهدى في غيرِه أضله الله، هو حبلُ الله المتينُ والذكرُ الحكيمُ والصراطُ المستقيمُ، هو الذي لما سمعته الجن : "اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا" (الجن: 2-1) هو الذي لا تختلف به الألسنُ ولا تُخلقهُ كثرةُ الردّ."

(المعجم الكبير، ج:20، ص:84، رقم الحديث:160)

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرمایا، ان کی خطرناکی اور سختی کو بیان فرمایا، تو حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ! ان فتنوں سے نجات کی صورت کیا ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب، اس میں پہلے والوں کے حالات و واقعات ہیں اور آئندہ آنے والوں کی خبریں ہے اور تمہارے درمیان ہونے والے (جھگڑوں) کے فیصلے ہیں جو متکبر قرآن کو چھوڑ دے گا اللہ اس کو برباد کر دے گا، جو قرآن کو چھوڑ کر کسی اور کتاب سے ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کردیں گے، یہ اللہ تک پہنچنے کے لیے مضبوط رسی ہے، اور یہ حکمت والا ذکر ہے اور یہ معتدل راستہ ہے، یہ وہی کلام ہے، جسے جنات نے سنا تو پکار اُٹھے: ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا، جو بھلائی کا راستہ بتاتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔'' زبانیں اس قرآن کو بدل نہیں سکتیں اور قرآن کی کثرت سے تلاوت کرتے رہنا اسے پرانا محسوس نہیں ہونے دیتا۔''

تمام فتنوں سے نجات اتباعِ قرآن کریم کے ذریعہ ممکن ہے

"عن عليٍّ ، قال: قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم: إن أمتك ستُفتن بعدَك، فسأل رسولُ الله صلى الله عليه وسلم، أو سئل ما المخرج منها؟ قال: "بكتاب الله العزيز ، الذي "لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ" من ابتغى العلمَ من غيرِه ، أضله الله ، ومن وَلِيَ هٰذا الأمرَ مِنْ جَبّار يحكم بغيره قَصَمه

الله، هو الذكرُ الحكيمُ ، والنورُ المبينُ ، والصراط المستقيم ، فيه خبرُ ما قبلكم ، ونبأ ما بعدكم ، وحكمُ ما بينكم ، وهو الفصلُ ليس بالهزل ، وهو الذي سمعته الجنُّ، فلم تَكَدْ أن قالوا: "إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝" لا يخلق على طول الردّ ، ولا تنقضي عِبَرُهُ ، ولا تفنىٰ عجائبُهُ."

(الفقيه و المتفقه للخطيب البغدادي، والدر المنثور، ج:9، ص:376)

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ کی امت آپ کے بعد بہت سے فتنوں میں مبتلا کی جائے گی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: اس فتنہ سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتاب اللہ کے ذریعہ جو بڑی باوقعت ہے، ''اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہوسکتا ہے اور نہ پیچھے سے (اور) دانا (اور) خوبیوں والے (اللہ تعالیٰ) کی اتاری ہوئی ہے۔'' اور جو اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کردے گا۔ جس متکبر کو اس حکومت کی ذمہ داری سونپی گئی اور اس نے اس کے خلاف فیصلے کیے تو اللہ اسے توڑ دے گا، یہ وہ حکمت بھرا ذکر ہے، اور واضح روشنی ہے، اور سیدھا راستہ ہے، اس میں تم سے پہلے کے لوگوں اور قوموں کی خبریں ہیں اور بعد کے لوگوں کی بھی خبریں ہیں، اور تمہارے درمیان کے معاملات کا فیصلہ بھی اس میں موجود ہے، اور وہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا ہے، ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے۔ اور وہ قرآن وہ ہے جسے سن کر جن خاموش نہ رہ سکے، بلکہ پکار اُٹھے: ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا، جو بھلائی کا راستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔'' اس کے بار بار پڑھنے سے بھی وہ پرانا (اور بے مزہ) نہیں ہوتا اور اس کی نصیحتیں اور انوکھی (وقیمتی) باتیں ختم نہیں ہوتیں۔''

قرآن کریم کی خصوصیات اور رہنمائی

" عن الحارث ، قال : مررتُ في المسجد، فإذا الناس يخوضون في الأحاديث، فدخلتُ علىٰ عليّ ، فقلتُ : يا أمير المؤمنين! ألا ترى أن

الناس قد خاضوا في الأحاديث، قال : وقد فعلوها؟ قلتُ: نعم . قال : أما إني قد سمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يقول: ألا إنها ستكون فتنة. فقلتُ: ما المخرج منها يا رسول الله!؟ قال : كتابُ الله فيه نبأ ما قبلكم وخبرُ ما بعدكم ، وحكم ما بينكم ، وهو الفصل ليس بالهزل ، من تركه من جبّار قصمه الله، ومن ابتغى الهدى في غيرهِ أضلّه الله ، وهو حبل الله المتين ، وهو الذكر الحكيم ، وهو الصراط المستقيم ، هو الذي لا تزيغ به الأهواء، ولا تلتبس به الألسنةُ، ولا يشبع منه العلماء ، ولا يخلق على كثرة الردّ ، ولا تنقضي عجائبه ، هو الذي لم تنته الجنُّ إذ سمعتهُ حتى قالوا: "اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾" من قال به صدق ، ومن عمل به أجر ، ومن حكم به عَدَل ، ومن دعا إليه هدي إلى صراط مستقيم، خذها إليك يا أعور!." (سنن الترمذيّ: 2967)

ترجمہ: ''حارث اعور کہتے ہیں کہ مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ گپ شپ اور قصہ کہانیوں میں مشغول ہیں، میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ لوگ لایعنی باتوں میں پڑے ہوئے ہیں؟۔ انہوں نے کہا: کیا واقعی وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا: مگر میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عنقریب کوئی فتنہ برپا ہوگا۔ میں نے کہا: اس فتنہ سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: کتاب اللہ، اس میں تم سے پہلے کے لوگوں اور قوموں کی خبریں ہیں اور بعد کے لوگوں کی بھی خبریں ہیں، اور تمہارے درمیان کے امور و معاملات کا حکم و فیصلہ بھی اس میں موجود ہے، اور وہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا ہے، ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے۔ جس نے اسے سرکشی سے چھوڑ دیا اللہ اسے توڑ دے گا اور جو اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔ وہ (قرآن) اللہ کی مضبوط رسی ہے یہ وہ حکمت بھرا ذکر ہے، وہ سیدھا راستہ ہے، وہ ہے جس کی وجہ سے خواہشیں ادھر ادھر نہیں بھٹک پاتی ہیں، جس کی وجہ سے زبانیں نہیں لڑکھڑاتیں، اور علماء کو (خواہ کتنا ہی اسے

پڑھیں) آسودگی نہیں ہوتی، اس کے بار بار پڑھنے اور تکرار سے بھی وہ پرانا (اور بے مزہ) نہیں ہوتا۔ اور اس کی انوکھی (وقیمتی) باتیں ختم نہیں ہوتیں، اور وہ قرآن وہ ہے جسے سن کر جن خاموش نہ رہ سکے بلکہ پکار اٹھے: ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا، جو بھلائی کا راستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔'' جو اس کے مطابق بولے گا اس کے مطابق عمل کرے گا اسے اجر و ثواب دیا جائے گا۔ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا اس نے اس نے سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اعور! ان اچھی باتوں کا خیال رکھو۔''

قرآن مجید ایک مبارک کتاب ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝'' (الأنعام: 155)

ترجمہ: ''اور یہ کتاب بھی ہمیں نے اتاری ہے برکت والی، تو اس کی پیروی کرو اور (اللہ تعالیٰ سے) ڈرو، تاکہ تم پر مہربانی کی جائے۔''

قرآن مجید رحمت اور نصیحت ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝'' (العنکبوت: 51)

ترجمہ: ''کیا ان لوگوں کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے، کچھ شک نہیں کہ مومن لوگوں کے لیے اس میں رحمت اور نصیحت ہے۔''

قرآن مجید کی اتباع گمراہی اور بدبختی سے بچاتی ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى۝'' (طٰہٰ: 123)

ترجمہ: ''تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔''

قرآن مجید کی اتباع اندھیروں سے روشنی میں لاتی ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝" (ابراھیم:1)

ترجمہ: "الر (یہ) ایک (پرنور) کتاب (ہے)، اس کو ہم نے تم پر اس لیے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ، (یعنی) ان کے پروردگار کے حکم سے غالب اور قابل تعریف (اللہ تعالیٰ) کے راستے کی طرف۔"

قرآن مجید کی اتباع گمراہی سے بچاتی ہے

"وعن جابر رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: وقد تركتُ فيكم ما لن تضلوا بعدهٔ إن اعتصمتم بهٖ كتابُ الله." (صحيح مسلم، رقم الحديث:2137،ج:6،ص:245،باب حجة النبي)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اور میں تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں ایسی چیز کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو: یعنی اللہ کی کتاب۔"

قرآن وسنت کی اتباع گمراہی سے بچاتی ہے

"وعن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "تركتُ فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتابَ الله وسنّة نبيّه." (موطأ مالك، رقم الحديث:1395، ج:٥، ص:371)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ: میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔"

ہویٰ پرستی کرنے والے ظالم ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ

آضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللهِ ؕ اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○" (القصص: 50)

ترجمہ: "پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے؟ بےشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

علماء کے اٹھانے سے علم بھی اُٹھالیا جائے گا

"وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال: سمعتُ النبي صلى الله عليه وسلم يقول: إن الله لا ينزع العلمَ بعد أن أعطاكموه انتزاعاً ولكن ينتزعه منهم مع قبض العلماء بعلمهم، فيبقى ناسٌ جُهَّالٌ يُستفتون، فيُفتون برأيهم فيُضلّون و يَضِلّون."(صحيح البخاري، رقم الحديث:7307،ج:18، ص:288، باب ما يُذكر من ذم الرأي وتكلُّف القياس)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو-اسے تمہیں دینے کے بعد-ایک دم سے نہیں اُٹھالے گا، بلکہ اسے اس طرح ختم کرے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھالے گا، پھر کچھ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے، ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا اور وہ فتویٰ اپنی رائے کے مطابق دیں گے، پس وہ لوگوں کو گمراہ کریں گے اور وہ خود بھی گمراہ ہوں گے۔"

کسی کی خواہشات کی اتباع اور رائے زنی فتنہ میں ڈالتی ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللهُ اِلَيْكَ ؕ" (المائدة:49)

ترجمہ: "اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں۔"

اہلِ کتاب (اہلِ علم) کا علم کے باوجود دین سے روکنا باعثِ تعجب ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ مَنْ اٰمَنَ

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ○" (آل عمران: 99-100)

ترجمہ: ''کہو کہ اے اہل کتاب! تم مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے کیوں روکتے ہو؟ اور باوجودیکہ تم اس سے واقف ہو اس میں کجی نکالتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ مومنو! اگر تم اہلِ کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لو گے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے۔''

دین میں نکتہ چینی بہت بڑا گناہ اور فساد ہے

" عن ابن عباس رضي الله عنه قال: كانت امرأة تُظهِر في الإسلام السُّوءَ، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: لو رجمتُ أحدا بغير بيّنة لرجمتُ هٰذه." (صحيح البخاري، رقم الحديث: 4898، ج: 1، ص: 369، كتاب الطلاق، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لو كنت راجما بغير بينة)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت تھی جو اسلام میں برائیاں نکالتی تھی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہی کے رجم کرتا تو اسے رجم کرتا۔''

اپنے اوپر سختی کرنے والے تین صحابیوں کا قصہ اور اُنہیں اعتدال کی تلقین

"وعن أنس بن مالك رضي الله عنه قال : جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة النبي، فلما أخبروا كأنهم تقالّوها، فقالوا: وأين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم قد غُفر له ما تقدّم من ذنبه وما تأخّر، قال أحدهم: أمّا أنا فإني أصلي الليل أبدا وقال آخر: أنا أصوم الدهر ولاأفطر وقال آخر: أنا أعتزل النساء، فلا أتزوج أبدا، فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم إليهم، فقال: "أنتم الذين قلتم كذا وكذا، أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له، لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد وأتزوّج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس منّي" (صحيح البخاري ، رقم الحديث:5063، ج:12، ص:534، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں نبی کریم ﷺ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا نبی کریم ﷺ سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں، لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی، وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔''

دین صرف جذبات کا نام نہیں

"وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه في صلح الحديبية قال : أتيتُ نبي الله صلى الله عليه وسلم، فقلتُ: ألستَ نبي الله حقا؟ قال: بلىٰ، قلتُ: ألسنا على الحق وعدوّنا على الباطل؟ قال: بلىٰ، قلتُ: فلم نُعطي الدنيةَ في ديننا إذًا، قال: إني رسول الله ولستُ أعصيه وهو ناصري." (صحيح البخاري ، رقم الحديث: 2732، ج:7، ص:101، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب)

ترجمہ: ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے صلح حدیبیہ کے بارے میں منقول ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کیا یہ واقعہ اور حقیقت نہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! میں نے عرض کیا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں

نہیں؟! میں نے کہا: پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دبیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، اس کی حکم عدولی نہیں کرسکتا اور وہی میرا مددگار ہے۔''

شیاطین کے وساوس کی بنا پر اہلِ باطل کو اپنے اعمال مزین لگتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓـِٕهِمْ لِیُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۝ اَوَمَنْ كَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلْكٰفِرِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝'' (الأنعام:121-122)

ترجمہ: ''اور شیطان (لوگ) اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں۔ اور اگر تم لوگ ان کے کے کہے پر چلے تو بیشک تم بھی مشرک ہوئے۔ بھلا جو (پہلے) مردہ تھا، پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لیے روشنی کردی جس کے ذریعے سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے، کہیں اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جو اندھیرے میں پڑا ہوا اس سے نکل ہی نہ سکے؟ اس طرح کافر جو عمل کررہے ہیں وہ انھیں اچھے معلوم ہوتے ہیں۔''

ہدایت یافتہ اور ہویٰ پرست برابر نہیں ہوسکتے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اَفَمَنْ كَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ۝''(محمد: 14)

ترجمہ: ''بھلا جو شخص اپنے پروردگار (کی مہربانی) سے کھلے راستے پر (چل رہا) ہو، وہ ان کی طرح (ہوسکتا) ہے جن کے اعمالِ بد انہیں اچھے کر کے دکھائے جائیں اور جو اپنی خواہشوں کی پیروی کریں؟۔''

گمان اور اندازہ یقینی علم اور حق کا مقابلہ نہیں کرسکتا

''وَمَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا

يَفْعَلُوْنَ○" (یونس:36)

ترجمہ: "اور ان میں کے اکثر صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں کہ ظن حق کے مقابلے میں کچھ بھی کارآمد نہیں ہوسکتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے (سب) اعمال سے واقف ہے۔"

کتاب اللہ کا علم اور اس کی اتباع فتنوں سے بچاتے ہیں

"عن حذيفة رضي الله عنه، قال: كان الناس يسألون رسولَ الله صلى الله عليه وسلم عن الخير، وكنتُ أسأله عن الشر، وعرفت أن الخير لن يسبقني. قال: قلت: يا رسول الله! بعد هٰذا الخير شر؟ قال: " يا حذيفة! تعلَّم كتابَ الله، واتبِع ما فيه ، ثلاثَ مرار." قال: قلتُ: يا رسول الله! بعد هٰذا الخير شرٌّ؟ فقال: "يا حذيفة! تعلّم كتاب الله، واتبع ما فيه." قلتُ: يا رسول الله! بعد هٰذا الخير شرٌّ؟ قال: فتنةٌ وشرٌّ. قلتُ: يا رسول الله! بعد هٰذا الشر خير؟ قال: " يا حذيفة! تعلّم كتاب الله، واتبع ما فيه، ثلاث مرار." قلتُ: يا رسول الله! بعد هٰذا الشر خيرٌ؟ قال: هُدنةٌ على دَخَن، وجماعةٌ على أقذاءٍ فيها -أو فيهم- قلتُ: يا رسول الله! الهُدنة على الدَّخن ما هي؟ قال: لا ترجع قلوبُ أقوام على الذي كانت عليه. قال: قلت: يا رسول الله! بعد هٰذا الخير شرٌّ؟ قال: "يا حذيفة! تعلّم كتابَ الله، واتبع ما فيه. ثلاث مرار." قال: قلتُ: يا رسول الله! بعد هٰذا الخير شرٌّ؟ قال: فتنةٌ عمياء صماء، عليها دُعاة على أبواب النار، فإن متَّ يا حذيفة! وأنت عاضٌّ على جِذْل، خيرٌ لك من أن تتّبع أحداً منهم."

(صحيح ابن حبان، رقم الحديث:5963)

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی اکرم ﷺ سے بھلائی کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور میں نبی اکرم ﷺ سے خرابیوں کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا، مجھے اس بات کا پتہ تھا کہ بھلائی مجھ سے آگے نہیں نکلے گی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ!) کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! تم کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اور اس کی پیروی کرو، یہ بات آپ نے مجھ سے تین مرتبہ ارشاد فرمائی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ!) کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! تم کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اور اس کی پیروی کرو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ!) کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آزمائش اور برائی ہوگی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ!) کیا اس برائی کے بعد کوئی بھلائی بھی آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! تم کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اور اس کی پیروی کرو، یہ بات آپ نے مجھ سے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ!) کیا اس برائی کے بعد کوئی بھلائی بھی آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''هدنة علی دخن'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) ''هدنة علی دخن'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے دل دوبارہ اس کیفیت پر واپس نہیں جائیں گے جس پر وہ پہلے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور اس کی پیروی کرو۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی آزمائش ہوگی جو اندھا اور گونگا کر دے گی، اس فتنے پر وہ لوگ موجود ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم ایسی حالت میں مرتے ہو کہ تم نے کسی خشک لکڑی کے تنے کو دانتوں میں پکڑا ہوا ہے تو تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی ایک شخص کی پیروی کرو۔''



چودھویں فصل

جاہلیت میں حد سے بڑھ جانے والے

جہالت کی وجہ سے حق جھٹلانے والوں کی پکڑ

''وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوزَعُوْنَ حَتّٰى إِذَا جَآءُوْا قَالَ أَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا أَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ'' (النمل: 83-84)

ترجمہ: ''اور جس روز ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے تو ان کی جماعت بندی کی جائے گی، یہاں تک کہ جب (سب) آجائیں گے تو (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا؟ اور تم نے (اپنے) علم سے ان پر احاطہ تو کیا ہی نہ تھا، بھلا تم کیا کرتے تھے؟۔''

وہ لوگ جو قرآن پڑھنے کے باوجود بے دین ہیں

"عن أبي موسي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يخرج فيكم قوم تحقرون صلاتكم مع صلاتهم وصيامكم مع صيامهم وأعمالكم مع أعمالهم يقرؤون القرآن ولا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية." (موطأ مالك: 478)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے: تم میں سے کچھ لوگ نکلیں گے جو حقیر جانیں گے تمہاری نماز کو اپنی نماز کے مقابلے میں اور تمہارے روزوں کو اپنے روزوں کے مقابلہ میں اور تمہارے اعمال کو اپنے اعمال کے مقابلہ میں، پڑھیں گے کلام اللہ کو اور نہ اُترے گا ان کے حلقوں کے نیچے، نکل جائیں گے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر جانور میں سے۔''

'' اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۔'' (الانبیاء: ۳-۱)

''لوگوں کا حساب (اعمال کا وقت) نزدیک آ پہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے اس سے) منہ پھیر رہے ہیں، ان کے پاس کوئی نئی نصیحت ان کے پروردگار کی طرف سے نہیں آتی، مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں، ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ'' یعنی غافل ہیں، فرماتے ہیں کہ: یہ قوم جس کی صفات بیان کی گئی ہیں یہ قرآن کو ایسے سنتے ہیں کہ کھیل کود کرتے ہیں اور ان کے دل اس سے غافل ہوتے ہیں، اس کے احکام میں غور نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ نے اس میں جو دلائل بیان فرمائے ہیں، ان کے بارے میں سوچتے نہیں ہیں۔''

''قتادہؒ سے منقول ہے کہ: ''لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ'' یعنی ان کے دل غافل ہیں۔'' (تفسیر الطبري)

''وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ'' (الأعراف: 179)

یعنی وہ لوگ ان اعضاء سے فائدہ نہیں اُٹھاتے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت یافتہ ہونے کا سبب بنایا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ'' (البقرة: 18)

یہ آیت منافقین کے بارے میں ہے۔

اور کفار کے بارے میں فرمایا کہ:

''صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ'' (البقرة: 171)

''اور وہ لوگ (حقیقت میں نہیں، بلکہ ہدایت قبول کرنے کے معاملہ میں) بہرے، گونگے اور اندھے ہیں، اور عقل و سمجھ نہیں رکھتے۔''



مسنون استخارہ

اہمیت - طریقہ - وضاحت طلب امور



ترتیب

مولانا محمد شفیق الرحمن علوی

استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ علوی

0335-2102186

مکتبہ علوی

0335-2102186